يَآ أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا وَصَابِرُوا وَرَابِطُوا

اے صاحبانِ ایمان! صبر کرو، صبر کی تلقین کرو اور رابطہ کرو

(آل عمران:200)

الاعمال

لِمُنتَظِرِينِ صَاحِبِ الزَّمانِ عَجَّلَ اللّٰهُ فَرَجَهُ الشَّرِيف

سیّد ثائر الحسینی

مکتبہ الرضا لاہور۔ پاکستان

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا وَصَابِرُوا وَرَابِطُوا

اے صاحبانِ ایمان! صبر کرو، صبر کی تلقین کرو اور مرابطہ کرو

(آل عمران:200)

الاعمال

لِمُنتظِرِین صاحبِ الزّمان عَجّل اللہ فرجہُ الشّریف

سیّد ثائر الحُسینی

مکتبۃ الرضا لاہور۔ پاکستان

انتساب

میں اس کتاب کو مولا ربّ وفا ابوالفضل العباس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اسمِ گرامی سے منسوب کرتا ہوں کہ جن کی ذاتِ اقدس اطاعت ونصرتِ امامِ عصر علیہ الصلوٰۃ والسلام کا درسِ مجسّم ہے۔

فہرست

پیش لفظ	۱
بیعتِ امام	۵۹
معاہدہِ نصرتِ امامِ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف	۶۲
دعائے ظہورِ امامِ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف	۶۷
دعائے ظہور و حفاظتِ غیبت اِمامِ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف	۶۹
دعائے معرفتِ امامِ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف	۷۱
دعا برائے زیارتِ مولا صاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف	۷۳
دعا برائے زیارتِ امامِ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف	۷۷
حرزِ امام العصر عجل اللہ فرجہ الشریف	۷۹
دعائے قائم سبحانہ و تعالیٰ	۸۰
دعائے فرج	۸۲
ذکرِ صلوٰۃ	۸۵
صلواۃِ کاملہ	۸۷

صلواۃ برائے امام صاحب الامر عجل اللہ فرجہ الشریف	۸۹
صلواۃ برائے مولا صاحب العصر عجل اللہ فرجہ الشریف	۹۲
دعائے غریق	۹۵
استغاثہ	۹۷
دعائے عہد	۱۰۰
دعائے ندبہ	۱۱۰
زیارتِ مولا صاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف بروزِ جمعہ	۱۳۸
زیارتِ مولا قائم آلِ محمد عجل اللہ فرجہ الشریف (زیارت سرداب)	۱۴۲
زیارت اِمام مہدیٔ منتظر عجل اللہ فرجہ الشریف	۱۵۷
زیارتِ آلِ یٰسین (زیارتِ امامِ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف)	۱۶۶
فضائل سورہ کہف	۱۷۷
نمازِ توسل	۱۸۴
نمازِ توبہ	۱۸۶
عریضہِ حاجات	۱۹۸
دعائے سپردگی عریضہ	۲۰۱

یاھو المستعان الکریم

پیش لفظ

خالقِ کائنات عز وجل نے سورہ ء بنی اسرائیل کی آیت 71 میں ارشاد فرمایا، ''یَوۡمَ نَدۡعُوۡا کُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِہِمۡ '' اس دن پکارے جائیں گے تمام لوگ اپنے اپنے امام کے ساتھ۔

کتاب عیون أخبار رضا میں اسناد کے ساتھ امام رضا علیہ الصلواۃ والسّلام سے روایت ہے کہ امام علیہ الصلواۃ والسّلام نے فرمایا،

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ فی قولہ تعالی: " یوم ندعو کل أناس بامامھم " قال: یدعی کل قوم بامام زمانھم، و کتاب اللہ وسنۃ نبیھم

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حق تعالیٰ کے قول،

" یوم ندعوا کل أناس بأمامھم " کی تفسیر میں فرمایا،

تمام قومیں اپنے اپنے زمانے کے امام علیہ الصلواۃ والسّلام اللہ کی کتاب اور اپنے نبی کی سنّت کے ساتھ پکاری جائیں گی۔

اس تفسیرِ کلامِ حق، بزبانِ رسولِ خدا بروایتِ امام رضا علیہ الصلواۃ والسّلام سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ ہم کو کس امام کے ساتھ پکارا جانا ہے۔ ہم صاحب الزمان علیہ الصلواۃ والسّلام کی رعیت ہیں اور وہی ہمارے وقت کے امام ہیں سو ہم نے انھی کے ساتھ پکارا جانا ہے۔ ہمارے لئے ان کی اطاعت کرنا اللہ، رسول اور تمام آئمہ المعصومین کی اطاعت کرنے کے مترادف ہے۔ اب ہمیں یہ دیکھنا چاہیے کہ کیا ہم ان کی معرفت رکھتے ہیں؟ جبکہ صادق الاول رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا،

"من مات ولم یعرف امام زمانه فقد مات میتة الجاهلیة"

جو کوئی مر گیا اور اپنے زمانے کے امام کی معرفت کے بغیر، تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔

اس حدیثِ رسول سے یہ بات اظہر من الشّمس ہے کہ جو بھی معرفتِ امام کے بغیر مرا، چاہے وہ کتنا ہی بڑا عابد، زاہد، حاجی، نمازی، زوار، عزادار اور نیکوکار کیوں نہ ہو، اگر اپنے وقت کے امام کی معرفت کے بغیر مر گیا تو اس کی موت بعینہ زمانۂ جاہلیت والی موت ہے کیونکہ یہ فیصلہ اس صادق زبان کا ہے کہ جس سے نکلے ہوئے الفاظ کو قرآن کہتے ہیں۔

اب دیکھتے ہیں کہ جاہلیت کیا ہے؟

جہالت اور چیز ہے، جاہلیت اور چیز ہے جہالت کا مطلب ہے لاعلمی یعنی کسی شے سے لاعلم ہونا جہالت کہلاتا ہے اور یہ بری چیز بھی نہیں ہے کیونکہ ایک بشر کیلئے ممکن نہیں ہے کہ وہ تمام چیزوں کا احاطہ کرلے۔۔۔ تمام عالمین کا احاطہ کرنا صرف امام کا کام ہے، وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَهُ فِي إِمَامٍ مُبِيْنٍ

یہاں پر یہ بات کرنا بھی ضروری ہے کہ اکثر اوقات معلومات کو علم کا نام دیا جاتا ہے جبکہ فرمانِ خدا اوراس کی تفسیر بہ زبانِ امام معصوم کے مطابق، مچھر کے پر کے اوپر لگے ہوئے پانی کے قطرے کے برابر علمِ کتاب آصف برخیا کے پاس تھا اوراس نے ملکہء بلقیس کا تخت پلک جھپکنے سے بھی پہلے منگوالیا تھا۔ یہ تو صرف علمِ کتاب کا انتہائی معمولی ترین علم تھا جبکہ علمِ کتاب کے علاوہ لاتعداد علوم الٰہی موجود ہیں جن کے خازن اور مالک آئمہِ معصومینؑ ہیں۔ اسی لئے مولائے کائنات علیہ الصلواۃ والسّلام نے فرمایا کہ ہم اللہ کا علم ہیں۔

یہاں جس کے پاس کچھ زیادہ معلومات ہوتی ہیں اسے عالم یا علامہ قرار دیا جاتا ہے جبکہ عالم کی تعریف یہ ہے کہ جو کسی شے سے لاعلم نہ ہو یعنی کوئی ایسا سوال نہ ہو جس کا وہ جواب نہ دے سکے۔ یہاں اگر علم کی

بات کریں تب بھی دنیا میں کوئی ایسا انسان نہیں کہ اپنے متعلقہ علم میں پوری دسترس رکھتا ہو، اور دنیا کا کوئی شخص تمام مروجہ علوم میں دسترس نہیں رکھتا بلکہ اس دور میں تو ایک علم پر بھی دسترس رکھنا ناممکنات میں سے ہے کیونکہ ایک علم کی ذیلی کئی کئی شاخیں وجود میں آ چکی ہیں، پھر ہر شاخ سے مزید شاخیں نکلتی ہیں پھر آگے ان میں بھی سپیشلائزیشنز ہوتی ہیں جیسا کہ ماڈرن سائینٹیفک سبجیکٹس ہیں۔

صرف عربی زبان کی ہی بات کریں تو زمین پر سب سے بڑا عربی کا عالم کہلوانے والے شخص کو بھی ڈکشنری دیکھنے کی ضرورت پڑتی ہے۔ اس کے علاوہ اس علم کے بے حساب ایسے نشیب و فراز ہیں جن سے وہ مطلقاً جاہل ہے تو ایسا شخص جو اپنے متعلقہ علم کے ایک نکتے سے بھی ناواقف ہے تو وہ جاہل ہے۔ علماء فقط آل محمد علیھم الصَّلواۃ والسَّلام ہیں جیسا کہ مولا صادق آلِ محمد علیہ الصلواۃ والسلام کی مشہور و معروف حدیثِ مبارک ہے

روی عن علی بن إبراهيم، عن محمد بن عيسى، عن يونس، عن جميل، عن أبي عبد الله علیہ الصلواۃ والسلام قال:

علی ابن ابراہیم نے محمد ابن عیسیٰ سے اس نے یونس سے اس نے جمیل سے اور اس نے مولا ابو عبداللہ صادقِ آلِ محمد علیہ الصلواۃ والسلام سے

روایت کی ہے، کہتا ہے

سمعتہُ یقول یغدوا الناس علیٰ ثلاثۃ أصناف:

عالم ومتعلم وغثاء

ہم نے ان سے سنا کہ لوگوں کی تین اقسام ہیں۔

عالم (صاحبِ علم)،متعلم (شاگرد)اورغثاء(کوڑاکرکٹ)

فنحن العلماء وشیعتنا متعلمون وسائر الناس غثاء

سو ہم علماء ہیں، ہمارے شیعہ (ہمارے) شاگردان ہیں اور باقی سب لوگ خس وخاشاک ہیں۔

اصول کافی (عربی، مطبوعہ تہران، ایران) جلد 1، صفحہ 34 باب: اصناف الناس

بات کرنے کا مقصد یہ ہے کہ ہر انسان میں جہالت موجود ہے اور جہالت ہرگز بری چیز نہیں ہے جیسا کہ ایک عارف شخصیت نے فرمایا ہے،

لاکھوں دریا علم کے پی کر میں نے
اک نقطۂ ادراکِ جہالت جانا

حکیمِ یونان حضرتِ سقراط کا قول بھی ملتا ہے،

Ένα πράγμα μόνο που ξέρω ότι δεν ξέρω τίποτα

میں صرف ایک ہی چیز جانتا ہوں کہ میں کچھ نہیں جانتا۔

دوسری چیز ہے جاہلیت جس کے متعلق اس حدیث میں آیا ہے کہ جو کوئی معرفتِ امام کے بغیر مرا وہ جاہلیت کی موت مرا۔

جاہلیت کو سمجھنے سے قبل زمانۂ جاہلیت کے متعلق جاننا بہت ضروری ہے۔

ظہورِ سید الانبیاء صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم سے قبل زمانے کو دورِ جاہلیت کہا جاتا تھا۔

دورِ جاہلیت کے لوگ ان پڑھ نہیں تھے بلکہ نامور، شعراء، مہندس (انجنیئرز)، تاریخ دان اور اس وقت کے مروجہ علوم میں کافی آگے تھے۔ اس زمانے کو زمانۂ جاہلیت صرف اس وجہ سے کہا جاتا تھا کہ وہ لوگ صرف کافر، یا صرف مشرک یا صرف منافق نہیں تھے بلکہ ایک ہی وقت پر کافر بھی تھے، مشرک بھی تھے اور منافق بھی تھے۔ نہ وہ خدائے واحد پر ایمان رکھتے تھے بلکہ تین سو ساٹھ قبیلوں نے تین سو ساٹھ خدا بنائے ہوئے تھے، نہ کسی نبی کی اطاعت میں تھے، نہ کسی امام کی بیعت کا قلادہ ان کی گردن میں تھا، نہ ہی ان کے پاس کتاب اللہ تھی اور نہ ہی کسی شریعت پر عمل پیرا تھے لہٰذا اس دور کو دورِ جاہلیت قرار دیا گیا تھا۔

امام جعفر صادق علیہ الصلواۃ والسّلام سے دریافت کیا گیا کہ اے مولا جاہلیت سے کیا مراد ہے؟ فرمایا جاہلیت سے مراد کفر، شرک اور نفاق ہے۔

لہٰذا ثابت ہوا کہ جہاں کفر، شرک اور نفاق تینوں چیزیں یکجا ہوں

گی وہاں جاہلیت جنم لے گی۔

جاہلیت کی اس تعریف کے بعد حدیثِ رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا مفہوم یہ نکلتا ہے کہ جو شخص اپنے وقت کے امام کی معرفت کے بغیر مرا وہ بعینہ زمانۂ جاہلیت میں مرا، نہ اس نے اقرارِ توحید کیا، نہ کسی نبی کو تسلیم کیا، نہ کسی امام کی بیعت کی، نہ اس پر کتاب اللہ آئی اور نہ ہی وہ کسی شریعت کے تابع تھا اور کفر کی حالت میں بھی مرا یعنی وہ کافر بھی تھا اور شرک کی حالت میں بھی مرا یعنی مشرک بھی تھا اور نفاق کی حالت میں بھی مرا یعنی منافق بھی تھا۔

عزیزانِ محترم! خود اندازہ کرلیں کہ معرفتِ امامِ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کس قدر لازم وملزوم ہے۔ یہ وہ اوجب ترین عمل ہے کہ جس کے ہونے کی صورت میں ہی عقائد ونظریات وعبادات وواجبات قبول ہوں گے اور جس کے نہ ہونے کی صورت میں کچھ بھی قبول نہیں ہوگا بلکہ انسان کے عقائد واعمال کا انکار کرکے اس کی موت کو زمانۂ جاہلیت کی موت قرار دیا جائے گا۔

اس حدیث میں لفظ ''مَن'' یعنی ''جو کوئی بھی'' اس امر کی وضاحت کررہا ہے کہ جو کوئی بھی ہو چاہے دعویِٰ مسلمانی کرتا ہو یا نہ کرتا ہو،

چاہے حاجی ہو یا زوار ہو، شیعہ ہو یا سنی ہو، جو کوئی بھی ہو، اگر اپنے دور کے امام کی معرفت کے بغیر مرا تو زمانۂ جاہلیت والی موت مرا۔

اب یہاں پر ایک اہم نکتہ یہ بھی ہے کہ مات یعنی مر گیا، یہ نہیں فرمایا جو اپنے امام عصر کی معرفت کے بغیر زندہ رہا، اس کی زندگی جاہلیت کی زندگی ہے، بلکہ یہ فرمایا ہے جو مر گیا اپنے امام کی معرفت کے بغیر، وہ جاہلیت کی موت مرا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ انسان کے پاس موت تک وقت ہے کہ اگر اس نے معرفتِ امام حاصل نہیں کی تو توبہ کرے اور معرفتِ امام حاصل کرے، جیسے انسان پر عالمِ نزع طاری ہوتے ہی توبہ کا دروازہ بند کر دیا جاتا ہے ویسے ہی معرفت کا دروازہ بھی بند کر دیا جاتا ہے اور جس حالت میں مرتا ہے اسی حالت پر اسے گزشتہ تمام زندگی میں تصور کیا جاتا ہے اور اسی حالت میں قبر سے دوبارہ سے اٹھایا جائے گا۔ لہٰذا ہر زندہ انسان پر معرفت واجب کر دی گئی ہے، اس کیلئے یہ شرط نہیں رکھی گئی کہ وہ بچہ ہو، جوان ہو، یا بوڑھا ہو، البتہ یہ بات حتمی ہے کہ اعمال تب قبول ہوں گے جب وہ اپنے امام کو پہچانے گا اور ان کے حقوق ادا کرے گا۔ جب اسے اپنے امام کی معرفت ہو جائے گی تو اس کے وہ تمام گزشتہ اعمال جو سوائے جسمانی ورزش کے کچھ بھی نہیں ہیں وہ بھی قبول ہو جائیں گے، اس

کی ایک بہت بڑی مثال کربلا میں جناب حر ابن یزید الریاحی علیہ السلام اور جناب زہیر ابن قین بجلی کی ہے۔ ایک دن پہلے تک اپنے زمانے کے امام مولا کریمِ کربلا علیہ الصلواۃ والسّلام کی معرفت نہیں رکھتے تھے اور شریکِ صفِ اعداء تھے اور بہ ظاہر موت سے ایک دن قبل جب اپنے امام کی معرفت پا لی تو اسی صف میں شامل ہوئے جس صف میں سرکارِ حبیب ابن مظاہر الاسدی علیہ السلام جیسی عظیم الشان ہستی موجود تھی جنہوں نے شہنشاہِ کربلا علیہ الصلواۃ والسّلام کی خدمت میں ساری زندگی گزار دی تھی مگر ان دونوں کو بعد میں آنے کے باوجود وہی مرتبہ وشرف ملا جو سرکار حبیب ابن مظاہر علیہ السلام کا تھا۔

البتہ ان لوگوں کی مذمت میں قرآن کی آیت ضرور موجود ہے کہ جو ہٹ دھرمی سے اپنے آباؤ اجداد کے طور طریقوں پر ڈٹے رہتے ہیں اور جیسا چل رہا ہے ویسا چلنے دو کے قول پر عمل کر کے آگے بڑھنے کا عمل روک دیتے ہیں اور جنت کو اپنی آخری منزل سمجھ لیتے ہیں۔

جبکہ جنت منزل نہیں ہے اصل منزل بارگاہِ مولا حجّتِ دوراں عجل اللہ فرجہ الشریف ہے اسی متعلق رسولِ خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا ہے کہ

طَالِبُ الدُّنیا مُؤنِثٌ وَ طَالِبُ الْعُقبیٰ مُخَنِّثٌ وطَالِبُ المَولیٰ

مُذَکِّرٌ

دنیا کا طالب مؤنث (عورت) ہے اور آخرت (جنت وغیرہ) کا طالب مخنث (ہیجڑا) ہے اور مولا علیہ الصلوٰۃ والسّلام کا طالب مذکر ہے۔

بظاہر مرد ہو یا عورت جو بھی ہو اگر انسان طالبِ دنیا ہے تو وہ عورت ہے، اگر طالبِ عقبیٰ ہے تو ہیجڑا ہے اور اگر طالبِ مولا علیہ الصلوٰۃ والسّلام ہے تو چاہے بظاہر عورت ہو لیکن یہ وہی مرد ہے جس کے پیشوا وقت کے شاہِ مرداں عجل اللہ فرجہ الشریف ہیں۔

ڈاکٹر اقبال صاحب سے تھوڑی معذرت کے ساتھ:

زاہد کمالِ ترک سے ملتا ہے مُدّعا
دنیا جو چھوڑ دی ہے تو عقبیٰ بھی چھوڑ دے

یہاں پر کچھ گفتگو لفظ ''طالبِ مولا'' علیہ الصلوٰۃ والسّلام پر کرنا بھی بے حد ضروری سمجھتا ہوں، جیسا کہ حدیثِ رسول میں فرمایا گیا ہے کہ طالب مولا علیہ الصلوٰۃ والسّلام مذکر ہے۔ طالب اسمِ فاعل ہے جس کے معنی ''طلب رکھنے والا'' یا ''طلب کرنے والا'' کے ہیں۔

طلب کیا چیز ہے؟

عزیزانِ محترم! طلب وہ منزلِ اول ہے جو انسان کو منزلِ آخر تک لے جاتی ہے طلب صرف خواہش کا نام نہیں ہے بلکہ خواہش کے ساتھ ساتھ

اگر شدید جد و جہد بھی شامل ہو گی تو تب یہ طلب ہو گی۔

دوسرے الفاظ میں طلب وہ شدید ترین جذبہ ہے جو طالب کو ہر حال میں مطلوب تک پہنچا کر ہی رہتا ہے۔

اس کو ایک دنیاوی اور روزمرہ زندگی کی مثال سے واضح کرتا ہوں، ایک بچے کو خواہش ہے کہ وہ ڈاکٹر بن جائے اور وہ اس خواہش کے ساتھ ساتھ اگر شدید جد و جہد اور انتھک محنت نہ کرے تو کیا صرف یہ خواہش اس کے ڈاکٹر بننے کیلئے کافی ہے؟ یا اگر اس خواہش کو ذہن میں رکھ کر ہر وقت دعا کرتا رہے کہ میں ڈاکٹر بن جاؤں تو یہ کافی ہوگا؟ کیا ایک دن ایسا آئے گا کہ وہ ڈاکٹر بن جائے گا؟ ہرگز نہیں اگر ایسا ممکن ہوتا تو دنیا کے تمام لوگ صرف ایک خواہش کے سہارے منزلیں پا لیتے۔

طلب کے بغیر انسان ایک معمولی اور گھٹیا ترین درجے کی دنیاوی منزل نہیں پا سکتا، کجا منزلِ حقیقت؟ کجا منزلِ عشق؟

غافل مرو کہ تا درِ بیت الحرامِ عشق
صد منزل است و منزلِ اوّل قیامت است

(عرفی شیرازی)

عرفی شیرازی صاحب نے سچ فرمایا کہ عشق کے بیت الحرام کے دروازے تک سو منزلیں ہیں اور پہلی منزل قیامت ہے، لیکن طلب وہ

قیامت خیز منزلِ اوّل ہے کہ جس نے اسے پالیا تو گویا اس نے منزلِ آخر کو بھی پالیا۔ اول تو یہ منزل ہر انسان کو نصیب ہی نہیں ہوتی اگر کسی کو ہو جائے تو وہ آخری منزل تک پہنچ ہی جاتا ہے اس بات کا ثبوت ایک حدیثِ قدسی میں موجود ہے اس حدیث پر تمام مسالک شیعہ وغیر شیعہ متفق ہیں اور اس کو مختلف طریقوں سے بہت ساری مستند و معتبر کتابوں میں نقل کیا گیا ہے۔ بعض جگہوں پر اس کے متن کی ترتیب میں تھوڑا بہت فرق بھی ملتا ہے، صحیح اور مکمل متن اس طرح ہے۔

روی عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ أنہٗ قال

قال اللہ تعالی؛

من طلبنی وجدنی و من وجدنی عرفنی و من عرفنی أحبنی و من أحبنی عشقنی و من عشقنی عشقہٗ و من عشقہٗ قتلہٗ و من قتلہٗ فعلیَّ دیَّتہٗ و من علیَّ دیَّتہٗ فأنا دیَّتہٗ

نفس الرحمن في فضائل سلمان (عربي) ميرزا حسين النوري الطبرسي، صفحة 331

رسولِ خدا سے روایت ہے، آپ نے فرمایا کہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا؛

جس نے مجھے طلب کیا، اس نے میرے وجود کو پالیا اور جس نے میرے وُجود کو پالیا (یعنی مجھے حاصل کرلیا) وہ میرا عارف ہوا اور جس نے

میرا عرفان پا لیا، میرا محب ہوا اور جس نے مجھ سے محبت کی، اس نے مجھ سے عشق کیا اور جس نے مجھ سے عشق کیا، میں نے اس سے عشق کیا اور جس سے میں نے عشق کیا، اسے قتل کر دیا اور جسے میں نے قتل کیا اس کی دیت (قصاص) مجھ پر ہوئی اور جس کی دیت (قصاص، خوں بہا) مجھ پر ہوئی، تو اس کی دیّت میں خود ہوا۔

من طلبنی وجدنی

''جس نے مجھے طلب کیا، اس نے میرے وجود کو پا لیا''۔

پھر عرض کرتا ہوں صرف خواہش نہیں، صرف زبانی جمع خرچ نہیں شدید خواہش کے ساتھ شدید محنت و جدو جہد جس میں اپنے آپ سے لڑنا پڑتا ہے، اپنے نفس سے محوِ جنگ ہونا پڑتا ہے، جس میں صرف اپنی خواہشات ہی نہیں بلکہ اپنی ذات کی نفی کرنی پڑتی ہے، تب کہا جا سکتا ہے کہ طالب کو مطلوب کی طلبِ صادق ہے اور جب طلبِ صادق ہو تو کسی نہ کسی رنگ میں، کسی نہ کسی روپ میں اس کو وجودِ حقیقی مل ہی جاتا ہے۔

محمد الریشہری اپنی شہرہ آفاق تصنیف میزان الحکمت، جلد 4 صفحہ 2796 پر اسی حدیث کو اس طرح رقمطراز ہیں:

من طلبنی وجدنی، ومن طلب غیری لم یجدنی

جس نے مجھے طلب کیا، اس نے مجھے پالیا اور جس نے میرے غیر کو طلب کیا، وہ مجھے کبھی نہ پا سکا۔

باقر مجلسی بحار الأنوار کی جلد 67 کے صفحہ 26 پر اس طرح نقل کرتے ہیں؛

من طلبنی بالحق وجدنی ومن طلب غیری لم یجدنی

ذاتِ حق تعالیٰ نے فرمایا: جس نے مجھے طلب کیا حق کے ساتھ، اُس نے مجھے پالیا اور جس نے میرے غیر کو طلب کیا، مجھے کبھی نہ پا سکا۔

جو بھی غیرِ مولا عجل الله فرجه الشريف کی طلب رکھتا ہے، وہ اسی کے ساتھ محشور ہوگا وہ کبھی مالک عجل الله فرجه الشريف کو پانا تو بہت دور، ان کے قافلۂِ عشق کی گردِ سفر بھی نہیں پا سکتا۔

اس ضمن میں ایک واقعہ عرض کرتا چلوں جو الشیخ الحویزي تفسیر نور الثقلین، جلد 3، صفحہ 190-191 پر اس طرح نقل کرتے ہیں

فی کتاب الخصال باسناده إلی الأصبغ بن نباتة قال: أمرنا أمیر المؤمنین علیه الصلواة والسلام بالمسیر إلی المدائن من الکوفة، فسرنا یوم الأحد وتخلف عمرو بن حریث فی سبعة نفر، فخرجوا إلی مکان بالحیرة یسمی الخورنق، فقالوا نتنزه فإذا کان

لأربعاء خرجنا فلحقنا علياً علیه الصلواۃ والسلام قبل ان يجمع، فبينا هم يتغدون إذ خرج عليهم ضب فصادوه فأخذه عمرو بن حريث فنصب كفه وقال: بايعوا هذا أمير المؤمنين، فبايعه السبعة وعمرو ثامنهم، وارتحلوا ليلة الأربعاء فقدموا المدائن يوم الجمعة وأمير المؤمنين علیه الصلواۃ والسلام يخطب ولم يفارق بعضهم بعضا وكانوا جميعا حتى نزلوا على باب المسجد، فلما دخلوا نظر إليهم أمير المؤمنين علیه الصلواۃ والسلام فقال: يا أيها الناس ان رسول الله صلى الله عليه وآله أسر إلى الف حديث فى كل حديث الف باب، لكل باب الف مفتاح، وانى سمعت الله جل جلاله يقول:

يوم ندعو كل أناس بامامهم وانى أقسم لكم بالله ليبعثن يوم القيمة ثمانية نفر يدعون بامامهم وهو ضب، ولو شئت ان أسميهم لفعلت، قال: فلقد رأيت عمرو بن حريث سقط كما تسقط السعفة حياءا ولوما

کتاب الخصال میں اصبغ بن نباتة کی سند سے ہے کہ أمیر المؤمنین علیہ الصلواۃ والسلام نے ہمیں کوفہ سے مدائن چلنے کا حکم دیا۔ ہم نے بروزِ

اتوار سفر شروع کیا۔ عمرو ابن حریث لعنۃ اللہ علیہ سات افراد کے ساتھ علیحدہ ہو گیا اور حیرہ (نجف) کے قریب ایک جگہ خورنق کی طرف نکل گیا یہ کہہ کر کہ ہم جمعہ سے قبل اُمیر المؤمنین علیہ الصلواۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہو جائیں گے۔ (اصبغ نے کہا) کہ ہم بدھ کے روز اُمیر المؤمنین علیہ الصلواۃ والسلام کی بارگاہ میں (مدائن) حاضر ہو گئے ادھر یہ لوگ کھانا کھانے کیلئے بیٹھے تو ایک سوسمار (گوہ) نکلی انھوں نے اُسے پکڑ لیا اور عمرو ابن حریث نے بیعت کیلئے ہاتھ بڑھا کر کہا کہ یہ ہمارا اُمیر المؤمنین ہے۔ عمرو کی طرح ساتوں افراد نے (اس گوہ کی اسی طریقے سے) بیعت کی۔

بدھ کی رات کو انھوں نے سفر شروع کیا، جمعہ کے دن مدائن پہنچے اور امیر المؤمنین علیہ الصلواۃ والسلام (اس وقت) خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ وہ ایک دوسرے سے الگ نہ ہوئے اور اکٹھے رہے حتیٰ کہ دروازۂ مسجد پر بیٹھے رہے۔ جب وہ داخلِ مسجد ہوئے، اُمیر المؤمنین علی ابن اُبی طالب علیہ الصلواۃ والسلام نے ان کی طرف نظر اُٹھائی اور فرمایا اے لوگو! رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے ہزار حدیث بطورِ راز فرمائی ہے اور ہر ایک حدیث میں ہزار دروازے ہیں اور ہر دروازے کے لئے ہزار چابیاں ہیں۔

میں نے اللہ کو یہ کہتے سنا ہے "یوم ندعو کل أناس بامامھم" کہ اس دن تمام لوگ اپنے اپنے امام کے ساتھ پکارے جائیں گے اور میں تمھارے لیے اللہ کی قسم اُٹھاتا ہوں کہ مبعوث کیے جائیں گے یومِ قیامت، تم میں سے آٹھ لوگ اپنے امام کے ساتھ اور وہ (امام، ایک) گوہ ہوگی، اور اگر میں چاہوں تو اُن لوگوں کے نام بھی بتا سکتا ہوں۔

(اصبغ ابن نباتة نے) کہا کہ پھر میں نے عمرو ابن حریث کو شرم سے اس طرح گرتے دیکھا، جس طرح کھجور کا تنا گرتا ہے۔

عزیزانِ محترم! ان سات لوگوں نے اپنی شیطانی فطرت کی وجہ سے گوہ کی بیعت کی اور زبان سے اقرار کیا تو روزِ محشر اسی کے ساتھ پکارے جائیں گے اور جو انسان با قاعدہ طور پر غیر معصوم کی تقلید کرے یعنی اس کی اطاعت کا قلادہ (پٹہ) اپنے گلے میں ڈال کر رسی اس کے ہاتھ میں دے دے یا مالکِ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے کسی غیر کی طلب محسوس کرے تو کیا بروزِ قیامت اس کا امام وہی نہ ہوگا؟ فرمایا گیا ہے کہ جو پتھر سے بھی محبت کرتا ہے تو کل پتھر کے ساتھ محشور کیا جائے گا۔ جس کسی کو والدین، بیوی، اولاد، دوست احباب، مال وزر، بنگلے یا کار کی یا انسانی شکل میں کسی غیر معصوم نمائندۂ طاغوت کی یا جس چیز کی بھی طلب ہے، کل اسی کے ساتھ محشور کیا جائے گا، کل

وہی اس کا امام ہوگا اور یہی دراصل شرکِ خفی ہے۔

شرکِ جلی کی تعریف یہ ہے کہ خدائے واحد کے علاوہ کسی اور شے کو اپنا معبود قرار دے دینا اور اس کی پرستش کرنا جیسا کہ سورج، چاند، ستارہ، درخت یا پتھر وغیرہ کی عبادت کرنا اور شرکِ خفی کی تعریف یہ ہے کہ نفس کی اطاعت کرنا، خواہشاتِ نفس کی پیروی کرنا اور مالک کے سوا مالک کے کسی غیر کو طلب اور اس کی خواہش کرنا اسی لیے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے جب سوال ہوا کہ اے مولا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم وہ کونسا خدائے باطل ہے جس کی سب سے زیادہ عبادت کی گئی تو فرمایا سب سے زیادہ جس معبودِ باطل کی پرستش کی گئی وہ انسان کا نفسِ امّارہ ہے۔

مولا امیر کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ انسان کے اندر پورا ایک عالم آباد ہے تو دیکھا جائے انسان کے اندر ہی مالک ہے اندر ہی طاغوت ہے۔ ضمیر جو کہ وقت کے امام کی آواز ہے وہ بھی انسان کے اندر موجود ہے اور نفسِ امّارہ جو طاغوت کی آواز ہے وہ بھی انسان کے اندر موجود ہے جس طرح اس وقت تک مولا حسین علیہ الصلواۃ والسلام کی معرفت نہیں ہوسکتی جب تک یزید لعنۃ اللہ علیہ کی معرفت نہ ہو بالکل اسی

طرح اندر کے حسین علیہ الصلواۃ والسلام کی اس وقت تک معرفت نہیں ہو سکتی جب تک اندر کے یزید و شمر کی معرفت نہ ہو۔

انسان کتنا نادان ہے کہ اطاعتِ مالک عجل اللہ فرجہ الشریف کا دعویٰ دار ہے اور دل میں ان کے غیر کی طلب رکھ کر جرمِ عظیم کا ارتکاب کرتا ہے۔

یہ خواہشوں کی شکل میں ہیں شمر و بنِ سعد
یہ نفس ہے، اِک کُوفۂ دوراں مِرے اندر

(ثائر الحسینی)

اسی لیے اللہ نے فرمایا کہ جس نے میرے غیر کو طلب کیا، وہ مجھے کبھی حاصل نہ کر سکا، کبھی نہ پا سکا۔

"و من وجدنی عرفنی"

اور جس نے میرے وُجود کو پا لیا (یعنی مجھے حاصل کر لیا) وہ میرا عارف ہوا۔

ثابت ہوا کہ عارف وہ نہیں جو بڑی بڑی باتیں کرتا ہے۔ عارف دراصل وہ ہے جسے وجودِ حقیقی حاصل ہے۔ وجدانِ ذاتِ حق کے بغیر عرفانِ ذاتِ حق ناممکن ہے، کیونکہ معرفتِ خصوصی مشاہدے کا نام ہے اور

مشاہدہِ موجود، واجد کو ہی ہوسکتا ہے اور واجد وہی ہوسکتا ہے جس میں طلبِ صادق ہو، جس نے تلاشِ وجودِ حقیقی کیلئے انتھک محنت کی ہو۔

و من عرفنی أحبنی

اور جس نے میرا عرفان پالیا، میرا محب ہوا۔

محبت کس قدر آگے کی منزل ہے اور لوگ اس راہ پر سفر کی شروعات سے قبل ہی ذاتِ حق سے محبت کا دعویٰ کر دیتے ہیں۔

محبت دراصل قربانی ہے اور اس کی بھی تین قسمیں ہیں لیکن عوام الناس کی نظر میں تینوں قسمیں خلط ملط ہوچکی ہیں اور نام کی حد تک محبت ہی مشہور رہے۔

ا۔ الفت:

جس میں کسی کیلئے صرف مال قربان کیا جائے یہ گھٹیا ترین درجہ ہے۔

۲۔ حب:

جس میں کسی کیلئے مال کی ساتھ بوقت ضرورت جان کی قربانی بھی دی جائے۔

مؤمن کو مؤمن سے محبت کا حکم ہے۔

۳۔ مودت:

مودت میں جس کے ساتھ مودت ہو اس کیلئے مال و جان کے ساتھ بہ وقتِ ضرورت عزت و آبرو کی قربانی بھی پیش کی جائے۔

معصومین کے ساتھ فقط مودت کرنے کا حکم ہے۔

قل لا أسألكم عليه أجراً إلا المودة في القربىٰ

(اے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہہ دو! میں تم سے اس (رسالت) پر سوال نہیں کرتا ماسوائے قربیٰ (مخدومۂ عالمین صلواۃ اللہ علیہا اور ان کی پاک آل) میں مودۃ کے۔

حدیثِ قدسی میں حضرتِ حق تعالیٰ نے اپنے ساتھ محبت کی تعریف کچھ یوں کی ہے کہ جس نے میرا عرفان حاصل کیا میرا محب ہوا یعنی محب ہونے سے پہلے عرفانِ ذاتِ حق حاصل کرنا ضروری ہوا اور عرفان ممکن ہی نہیں بغیر وجدان کے اور وجدان ممکن نہیں بغیر طلب کے۔

و من أحبني عشقني

اور جس نے مجھ سے محبت کی، اس نے مجھ سے عشق کیا۔

عشق دراصل محبت کا چوتھا اور آخری درجہ ہے۔

عشق کرنے کا حکم نہیں ہے اگر کوئی خود سے دعویٰ عشق کرتا ہے تو

اس کا عشق اور دعویٰ عشق دونوں باطل ہیں۔ یہی وجہ تھی کہ معصومین علیہم الصلواۃ والسلام سے مودّت کرنے کا حکم ہوا اور احادیثِ معصومین علیہم الصلواۃ والسلام میں ان کے ساتھ عشق کا دعویٰ کرنے سے منع فرمایا گیا کیونکہ مودت کرنا انسان کے بس میں ہے، اور عشق تبھی کیا جا سکتا ہے اگر اسے عطا کیا جائے وگرنہ نہیں۔

حضرتِ میثم ابن یحییٰ تمّار علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حدیثُ العشق میں فرمایا:

لا یستکمل إیمان العبد حتی یظنون الناس أنه المجنون

عبد کا ایمان اس وقت تک مکمل نہیں ہوسکتا یہاں تک کہ لوگوں کو اس کے مجنون ہونے کا گمان ہو۔

عشق انسان کو لوگوں کی نظر میں مجنون کر دیتا ہے۔ اسی لئے عشق خالصتاً صاحبِ ظرف کو حجتِ وقت علیہ الصلواۃ والسلام کی عطا ہے، جس کو چاہیں عطا فرمائیں جیسے سلمان و میثم و ابوذر وغیرہ کو عطا فرمایا۔

اس حدیثِ قدسی کی رو سے عشقِ ذاتِ حق تبھی حاصل ہوسکتا ہے اگر حبِ ذاتِ حق حاصل ہو اور حبِ ذاتِ حق تبھی حاصل ہوسکتی ہے اگر عرفانِ ذاتِ حق حاصل ہو اور حصولِ عرفانِ ذاتِ حق تبھی ہوسکتا ہے اگر

وِجدانِ ذاتِ حق حاصل ہو اور وجدانِ ذات تبھی حاصل ہوسکتا ہے اگر طلبِ ذاتِ حق ہو۔طلب کے بغیر عشق کا دعویٰ کسی بچے کا اسکول میں نرسری یا پہلی جماعت میں داخلہ لیے بغیر ڈاکٹر آف فزکس ہونے کا دعویٰ کرنے سے بھی زیادہ واہیات دعویٰ ہے۔

و من عشقنی عشقہٗ

اور جس نے مجھ سے عشق کیا، میں نے اس سے عشق کیا۔

مولا علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ہم سے پتھر بھی محبت کرے تو ہم اس کی محبت کا جواب محبت سے دیتے ہیں۔

خود خالقِ کائنات عزوجل فرماتا ہے

ھل جزاء الإحسان إلا الإحسان

احسان کی جزاء احسان کے سوا کیا ہے؟

و من عشقہٗ قتلہٗ

اور جس سے میں نے عشق کیا، اسے قتل کر دیا۔

اللہ کو انسانوں میں سے سب سے زیادہ اپنی راہ میں قتل ہونے والے سے محبت ہے اس لیے قتیل کو شہید قرار دیا جبکہ شہید بروزن فعیل شاہد (دیکھنے والا) کا صیغۃُ التفضیل ہے یعنی وہ دیکھنے والا جو نقطۂِ کمال پر

مَشہُودِحق کا دیدار کرے، چونکہ قتیلِ حق اپنے نقطۂ کمال پر شہودِ حق کی منزل پالیتا ہے اس لیے اسے شہید کہا جاتا ہے۔

اصلِ شہُود و شاہد و مشہُود ایک ہے
حیراں ہوں پھر مشاہدہ ہے کس حساب میں

(مرزا غالب)

بہر حال جس سے اللہ عشق کرتا ہے اسے قتل کر دیتا ہے، اب چاہے وہ ظاہری قتل ہو یا باطنی قتل (مقاتلۂ نفس) ہو، مقاتلہ ہوتا ضرور ہے۔

و من قتلهٗ فعلیَّ دیتهٗ

اور جسے میں نے قتل کیا اس کی دیت (قصاص) مجھ پر ہوئی۔

ظاہر ہے کیونکہ قتل کا قصاص (دیت) لینے کا حکم ہے اور اس اصول کا خالق خود اللہ ہے چونکہ وہ اپنے اصول نہیں توڑتا سو اس نے اس قتل کی ذمہ داری اپنے اوپر عائد کر لی۔

و من علیَّ دیَّتهٗ فأنا دیتهٗ

اور جس کی دیت (قصاص، خوں بہا) مجھ پر ہوئی، تو اس کی دیّت میں خود ہوا۔

آخری جملے میں عظیم پر اسرار حقیقتیں پوشیدہ ہیں کہ جو اس کی راہ میں، اس کے عشق میں قتل ہوا اس کی دیت خود اللہ ہے، اللہ نے اپنا آپ

اسے سونپ دیا اور وہ قتیل، فنا فی اللہ ہو گیا۔

عزیزانِ محترم! آپ نے دیکھا کہ طلب کہاں لے گئی؟ مقامِ فنا فی اللہ پر اس کی عظیم واضح مثال درسگاہِ حقیقی کربلا سے ہی ملتی ہے۔

ایک خدا کا مجرم حر ابن یزید الریاحی، جو لشکرِ یزید کے جرنیلوں میں شامل ہے، اس کے جرائم کا اندازہ اس بات سے ہوتا ہے کہ اس نے فرزندِ رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو دشتِ نینوا میں ان کے اہلِ بیت سمیت روک لیا۔ کریمِ کربلا امام حسین علیہ الصلواۃ والسلام نے حُر سے فرمایا حُر ہمیں شام جانے دو ہم یزید لعین سے خود بات چیت کر لیں گے۔ اس نے کہا مُجھے میرے اُمیر (یزید ملعون) کا حکم نہیں ہے۔ مولا علیہ الصلواۃ والسلام نے پھر فرمایا حر ہمیں واپس مدینہ جانے دو ہمارے ساتھ ہمارے پردہ دار ہیں حُر نے کہا مولا مجھے میرے امیر کی اجازت نہیں ہے مولا علیہ الصلواۃ والسلام نے حُر پر اتمامِ حجت کرتے ہوئے فرمایا، حُر ہمیں ہندوستان جانے دو، ہم ایسے ملک چلے جاتے ہیں جہاں ایک بھی مسلمان نہیں، حر نے عرض کیا مولا مجھے اس امر کی ملعونِ ازل کی طرف سے اجازت نہیں ہے۔

وہ حر جس کے روکنے کی وجہ سے نبی زادیوں کو دشت میں رکنا

پڑا۔ جس کے روکنے کی وجہ سے بنو ہاشم کا ایسا نقصان ہوا جسے منتقمِ خونِ حسین علیہ الصلواۃ والسلام کے سوا کوئی پورا نہیں کر سکتا۔ جس کے روکنے کی وجہ سے روزِ ازل کے پردہ داروں کو شام و کوفہ کے بازاروں سے گزرنا پڑا اور کائنات کے نجس ترین حرام زادوں کے درباروں میں پیش ہونا پڑا ۔جس کی وجہ سے مولا سید الساجدین علیہ الصلواۃ والسلام چالیس سال خون روئے اور امامِ منتقم عجل اللہ فرجہ الشریف پردۂِ غیبت میں چودہ سو سال سے خون رو رہے ہیں۔ وہ حر جس نے راہوارِ حسینی کی باگ میں ہاتھ ڈالا اور عرب روایات کے مطابق بہت بڑی گستاخی کا مرتکب ہوا۔ وہ حُر جس پر مولا شہنشاہِ وفا ابو الفضل العباس علیہ الصلواۃ والسلام جیسی صاحبِ جلال ذات غضبناک ہوئی۔

اس حر نے شبِ عاشور جب سوچا کہ ایک طرف نواسۂِ رسول ہیں، دوسری طرف ابوسفیان کا کتوں اور بندروں سے کھیلنے والا پوتا، ایک طرف فرزندِ اُمیر کائنات علی علیہ الصلواۃ والسلام دوسری طرف ہندہ جگر خوار کے ناجائز بیٹے کا شرابی اور محرمات سے زنا کرنے والا بیٹا۔

حر کے دل و دماغ میں طوفان سا برپا ہو گیا کیونکہ اس کے اندر طلبِ حق ظاہر ہو چکی تھی، وہ ایک فیصلہ کن نتیجے پر پہنچ چکا تھا لیکن اپنی عزت

و ناموس، اپنی بیوی اور کمسن بیٹی کی وجہ سے پریشان تھا کیونکہ وہ دونوں لشکرِ یزید میں چھوڑ کر لشکرِ مولا حسین علیہ الصلواۃ والسلام سے جا ملنا معمولی بات نہیں تھی لیکن اس کی بیوی نے اسے حوصلہ دیا کہ ہمارے محافظ فرزندِ رسول صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم ہیں تم بے فکر ہو کر جاؤ حُر نے مودّت کا ثبوت دیتے ہوئے اپنے تئیں عزت و آبرو بھی مولا حسین علیہ الصلواۃ والسلام کی نعلینِ اطہر پر قربان کر کے (جسے کریمِ کربلا علیہ الصلواۃ والسلام نے اپنے جبروتی حصار میں ہی رکھا کہ کوئی ملعون ان کو ضرر پہنچانے کا سوچ بھی نہ سکا) خیمۂ شبّیر کو قبلۂ حق جان کر سجدۂ واجب ادا کر دیا۔

وہی حر جب معافی کے بعد حر علیہ السلام بن کر مولا کے سامنے محو گریہ وزاری تھا کیونکہ اب اس کی نگاہ حدودِ نینوا سے اس پار کوفہ و شام کے بازاروں اور درباروں کو بھی دیکھ رہی تھی۔ حر کہہ رہا تھا مولا میں کس قدر عظیم جرائم کا مرتکب ہوا ہوں کہ میری وجہ سے بنو ہاشم کا خون بہے گا، میری وجہ سے نبی زادیاں شام کے بازاروں سے گزریں گی۔ کریمِ کربلا علیہ الصلواۃ والسلام نے اس بات کے جواب میں کرم کی انتہا کر دی اور حر کے جرائم کو مشیت قرار دیا اور فرمایا حر یہ ہماری اپنی رضا تھی، یہی مشیتِ ایزدی تھی۔

رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْأَبْرَارِ
(ال عمران 193)

اے ہمارے رب، ہمارے گناہوں کو معاف فرما اور ہماری برائیوں سے انکار کردے اور ہماری موت ابرار کے ساتھ کردے۔

حر نے جرائم کا ارتکاب کیا تھا لیکن کریمِ کربلا علیہ الصلواۃ والسلام نے اس کی برائیوں اور جرائم کو نہ صرف معاف فرما دیا بلکہ ان سب کا کلی انکار فرما دیا، یہ کہہ کر کہ حر تم نے تو کچھ نہیں کیا یہ تو مشیتِ ایزدی اور ہماری اپنی رضا تھی، سب اپنے ذمے لے لیا اور اسے **فوزِ عظیم** پانے والے اپنے انصار میں شامل فرمالیا۔

اگر خدانخواستہ حر لشکرِ یزید میں رہ کر مولا کے لشکر سے مل جانے کی صرف خواہش ہی کرتا رہتا تو منزلِ حقیقی تک پہنچنا تو درکنار، ایک عبرتناک انجام سے دوچار ہو جاتا۔ اس نے طلبِ صادق کی اور اس طلب میں مالِ دنیا، لشکر کی جرنیلی، بیوی بچوں سب کو چھوڑا اور تین دن کے پیاسے مختصر سے قافلۂ حق سے جا ملا، یہ جانتے ہوئے بھی کہ اس قافلے کی آخری منزل دشتِ ماریہ کی گرم خاک ہی ہے۔ حر کی یہ طلب اور جد و جہد اگر معمولی ہوتی تو کوفہ کے باقی ایک لاکھ شیعہ بھی اسی قافلے کا حصہ ہوتے، الٹا انتیس ہزار

سے زائد لوگ شبِ عاشور بزمِ نورِ ابدی سے نکل نکل کر فنا کے اندھیروں میں مسلسل گم ہوتے رہے۔

یہ بھی حق ہے کہ حر کو اس طلب کی توفیق تھی یہ کریمِ کربلا حسین شہنشاہ علیہ الصلواۃ والسلام کا کرم ہی تھا جس نے حر کو بالآخر بارگاہِ حق میں بلا لیا۔

نکل کے کُفر کے زنداں سے حر یہ کہنے لگا
تمام فضل مری ذات پر حسین کا ہے

(ثائر الحسینی)

جب حر کے اندر ذاتِ حق کی طلب پیدا ہوئی تو یہی طلب اسے خیمۂ شبیر میں لے گئی جہاں اُسے مولا حسین علیہ الصلواۃ والسلام کی شکل میں وجدانِ ذاتِ حق حاصل ہو گیا جب اسے وجدانِ ذاتِ حق حاصل ہوا تو اس نے عرفانِ ذاتِ حق پا لیا جب عرفانِ ذاتِ حق (معرفتِ ذاتِ حق کو) پا لیا تو اس نے ذاتِ حق سے محبت کی، جب محبت کی تو اسے ذاتِ حق سے عشق عطا ہوا جب عشق عطا ہوا تو ذاتِ حق نے اس سے عشق کیا اس عشق کا سب سے بڑا ثبوت یہی جملہ ہے کہ "یا حُر أنت أخی فی الدنیا والآخرة" اے حُر تم دنیا و آخرت میں میرے بھائی ہو۔ نہ صرف یہ بلکہ اس کے جرائم کو اپنی مشیت قرار دیا پھر اسی حر علیہ السلام کو سیدہ شریکۃُ الحسین صلواۃ اللہ علیہا نے بھائی قرار دیا اور حر کے ماتھے پر تیر کے زخم

پر مخدومۂ عالمین صلواۃ اللہ علیہا کے دستِ اقدس کا بنا ہوا رومال باندھا گیا اگر حر علیہ السلام کے ساتھ یہ حضرتِ حق کا عشق نہیں تو اور کیا ہے؟ چونکہ ذاتِ حق نے فرمایا ہے کہ جس سے میں نے عشق کیا، اسے قتل کر دیا حر قتل ہو گیا لیکن فنا فی الحسین ہو کر تا ابد حسینیت کے ماتھے کا جھومر بن گیا۔ حدیثِ قدسی کے مطابق جسے وہ قتل کرتا ہے اس کی دیت اس پر ہے اور وہ خود اس کی دیت ہے، پس حسین شہنشاہ علیہ الصلواۃ والسلام حر علیہ السلام کی دیت اس طرح ہوئے کہ جب مولا کریمِ کربلا علیہ الصلواۃ والسلام اس کے بیٹے علی ابن حُر علیہ السلام کو شدید زخمی حالت میں میدان سے اُٹھا کر لائے تو فرمایا اس مقتول کی میت پر رونے کیلئے اس کے پردہ دار یہاں نہیں ہیں، سو اسے ہمارے خیام میں لے جاؤ، ہمارے پردہ دار اس پر گریہ وزاری فرمائیں گے۔ حُر علیہ السلام نے قدموں میں گر کر عرض کیا کہ مولا اسے خیام میں نہ لے جائیں آپ کے حرم کی دہلیزِ اقدس سے آگے جانے کی اجازت جبرائیل علیہ السلام جیسے ملائکہ اور ابراہیم علیہ السلام جیسے انبیاء کو بھی نہیں ہے، کہاں مجھ گنہگار کا بیٹا! کرم کے خداوندِ لاشریک علیہ الصلواۃ والسلام نے فرمایا، اے حر اب تم میرے بھائی ہو، میرے اہلِ بیت میں سے ہو اور تمھارا بیٹا بھی ہمارے اہلِ بیت میں سے ہے، سو اس کی لاش پر ہمارے

اہلِ بیت آہ و بکا فرمائیں گے۔ حر علیہ السلام نے سجدے میں جا کر عرض کیا کہ اے مالک یہ زندہ حالت میں خیام میں نہ جائے اس پر موت طاری فرما دے۔ کریمِ کربلا علیہ الصلواۃ والسلام نے فرمایا! اے حر تمھاری یہ دعا مستجاب ہو چکی ہے۔

اس طرح حسین شہنشاہ علیہ الصلواۃ والسلام حُر علیہ السلام کی دیت ہوئے کہ کربلا میں حر علیہ السلام کی زیارت پہلے بجا لانے کا حکم ہے۔ جہاں جہاں ذکرِ حسین علیہ الصلواۃ والسلام ہے وہاں وہاں ذکرِ حر علیہ السلام ہے۔ گو کہ دنیا میں نامِ حر علیہ السلام کی الگ پہچان ہے لیکن حقیقت میں روزِ عاشور اس کی ذات فنا فی الحسین ہو کر حسین ہی ہو چکی تھی۔ وہ حُر علیہ السلام نہیں رہا حسین علیہ الصلواۃ والسلام ہو گیا۔

اس کا ثبوت خالقِ کائنات کی اس حدیثِ قدسی میں موجود ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہوا۔

عبدی أطعنی حتی أجعلك مثلی أو مثلی أقول للشئ کن فیکون وتقول للشئ کن فیکون

بحار الأنوار (عربي)، ج 102، صفحة 163 (حاشيه)۔

میرے عبد! میری اطاعت کر حتی کہ تمھیں اپنی مِثل یا مَثل قرار

دوں۔ میں کسی شے کے واسطے کُن کہتا ہوں تو وہ ہو جاتی ہے، تم کسی شے کے واسطے کُن کہو گے تو وہ ہو جائے گی۔

یعنی اے میرے عبد! میری اطاعت کر کہ میں تمھیں اپنی ذات میں شامل کر دوں گا، میں صاحبِ کُن فیکون ہوں، تمھیں صاحبِ کُن فیکون بنا دوں گا۔

شیخ حر عاملی اپنی کتاب الجواهر السنية کے صفحہ 412 پر ایک حدیثِ قدسی تحریر کرتے ہیں:

وروى الحافظ البرسى قال: ورد فى الحديث القدسى عن الرب العلى انه يقول: عبدى أطعنى أجعلك مثلى: انا حى لا أموت أجعلك حيا لا تموت، انا غنى لا افتقر أجعلك غنيا لا تفتقر، انا مهما أشاء يكون أجعلك مهما تشاء يكون.

حافظ رجب البرسی سے روایت کی جاتی ہے کہ الرّب العلی سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے حدیث میں وارد ہوا ہے، ذاتِ حق نے فرمایا:

میرے عبد! میری اطاعت کرحتی کہ میں تمھیں اپنی مثل قرار دوں، میں وہ زندہ ہوں جسے موت نہیں ہے۔ تمھیں ایسا زندہ قرار دوں گا کہ

جسے موت نہیں ہوگی۔ میں وہ غنی ہوں جسے فقر نہیں ہے۔ تمھیں ایسا غنی قرار دوں گا جسے فقر نہیں ہوگا۔ میں جو چاہتا ہوں وہ ہو جاتا ہے تم جو چاہو گے وہ ہو جائے گا۔

عزیزانِ محترم! یہی منزلِ مقامِ فنا ہے جس کا سفر طلب سے شروع ہوتا ہے۔ یقیناً میں اس جملے "و من عليَّ ديَّته فأنا ديته" اور جس کی دیت مجھ پر ہے، اس کی دیت میں خود ہوں، کی وضاحت ذاتِ حق کے ہی کلام سے اور درسگاہِ کربلا کے ایک کردار کے بیان سے کرنے میں کسی حد تک کامیاب ہو چکا ہوں۔ دیکھیں قطرہ جب سمندر میں فنا ہوتا ہے تو قطرہ نہیں رہتا سمندر بن جاتا ہے اور سمندر کی تمام تر خصوصیات اس میں آ جاتی ہیں بالکل اسی طرح عبودیت جب ربوبیت یا الوہیت میں فنا ہو جاتی ہے تو الوہیت ہی بن جاتی ہے جیسا کہ امام جعفر صادق علیہ الصلواۃ والسلام نے فرمایا:

"العبودية كنهها الربوبية"

میزان الحکمت، جلد 3 صفحہ 1798

ربوبیت کی حقیقت (بنیاد، اساس، جوہر) عبودیت ہے۔

یہ ایک اٹل حقیقت ہے کہ جب جزو، کُل میں مدغم ہو جاتا ہے تو جزو نہیں رہتا، کُل ہو جاتا ہے۔

"كل من عليها فان و يبقىٰ وجهُ ربك ذوالجلال

والإکرام" کی رو سے رب کے ذوالجلال والاکرام چہرے کے سوا ہر شے فانی ہے، لیکن وہی فانی جزو جب بقاء کے محیطِ کُل میں فنا ہوتا ہے تو ابدی ولا فانی کُل ہی بن جاتا ہے۔

مُحیطِ کُل میں فنا جُزو ہو، تو جُزو ہے کُل
وہ دیکھ بحر میں گُم ہو کے آب جُو کیا ہے؟

(ثائر الحسینی)

مولا عجل اللہ فرجہ الشریف سے ان کی طلب مانگنی چاہیے، کیونکہ طلب ہی راہ ہے اور طلب ہی راہبر ہے، طلبِ ہی منزلِ اول ہے جسے مولا عجل اللہ فرجہ الشریف کی طلب ہوگئی وہ آخرکار اُن کا ہو ہی گیا۔

یہ کتاب بھی طلب کے سلسلے کی ایک کڑی ہے۔

معرفتِ امامِ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف تبھی ممکن ہے کہ جب وجودِ امامِ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف ملے گا۔ اور ذاتِ مولا عجل اللہ فرجہ الشریف نے اس وقت تک ملنا نہیں جب تک ان کی طلب نہ ہو یعنی جب تک شدید آرزو کے ساتھ جدوجہد نہ ہو۔ جب تک ہادیٔ دوراں عجل اللہ فرجہ الشریف سے رابطہ نہیں ہوگا، تب تک نورِ ہدایت کا حصول ممکن نہیں ہے۔

کچھ لوگوں کے نزدیک چاہے جتنی بھی طلب ہو عرصۂ غیبت میں مولا صاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف سے ملاقات یا رابطہ ناممکن ہے۔ یہ

ایک غلط نظریہ ہے کیونکہ ہادیٔ برحق عجل اللہ فرجہ الشریف پر گمراہ رعیت کی ہدایت کرنا واجب ہے بشرطیکہ کوئی طالبِ ہدایت ومعرفت ہو۔ ان کے پاس ہدایت کے اور ملاقات عطا فرمانے کے لامتناہی طریقے موجود ہیں۔ ایسا ممکن ہی نہیں کہ کوئی ان سے ملنے کا سچا طالب ہو اور وہ اسے نہ ملیں۔ دنیا کی تمام گمراہ و ہدایت یافتہ اقوام کے زنگ خوردہ قدیم افکار و نظریات کو تو ضرورتِ مہدیؑ ہے۔

دنیا کو ہے اُس مہدیٔ برحقؑ کی ضرورت
ہو جس کہ نگہ زلزلۂ عالم افکار

(اقبال)

تو ایسا کس طرح ممکن ہے کہ انسان کے مقصدِ تخلیق یعنی ہدایت کیلئے جس ہادیؑ اور مہدیؑ کی اشد ضرورت ہو تو وہ انسان سے غائب ہو؟ اس سے ملاقات کا کوئی ذریعہ نہ ہو؟

کون کہتا ہے کہ سلطانِ اُممؑ غائب ہیں ؟
عقل اندھی ہو تو کیا شمس کرم غائب ہیں؟
ایک نقطہ ہے یہ جعفر جو خرد میں آئے
وہ تو موجود ہیں اور اصل میں ہم غائب ہیں

(السید جعفر الزمان)

خالقِ کائنات نے ارشاد فرمایا ہے۔

أُولَئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ وَلِقَائِهِ فَحَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا

(الکہف:105)۔

یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ کی آیات اور اللہ سے ملاقات سے کفر (انکار) کیا تو ان کے اعمال حبط کر لیے گئے اور ہم قیامت کے دن ان کیلئے کوئی وزن قائم نہیں کریں گے۔

اگر اعمال ضبط ہو جاتے تو واپسی کی کوئی راہ نکل سکتی تھی لیکن خالقِ کائنات نے ان لوگوں کے جنہوں نے اللہ کی آیات علیہم الصلوٰۃ والسلام اور اللہ سے ملاقات کا انکار کیا، ان کے تمام اعمالِ خیر کو حبط کرنے کا آخری فیصلہ سنا دیا ہے۔ حبط کا مطلب ہے کہ کسی صورت حبط ہونے والی شے کی بحالی یا واپسی نہ ہونا۔

ایک اور جگہ ارشادِ باری تعالیٰ ہوا۔

وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ اللَّهِ وَلِقَائِهِ أُولَئِكَ يَئِسُوا مِن رَّحْمَتِي وَأُولَئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ

(العنکبوت:23)۔

اور وہ لوگ جنہوں اللہ کی آیات اور اس کے ساتھ ملاقات سے

کفر (انکار) کیا، وہ لوگ مایوس ہو گئے ہیں میری رحمت سے، اور ان لوگوں کے واسطے عذابِ الیم (شدید الم دینے والا عذاب) ہے۔

اللہ سے ملاقات اس کی حجت علیہ الصلواۃ والسلام سے ملاقات ہے کیونکہ اس کی حجت ہی اس کا نمائندہ ہے، اور اس کی حجت سے کسی کا جو رویہ ہوگا وہی اس کے ساتھ رویہ ہے۔

دوسری بات سینکڑوں احادیثِ آلِ محمّد میں ان سے رابطہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور معصومین علیہم الصلواۃ والسلام نے عصرِ غیبت کیلئے اعمالِ زیارت اور دعائیں تعلیم فرمائی ہیں اس کے علاوہ ملاقات بہ امامِ زمان عجل اللہ فرجه الشریف کے نام سے کتابیں واقعاتِ ملاقات سے بھری پڑی ہیں خود امامِ زمانہ عجل اللہ فرجه الشریف کا فرمان ہے کہ ہماری غیبت صرف ظالمین سے ہے۔

کسی کے ذہن میں یہ بھی آ سکتا ہے کہ:

مولا صاحب الزمان عجل اللہ فرجه الشریف نے غیبتِ صغریٰ میں اپنے آخری نائب جنابِ علی ابن محمد السمری علیہ السلام کے نام توقیع مبارک میں فرمایا:

و سیاتی من شیعتی من یدعی المشاهدۃ قبل خروج السفیانی والصیحۃ وھو کذاب مفتر

اور خروجِ سفیانی سے قبل جو ہمارے مشاہدے کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا اور افتراء پرداز ہے۔

شہزادہ سید شمس الدین علیہ الصلواۃ والسلام جو جزائرِ خضریٰ میں امامِ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے نائب ہیں اور آلِ صاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف میں سے ہیں (امامِ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف اور ان کے درمیان چار پشتوں کا فاصلہ ہے)، ان سے یہی سوال تقریباً سات سو سال قبل علی ابن فاضل مازندرانی نے کیا تھا علی ابنِ فاضل مازندرانی کہتا ہے کہ:

فقلت: یا سیدی قد روینا عن مشایخنا أحادیث رویت عن صاحب الامر علیہ الصلواۃ السلام أنه قال لما امر بالغیبة الکبری: من رآنی بعد غیبتی فقد کذب فکیف فیکم من یراہ؟

فقال: صدقت إنه علیه الصلواۃ والسلام إنما قال ذلك فی ذلك الزمان لکثرۃ أعدائه من أهل بیته وغیر هم من فراعنة بنی العباس، حتی أن الشیعة یمنع بعضها بعضا عن التحدث بذ کرہ،

وفی هذا الزمان تطاولت المدة وأیس منه الأعداء وبلادنا نائية عنهم وعن ظلمهم وعنائهم، وببركته عليه الصلواة السلام لا يقدر أحد من الأعداء على الوصول إلينا

بحار الأنوار (عربي) جلد52، صفحه 171-172

میں نے عرض کیا:

اے میرے سید و سردار: ہم نے اپنے مشائخ سے احادیث روایت کی ہیں جو انھوں نے مولا صاحب الامر عجل اللہ فرجہ الشریف سے روایت کی ہیں آپ عجل اللہ فرجہ الشریف نے امرِ غیبتِ کبریٰ کے بارے میں فرمایا:

جس نے (دعویٰ کیا کہ اس نے) میری غیبت کے بعد مجھے دیکھا تو وہ جھوٹا ہے تو آپ (اہلِ جزائرِ خضراء علیہم الصلواۃ والسلام) میں سے کچھ لوگوں نے ان عجل اللہ فرجہ الشریف کو کیسے دیکھ لیا ہے؟

انھوں نے فرمایا: یہ (روایت) سچ ہے، بیشک انھوں نے یہ فرمایا تھا اس زمانے میں، جس میں بنی عباس کے فرعونوں میں سے ان عجل اللہ فرجہ الشریف کے اور ان کے اہلِ بیت کے کثیر دشمنان تھے حتیٰ کہ ان کے شیعہ (مجبوری کے باعث) ایک دوسرے کو ان عجل اللہ فرجہ الشریف کے ذکر پر گفتگو کرنے سے منع کرتے تھے لیکن اب وہ وقت گزر چکا ہے

اور (غیبت کی) مدت اتنی طویل ہو چکی ہے کہ دشمن مایوس ہو چکے ہیں اور ہمارا ملک (جزائر خضراء) ان سے اور ان کے ظلم وستم کی دسترس سے باہر ہے اور اُن (امامِ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف) کی برکت سے ہمارے دشمنوں میں سے ایک بھی ہم تک پہنچنے کی قدرت نہیں رکھتا۔

شہزادہ شمس الدین علیہ الصلواۃ والسلام کے اس بیان سے واضح ہو جاتا ہے کہ مولا عجل اللہ فرجہ الشریف نے ایسا بیان کیوں دیا تھا؟ چونکہ وہ دور، بنوامیہ سے بھی زیادہ ظالم عباسی حکمرانوں کا دور تھا، جو اچھی طرح جانتے تھے کہ امامِ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف وہی ذات ہیں، جن کا تواتر کے ساتھ احادیث میں ذکر آیا ہے اور وہی قائمِ آلِ محمّد علیہ الصلواۃ والسلام ہیں جنہوں نے حکومتِ آلِ محمّد علیہم الصلواۃ والسلام کا قیام کرنا ہے۔ بلکہ ان ملعون غاصبین کی اپنی خاندانی یادداشتوں میں بھی یہ لکھا ہوا تھا کہ قائمِ آلِ محمّد علیہ الصلواۃ والسلام سے بچنا کہ ہم نے آلِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سچی زبانوں سے ان کے آنے کے متعلق سنا ہے۔ بنوعباس کے غاصب حکمران اچھی طرح جانتے تھے کہ قائمِ آلِ محمّد علیہ الصلواۃ والسلام غاصبین اور ظالمین کی جڑوں کو کاٹ دینے والی اور روئے زمین کو عدل وانصاف سے پُر کر دینے والی ذات ہیں، لہٰذا ان کی نظر میں ان کی غاصب حکومت کو

ان کی ذاتِ جلیل سے شدید خطرات کا سامنا تھا اسی لیے وہ فرعون امامِ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کا دنیا پر نزولِ اقدس نہیں چاہتے تھے، اور یہی وجہ تھی کہ وہ مختلف حیلوں سے مولا حسن العسکری علیہ الصلواۃ والسلام کو قید کرنے یا شہید کرنے کی سازشوں میں مصروف رہتے تھے، لیکن اللہ نے اپنے نور کا اتمام کیا اور سامراء (سرمن رائے) کی دھرتی پر آخر کار نورِ ازل جلوہ گر ہو گیا۔

ہوئی جس کی خودی پہلے نمودار
وہی مہدیؑ وہی آخر زمانی

(اقبال)

بعد از نزولِ امام زمان عجل اللہ فرجہ الشریف، بنوعباس مختلف طریقوں سے ان کو شہید کرنے کی بہت سی سازشیں اور ناکام کوششیں کر چکے تھے اور اب اُن کی غیبت کے بعد ان کو مسلسل تلاش کر رہے تھے تا کہ (اللہ نہ کرے) نورِ خدا کی شمع بجھائی جا سکے لیکن ذاتِ حق تعالیٰ نے اس متعلق پہلے ہی ارشاد فرما دیا تھا کہ:

يُرِيدُونَ أَن يُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَيَأْبَى اللَّهُ إِلَّا أَن يُتِمَّ نُورَهُ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ (التوبہ:32).

وہ ارادہ رکھتے ہیں کہ اللہ کے نُور کو اپنی منہ کی پھونکوں سے بجھا دیں اور اللہ انکاری ہے ماسوائے اس کے کہ اپنے نُور کا اتمام (پورا)

کرے اور چاہے کافروں کوکتنی ہی کراہت کیوں نہ ہو۔

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا:

يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ (الصف: 8).

وہ ارادہ رکھتے ہیں کہ اللہ کے نور کی شمع کو اپنے نجس منہ کی پھونکوں سے بجھا دیں اور اللہ بھی اپنے نُور کا (دنیا میں) اتمام کر کے ہی رہے گا (یعنی نازل کر کے ہی رہے گا) چاہے کافروں کو کتنی ہی کراہت کیوں نہ ہو۔

تو مولا عجل اللہ فرجہ الشریف نے بنوعباس کے فرعونوں کے شر سے صرف اپنے محبین کے تحفظ کیلئے یہ بیان دیا تھا، ورنہ ایسا دعویٰ کرنے والے کا پورا خاندان برباد ہو جاتا۔ یہ ایک حقیقت ہے اگر امامِ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف ایسا نہ فرماتے تو مولا عجل اللہ فرجہ الشریف سے رابطہ ہونے کے شک کی وجہ سے بے حساب شیعہ قتل کیے جاتے، بے حساب زندانوں میں بدترین تشدد کا نشانہ بنتے اور اس سوال پر کہ حجت ابن الحسن المہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کہاں ہیں؟ ان کے گھر نذرِ آتش کیے جاتے اور ان کی عزتوں کو پامال کیا جاتا۔

(واللہ خیر الماکرین)

ہر انسان کو چاہیے، چاہے وہ عمر کے کسی بھی حصے میں ہو کہ اپنے آپ پر نظرثانی کرے اور ہادیٔ دوراں صاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف کی معرفت حاصل کرے، ان کے حقوق ادا کرے اور اُن کی بارگاہِ اقدس سے ہدایت پانے کیلئے کوشش کرے۔

معرفتِ امام کیا ہے؟

اس مختصر سی کتاب میں تفصیلاً عرض کرنا ممکن نہیں البتہ مختصراً عرض ہے کہ معرفت کی بنیادی طور پر تین قسمیں ہیں۔

معرفتِ کلی:

معرفت کی یہ قسم اللہ، رسول اور اہلِ بیت کیلئے مخصوص ہے جیسا کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے علی علیک الصلواۃ والسلام کوئی اللہ کی معرفت نہیں رکھتا (نہیں پہچانتا) سوائے میرے اور تمھارے اور کوئی تمھاری معرفت نہیں رکھتا سوائے اللہ کے اور میرے اور کوئی میری معرفت نہیں رکھتا سوائے اللہ کے اور تمھارے۔ سو اس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے معرفتِ کلی اللہ اور اس کے مظاہرِ کلی تک ہی محدود ہے اور اس سے نہ ملائکہ آشنا ہیں اور نہ ہی انبیاء و اولیاء۔

معرفتِ خصوصی:

یہ معرفت کی وہ قسم ہے جو سلمان و ابوذر و میثم علیہم السلام وغیرہ

کے پاس تھی اس کو ہم پر واجب نہیں کیا گیا۔ یہ کتابوں سے نہیں مل سکتی، اور نہ ہی انسان اسے اپنی محنت وکوشش سے حاصل کر سکتا ہے۔ یہ مشاہداتی ہوتی ہے نہ کہ خیالی یا تصوراتی۔ انسان کو اس کے حصول پر قطعاً اختیار نہیں ہے، البتہ حجتِ زمانہ ذات علیہ الصلواۃ والسلام جسے اور جب چاہیں عطا فرما دیں یہ عطائے محض ہے۔

معرفتِ خصوصی بھی ان کا مکمل عرفانِ ذات نہیں بلکہ جزوی ہے یہی وجہ ہے کہ سرکار سلمان محمدی علیہ السلام نے مولا سے دریافت کیا کہ مولا معرفت کے کل دس درجے ہیں اور آپ نے مجھے سب سے بڑے دسویں درجے پر فائز فرمایا ہے، آپ ہی بیان فرمائیں کہ اب مجھے آپ کی کتنی معرفت ہے؟ فرمایا اے سلمان اگر تمھاری معرفت کو دگنا بھی کر دیا جائے تب بھی تمھیں ہرگز ہماری اتنی معرفت نہیں ہو سکتی جتنی ایک بکری کو اس کے مالک کی ہوتی ہے۔

ایک بکری کو اس کے مالک کی کیا معرفت ہوتی ہے؟ سوائے اس کے کہ یہ بندہ میرا مالک ہے، میرے لیے اس کا گھر پناہ گاہ ہے اور یہی مجھے رزق دیتا ہے۔

سلمان جیسا معرفتِ خصوصی کا حامل عظیم ترین صحابیٔ رسول و اہل بیت بھی اپنے وقت کی حجت مولا ابوتراب علیہ الصلواۃ والسلام کی اتنی معرفت نہیں

رکھتا تھا جتنی معرفت ایک بکری اپنے مالک کی رکھتی ہے جیسا کہ اوپر حدیث رسولِ خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم بیان کر چکا ہوں کہ علی تمھیں کوئی نہیں جانتا سوائے اللہ کے اور میرے اسی واسطے امیر المؤمنین علیہ الصلواۃ والسلام نے فرمایا کہ اگر میری سب سے چھوٹی فضیلت دنیا پر ظاہر ہو جائے تو دنیا کے آدھے سے زیادہ لوگ مر جائیں اور باقی پاگل ہو جائیں۔

ایک گروہ مولا کریم کربلا علیہ الصلواۃ والسلام کے پاس آیا اور عرض کیا کہ مولا اپنے اسرار و معارف تعلیم فرمائیں، فرمایا تم لوگ اس امر کے متحمل نہیں ہو سکتے۔ ان لوگوں نے جب اصرار کیا تو مولا کریمِ کربلا علیہ الصلواۃ والسلام نے فرمایا ہے ٹھیک تم میں سے ایک (مضبوط اعصاب کا شخص) یہاں بیٹھا رہے باقی باہر چلے جائیں ایک نوجوان بیٹھا رہا باقی باہر چلے گئے کچھ دیر بعد مولا نے ان لوگوں کو دوبارہ اپنے خیمہ اقدس میں بلایا تو انھوں نے دیکھا کہ اس نوجوان کی جگہ پر ایک ضعیف شخص بیٹھا ہوا تھا جس کے بال سفید تھے، رنگ سیاہ تھا کمر جھکی ہوئی تھی اور ذہنی توازن بالکل ختم ہو چکا تھا ان لوگوں نے دریافت کیا اے مولا علیہ الصلواۃ والسلام اسے کیا ہوا؟ فرمایا ہم نے اپنے رازوں میں سے سب سے چھوٹا راز اسے تعلیم کیا اس کی یہ حالت ہوگئی شکر کرو کہ یہ پاگل ہو گیا اور میرا راز بھول گیا ورنہ یہ مر جاتا۔

انسان اپنی اُس محدود اور کمزور سی عقل جو تغیراتِ موسم کو برداشت نہیں کر سکتی اور غذا کی تبدیلی سے بھی خراب ہو جاتی ہے، کے ذریعے اُس لافانی حقیقت کو کیسے پا سکتا ہے جو عالمین کے تمام اذہان و افہام وعقول سے ماوراء ہے؟ یہ وہ مقام ہے جہاں تک تھکے ہوئے قیاسِ بشر کا پہنچنا تو بہت دور کی بات، نور کے بس کی بھی بات نہیں ہے۔ جبرائیل نور ہے لیکن منزلِ سدرۃ المُنتہیٰ تک ہی پرواز کر سکتا ہے اور اس مقام سے ذرا سا بھی آگے بڑھے تو اس کا نُوری وجود راکھ کے ڈھیر میں تبدیل ہو جائے، یہ الگ بات ہے کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی نعلینِ اقدس اس سے آگے چلی جاتی ہے، کیونکہ ان کی کوئی چیز ان کی غیر نہیں ہے چاہے لباس ہو، نعلین ہو، سواری ہو، تلوار ہو، گھر کی کوئی کنیز ہو یا گھر کا کوئی پالتو جانور ہو۔

تراب کو ابوتراب کی معرفت کس طرح ہو سکتی ہے، حادث خاک، حقیقتِ قدیم کو کیونکر سمجھ سکتی ہے؟

حقیقتِ اَزَلی نُور ہے نہ آتش ہے
کُھلے کلیم پہ کیسے کہ روبرُو کیا ہے؟

(ثائر الحسینی)

البتہ یہ الگ حقیقت ہے کہ جب ان کے بے پایاں کرم وعطا کو جوش آتا

ہے تو وہ معرفتِ خصوصی کے حامل سلمان علیہ السلام کو "یا سلمان أنت مِنّا أهل البيت" (اے سلمان تم ہمارے اہلِ بیت میں سے ہو) یا میثم تمار علیہ السلام کو "یا میثم إزن تکون معی فی درجتی" (اے میثم اب سے تم میرے ساتھ ہو گئے ہو (مجھ میں شامل ہو گئے ہو) میرے درجے میں ہو کر) یا پھر معرفتِ حجتِ وقت سے نا آشنا کائنات کے عظیم ترین گناہگار کو مشکل ترین فیصلہ کر کے اور توبہ کر کے تکمیلِ وعدۂ یوم الست کی خاطر اپنے خیمے کی جانب قدم بڑھانے پر یہ فرما کر "یا حُر أنت أخي في الدنيا والآخرة" (اے حُر تم دنیا اور آخرت میں میرے بھائی ہو) کے اعزازات سے نواز کر اپنی حقیقت کی وہی معرفتِ کلی عطا فرما دیتے ہیں جو صرف اللہ، رسول اور اہلِ بیت کے پاس ہے بلکہ یہ جملے گواہ ہیں کہ جن کو یہ فرمائے ان کو نہ صرف اپنی حقیقت کی معرفتِ کلی عطا فرمائی بلکہ اپنی حقیقت میں ہی شامل فرما لیا یہی مقام ان خواص اور عظیم وفاداروں کیلئے مقامِ فنا فی اللہ ہے۔

اَمر ہوئے ہیں فنا فی الحسین ہونے کے بعد
بَہَتَّر (72) ایک ہوئے، ذاتِ ایزدی کی طرح

(ثائر الحسینی)

معرفتِ عمومی:

بنیادی طور پر یہ ہمارا اپنے امام کے ساتھ رویہ ہے۔

اس کو ہم پر اوجب قرار دیا گیا ہے کیونکہ اگر یہ ہوگی تب واجبات قبول ہوں گے اگر یہ معرفت حاصل نہ ہوئی تو کسی قسم کا کوئی دینی عمل قابلِ قبول نہیں ہوگا۔

واجبات کی قبولیت کا انحصار اوجب عمل پر ہے جو کہ معرفتِ امامِ زمانہ علیہ الصلوٰۃ والسّلام ہے۔

معرفت صرف نام جان لینے کا نام نہیں ہے کہ بس یہی کافی نہیں ہے کہ ہمارے امام مولا مہدی آخر الزمان ابن امام حسن العسکری عجل اللہ فرجہ الشریف ہیں اس وقت غائب ہیں جب چاہیں گے آ جائیں گے۔

بلکہ معرفت عقیدہ، ایمان اور عمل کا نام ہے جس میں اولین بات یہ ہے کہ ہماری گردن پر امامِ وقت کے حقوق کیا ہیں؟ کیا ہم ان کے حقوق ادا کر رہے ہیں اگر نہیں کر رہے تو ہم ان کے محب نہیں بلکہ غاصب ہیں اور غاصبِ حقوقِ امام پر لعنت کی گئی ہے۔ دوسری بات یہ کہ ہمارے امام ہم سے کیا چاہتے ہیں؟ غیبت میں ہمارے لئے امام کے احکامات کیا ہیں؟ امام سے رابطہ وتوسل کیسے کیا جائے؟ کیونکہ ہادی ہوتا ہی وہ ہے جو ہدایت کرے، جو ہدایت نہ کرے وہ ہادی نہیں ہوسکتا۔

یقیناً مذہبِ آلِ محمد علیہم الصَّلوٰۃ والسلام سے تعلق رکھنے والا کوئی ایک بھی ایسا شخص نہیں ہوگا جو یہ نہ کہتا ہو کہ میں اگر بدر واحد وخندق وخیبر میں ہوتا تو مولا سید الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ اللہ علیہ و آلہ و سلم کی نصرت کے لئے کفار ومشرکین ومنافقین سے جنگ کرتا۔ جو یہ نہ کہتا ہو کہ اگر میں صفین میں ہوتا تو نصرتِ امیرِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسّلام میں لعینِ شام لعنۃ اللہ علیہ کے خلاف تلوار اُٹھاتا اور نہروان میں ہوتا تو خوارج کے خلاف تلوار اُٹھاتا۔ جو یہ نہ کہتا ہو کہ اگر میں امامِ مجتبیٰ علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے ساتھ ہوتا تو ان کے دشمنوں کے خلاف ان کی نصرت کرتا۔ جو یہ نہ کہتا ہو کہ میں کریمِ کربلا علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے دور میں موجود ہوتا تو ان کی صدائے نصرت پر لبیک کہتا ہوا کربلا حاضر ہوتا اور اپنی جان اُن کی نعلین پر فدا کرتا۔ جیسا کہ یہ فقرہ ہے یا لیتنی کنت معکم فافوز فوزاً عظیما کہ اے کاش میں آپ کے ساتھ ہوتا اور فوزِ عظیم پر فائز ہوتا۔ جو یہ نہ کہتا ہو کہ اگر میں مولا سید الساجدین علیہ الصلوٰۃ والسّلام یا باقی آئمہ اطہار علیہم الصَّلوٰۃ والسلام میں سے کسی امام پاک کے زمانے میں ہوتا تو ساری زندگی ان کی نوکری کرتا اور اپنی جان و مال وعزت و ناموس کو ان کی پاک نعلین پر فدا کرتا۔۔۔

آج کسی شخص نے یہ دیکھنا ہو کہ اگر میں بدر و احد میں ہوتا تو کہاں ہوتا؟ شہنشاہِ انبیاء صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے لشکر میں یا لشکرِ اعداء میں؟ اگر یہ دیکھنا ہو کہ میں جمل و صفین و نہروان میں ہوتا تو کہاں ہوتا؟ لشکرِ مالکِ کائنات علیہ الصلواۃ والسّلام میں یا باغی منافقین کے ٹولے میں؟ اگر کربلا میں ہوتا تو کہاں ہوتا مولا حسین علیہ الصلواۃ والسّلام کے ناصرین (بہتّر شیروں) میں ہوتا، یا قاتلین (نو لاکھ یزیدی گیدڑوں) میں ہوتا یا پھر خاذلین (کوفہ کے ایک لاکھ غیر جانبدار چوہوں) میں ہوتا، جو نصرتِ امام کے وقت گھروں میں دبک گئے جبکہ ظاہراً خود کو شیعہ کہلواتے تھے۔

تو وہ یہ دیکھے کہ آج کہاں کھڑا ہے؟ اگر آج مولا کے ناصرین میں کھڑا ہے یا ان میں شامل ہونے کیلئے کوشاں ہے، اسے غیبتِ امام کا واقعی درد ہے، ان کے ظہور کا منتظر ہے، اور اپنی کردار سازی کر کے مولا کے ظہور کیلئے دعا کرتا ہے، مولا کے قرار دیے ہوئے حلال و حرام کی تمیز رکھتا ہے، عزادارِ حسین علیہ الصلواۃ والسّلام ہے اور انتقامِ مظلومین اس کی زندگی کا مقصد ہے تو کل اگر بدر و احد میں ہوتا تو شہنشاہِ انبیأ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے لشکر میں ہوتا، صفین میں ہوتا تو امیرِ کائنات علیہ الصلواۃ والسّلام کے لشکر میں ہوتا، مولا حسن مجتبیٰ علیہ الصلواۃ

والسلام کے دور میں ہوتا تو ان کے انصار میں ہوتا، کربلا میں ہوتا تو بہتّر شہداء میں ہوتا غرضیکہ جس امام کے دور میں ہوتا، ان کا جاںثار غلام ہوتا۔

اگر وہ آج مولا کے دشمنوں میں ہے، جیسا کہ لشکرِ عثمان ابن عتبہ/عنبسہ سفیانی (داعش، الشباب، سپاہِ صحابہ، طالبان، النصرہ فرنٹ اور بوکو حرام وغیرہم) میں ہے یا لشکرِ دجال (Zionists , satanists , freemason, Illuminati) میں ہے۔

تو کل اگر صفین یا کربلا میں ہوتا تو یقیناً لشکرِ اعداء میں ہوتا۔

اگر آج خاذل ہے، غیر جانبدار ہے، خاموش تماشائی ہے، اپنی دنیا میں خوش ہے، اسے کوئی پرواہ نہیں ہے کہ امام پردۂ غیبت میں اپنے اجدادِ طاہرین پر ہونے والے مظالم پر خون کے آنسو رو رہے ہیں اور ہر لمحہ ھل من ناصرٍ ینصرنا کی صدا دے رہے ہیں، استغاثۂ نصرت بلند فرما رہے ہیں، تو وہ جس امام معصوم کے دور میں بھی ہوتا خاذلین (غیر جانبدار) لوگوں میں ہی ہوتا۔

یاد رکھیں کہ کوفہ کے ایک لاکھ شیعوں کو اور مدینہ، بصرہ، مدائن اور موصل وغیرہ کے لاکھوں شیعوں کو اس لئے خاذلین قرار دیا گیا تھا کیونکہ ان لوگوں نے مولا امام حسین علیہ الصلواۃ والسلام کی نصرت سے کنارہ کشی اختیار کی تھی اور

حدیث ہے "الخاذل اخی القاتل" یعنی خاذل قاتل کا بھائی ہے۔

یاد رکھیئے فوزِ عظیم کا دروازہ اس زمانے میں بھی ہم پر بند نہیں ہے۔ اگر ہم گیارہ آئمہ کے دور میں ہوتے تو فوزِ عظیم حاصل کرتے تو یہ کیسے ممکن ہے کہ ہم آخری امام جو کہ ہمارے زمانے کے امام ہیں، ان کے زمانے میں ہوں اور فوزِ عظیم سے محروم رہ جائیں؟ ایسا ہرگز ممکن نہیں بلکہ ہم بھی فوزِ عظیم کو پا سکتے ہیں ہم بھی انصارِ مہدیؑ برحق عجل اللہ فرجہ الشریف میں شامل ہو سکتے ہیں بلکہ امام تو ہمارا انتظار کر رہے ہیں، ہمیں موقع دے رہیں کہ ہم توبہ کریں ان کے در پر آئیں کیونکہ ان کے ظہور کے بعد کسی کی توبہ قبول نہیں ہونی۔ امامِ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کا نام مُنتظَر (جس کا انتظار کیا جائے) بھی ہے اور منتظِر (انتظار کرنے والا) بھی ہے دراصل جتنا انتظار وہ کر رہے ہیں اتنا ان کا انتظار نہیں کیا جا رہا اس کیلئے ہمیں سب سے پہلے ان کی معرفت حاصل کرنے کی ضرورت ہے، ان سے رابطہ کرنے کی ضرورت ہے اور ان کے حقوق ادا کرنے کی ضرورت ہے پھر جب ہم ان کے ظہور کی دعا کریں گے تو وہ ضرور مستجاب فرمائیں گے۔

اپنے امام کے بنیادی حقوق میں سب سے پہلا اور بڑا حق تو یہ ہے کہ وہ ہمارے جان، مال، عزت و ناموس اور مرضیوں کے بھی

مالک ہیں (مولا کا مطلب بھی یہی ہے)۔

ہم ان کے علاوہ ان کے کسی بھی غیر کی اطاعت کا پٹہ اپنے گلے میں نہ ڈالیں اور فقط انہی کو رہبر و مالک و مولا تسلیم کریں اور ان کی نصرت کیلئے آمادہ و تیار رہیں۔ اپنا کردار اس قسم کا بنائیں کہ وہ ہمیں اپنے لشکر میں شامل فرمالیں اور ہم حقِ نصرت و مودت اسی طرح ادا کرسکیں جس طرح ہر دور کے امام کے خواص کرتے رہے ہیں۔ ان کے ظہور کے مسلسل منتظر رہیں، جب ان کے ظہور کا اعلان ہوتو ہم لبیک کہنے کا شرف حاصل کرسکیں اور اس قدر خود کو تیار کرلیں کہ امامِ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف ہمیں کسی بھی قسم کا حکم فرمائیں تو ہم اسے بجا لینے میں ایک لمحے کے لاکھویں حصے کیلئے بھی ہچکچاہٹ کا مظاہرہ نہ کریں۔

دورِ غیبت میں ہمارے امام کے ہم پر یہ حقوق ہیں کہ ہم ان کے جملہ اجدادِ طاہرین کا پرسہ ان کی ذات کو دیں اور ان کے مقدس اجداد کے خون کے جلد انتقام کی دعا کریں۔ وہ وارثِ آل محمد علیہ الصلواۃ والسّلام ہیں اور وہی جملہ مظالم کا انتقام لینے والے ہیں اور پرسہ لینے کیلئے ہر صفِ عزا میں آتے ہیں مگر بہت کم ایسے لوگ ہوتے ہیں جو ان کو پرسہ دینے کیلئے آتے ہیں۔

امامِ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کا ہم پر یہ حق ہے کہ ہم اپنے عقائد دین ان سے رابطہ کر کے حاصل کریں، ان کے فرامین اور ان کے متعلق فرامینِ آئمہِ طاہرین علیہ الصلواۃ والسّلام کے آگے بصد دل و جان سر تسلیمِ خم کریں ،ان سے رابطہ وتوسل کے جتنے طریقے ہمیں پاک ذوات علیھم الصَّلواۃ والسّلام نے تعلیم فرمائے ہیں ان کو نہ صرف تسلیم کریں بلکہ ان پر عمل کریں۔ خصوصی طور پر ان کے جلد ظہور ہونے کی دعا کریں۔ امامِ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کا اپنا فرمان ہے کہ میں دشمن رکھتا ہوں ایسے شخص کو جو میرے بابا حسین کا عزادار ہے لیکن میرے ظہور کی دعا نہیں کرتا۔ ایک اور جگہ فرماتے ہیں کہ میرے ظہور کی دعا کرو کہ میں اسی طرح صبر کر رہا ہوں جیسے بنتِ رسولِ خدا صلواۃاللہ علیہا نے صبر فرمایا تھا۔

دورِ غیبت میں ہم پر واجب ہے کہ ولایتِ علیؑ و معصومینؑ پر ایمان لائیں اور جملہ عبادات میں اقرار کریں کیونکہ فرمایا گیا ہے کہ ہماری ولایت کا منکر خنزیر سے بھی زیادہ نجس ہے۔

ہم پر واجب ہے کہ عزاداریٔ سید الشہداء علیہ الصلواۃ والسّلام کا تحفظ کریں ،جس کی بنیاد امام سید الساجدین علیہ الصلواۃ والسّلام نے صرف اس لئے رکھی تھی کہ جب منتقمِ خونِ حسین امامِ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف

ظہور فرمائیں اور یا لثارات الحسین علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی صدا بلند فرمائیں تو مولا کے خون کا انتقام لینے کیلئے عزادارانِ حسین علیہ الصلوٰۃ والسّلام لبیک کریں۔ عزاداری کا بنیادی مقصد انصار سازی تھا اور ہے۔ عزاداری کے دشمن کو واجب القتل فرمایا گیا ہے۔

ہم پر واجب ہے کہ ہم حرمتِ سادات کا تحفظ کریں آج ہر ضعیف الشجرہ، بدنسب اور نا تحقیق انسان اس مقدس خاندان کی حرمت کے خلاف زبان درازی کررہا ہے، یہ ذہن میں رکھا جائے کہ جو زبان بھی اس معاملے میں اولادِ ابنِ زیاد کا ساتھ دے گی کل ظہورِ حیدرِ دوراں عجل اللہ فرجہ الشریف کے بعد ذوالفقار سے کاٹی جائے گی۔

ہم پر واجب ہے کہ ہم ہر عزاداری میں اور اپنی ہر عبادت میں اپنے ولی العصر علیہ الصلوٰۃ والسّلام کو یاد رکھیں اور ان کے جلد ظہور و خروج کی دعا کریں۔

ہم پر واجب ہے کہ ہم اپنے ہر نیک کام کا آغاز اپنے مولا صاحب العصر والزمان عجل اللہ فرجہ الشریف کے نام سے اور ان کے نام پر کریں۔

خصوصاً ہم پر واجب ہے کہ ہم بنی اسرائیل کی طرح اپنی مرضی کا غیر معصوم بچھڑا خلق کر کے اُسے پوجنے کے بجائے صرف امامِ

زمانہ عجل اللہ فرجہ، الشریف کو دل وجان سے اپنا مالک ومولا تسلیم کریں اور ان سے رابطہ کرنے کی کوشش کریں، ہدایت طلب کریں اور اپنے عقائد ونظریات کی تصدیق وتوثیق اُنؑ سے کروائیں۔

یاد رکھیں امامِ زمانہ عجل اللہ فرجہ، الشریف کی معرفت زبانی کلامی دعوے کرنے یا بڑی بڑی باتیں کرنے کا نام نہیں بلکہ ہمارا امامِ زمانہ عجل اللہ فرجہ، الشریف کے ساتھ رویہ، ان کی اطاعت اور ہمارے عمل کا نام ہے۔

عمل سے زندگی بنتی ہے جنّت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے

(اقبال)

اس کتاب میں ناچیز نے امام زمانہ عجل اللہ فرجہ، الشریف سے رابطہ وتوسل کیلئے معصومین علیہ الصلواۃ والسّلام کے تعلیم کردہ انتہائی ناگزیر، خصوصی اور مشہور ومعروف اعمال کو عربی کتابوں سے مکمل حوالہ جات کے ساتھ نقل کیا ہے۔

جن کو صحیح نیت کے ساتھ اور درست طریقے سے بجا لانے پر امامِ زمانہ عجل اللہ فرجہ، الشریف کے لشکر میں شامل ہونے اور قبل از ظہور بھی امام کی زیارت نصیب ہونے کا وعدہ فرمایا گیا ہے۔

یاد رہے کہ فرمایا گیا ہے ’’ انما الأعمال بالنیات ‘‘ یعنی،

’’بیشک نہیں ہے اس کے سوا کہ اعمال نیتوں سے ہیں‘‘ سوجس کی جیسی نیت ہوتی ہے ویسی ہی اسے مراد ملتی ہے۔ جس کے دل میں مالکِ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی جس قدر شدید تڑپ ہوگی ویسے اس پر اُن کا کرم ہوگا۔

امامِ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف فرماتے ہیں کہ ہم سے ملاقات کیلئے صرف اعمال کافی نہیں ہیں بلکہ اپنا کردار ایسا بناؤ کہ ہم تم سے خود ملاقات کریں۔

آخر میں بارگاہِ صاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف میں بصد عجز و نیاز سجدۂ شکر ہے کہ ناچیز کو اتنی توفیق عطا فرمائی کہ ان کی نصرت پر قلم اُٹھائے۔ دعا ہے کہ تمام خاندانِ توحید و رسالت و امامت کے وارث امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف ظہور فرمائیں اور مسندِ عدلِ الٰہیہ پر جلوہ افروز ہو کر اپنے اجدادِ طاہرین علیہم الصّلواۃ والسلام پر ہونے والے ایک ایک ظلم کا انتقام لیں اور روئے زمین پر قیامِ حق فرما کر باطل کو ہمیشہ کے لئے نیست و نابود فرما دیں۔

کفش بوسِ منتظرین
ثائرالحسینی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَقُلِ اعۡمَلُوا فَسَيَرَى اللَّهُ عَمَلَكُمۡ وَرَسُولُهُ وَالۡمُؤۡمِنُونَ ۖ وَسَتُرَدُّونَ إِلَىٰ عَالِمِ الۡغَيۡبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمۡ تَعۡمَلُونَ

(التوبہ: 105)

اور فرما دیجئے کہ اللہ اور رسول اور صاحبانِ ایمان تمہارے اعمال کو دیکھ لیں گے اور جلد ہی تم غیب اور ظاہر کے علم رکھنے والے کی طرف لوٹا دیے جاؤ گے اور پھر وہ تمہیں متنبہ کرے گا جو اعمال تم کرتے رہے ہو۔

بیعتِ امام

ہر شیعہ کیلئے کم از کم ایک دفعہ امامِ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی بیعت کرنا واجب ہے۔

گزشتہ آئمہِ طاہرین کے دور میں شیعانِ علی علیہ الصّلوٰۃ والسلام اُنھیں سمجھا جاتا تھا جنھوں نے اپنے امام کی بیعت کی ہوئی تھی اور جو دشمنوں کی بیعت میں ہوتے تھے انھیں دشمنوں کا شیعہ کہا جاتا تھا کیونکہ شیعہ کا بنیادی مطلب ہے حلیف ہونا، پیروکار ہونا یا گروہ میں سے ہونا۔

جیسا کہ قرآن میں سورۃ الصافات آیت 83 میں جنابِ ابراہیم علیہ السلام کے متعلق ارشادِ حضرتِ حق تعالیٰ ہے:

وَإِنَّ من شيعته لإِبراهيم

اور بیشک ابراہیم علیہ السلام بھی اُن کے شیعوں میں سے تھے۔

جو جس کا پیروکار ہوتا ہے اور جس کی بیعت میں ہوتا ہے اس کا شیعہ کہلاتا ہے۔ کسی کو اپنی جان و مال وعزت وآبرو اور بالخصوص اپنی مرضیوں کا بلاشرکتِ غیرے مالکِ کُلّی تسلیم کرنے کے زبانی اور قلبی اقرار کے عملی اظہار کا نام بیعت ہے۔

غیر معصوم اور غیر امام کی بیعت کرنے سے سختی سے منع فرمایا گیا اور اس متعلق مولا امام جعفر الصادق علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی ایک حدیث الغیبہ، شیخ نعمانی کے حوالے سے صاحبِ بحار الأنوار مُلا باقر مجلسی نقل کرتے ہیں کہ مولا امام جعفر صادق علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے فرمایا کہ ظہورِ مولا قائمِ آلِ محمد عجل اللہ فرجہ الشریف سے پہلے کی جانے والی ہر بیعت کفر وشرک ونفاق ہے۔

اس سے ثابت ہوا کہ امامِ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور سے پہلے امامِ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے علاوہ جس جس غیر معصوم کی بیعت کی جارہی ہے وہ بیعت کفر وشرک ونفاق ہے اور باطل ہے کیونکہ حقیقی بیعت فقط ہر دور کے امام کا

ہی حق ہے۔

مولا قائمِ آلِ محمد عجل اللہ فرجہ الشریف کی بیعت کرنے کا طریقہ کار یہ ہے۔

قرآن پاک یا علم پاک کو امامِ وقت کا دستِ مبارک تصور کر کے اور اس پر دایاں ہاتھ رکھ کر یا پھر اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھ کر یہ صیغہء بیعت پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ ھٰذِہٖ بَیْعَۃٌ لَہٗ فِیْ عُنُقِیْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ

یَا رَبَّ مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّد ،صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّد، وَ عَجِّلْ فَرَجَ آلِ مُحَمَّد

مصباح الزائر، (عربي) صفحه 234

بحار الأنوار، (عربي) جلد 99، صفحه 111

ترجمہ: اے اللہ یہ میری اُن (امام قائم آلِ مُحَمَّد عجل اللہ فرجہ الشریف) کیلئے بیعت ہے جس پر میں (قائم اور باقی) رہوں گا قیامت تک کیلئے۔ اے محمدؐ و آلِ محمدؐ کے رب، محمدؐ و آلِ محمدؐ پر صلواۃ بھیج، اور محمدؐ و آلِ محمدؐ کی آبادی میں جلدی فرما۔

(نوٹ: معاہدہِ نصرت اور دعائے عہد میں بھی صیغہء بیعت موجود ہے۔)

معاہدہ نصرت

امامِ زمانہ عجل اللہ فرجہ' الشریف

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اُجَدِّدُ لَہٗ فِیۡ ھٰذَا الۡیَوۡمِ وَ فِیۡ کُلِّ یَوۡمٍ عَھۡدًا وَ عَقۡدًا وَ بَیۡعَۃً فِیۡ رَقَبَتِیۡ، اَللّٰھُمَّ کَمَا شَرَّفۡتَنِیۡ بِھٰذَا التَّشۡرِیۡفِ وَ فَضَّلۡتَنِیۡ بِھٰذِہِ الۡفَضِیۡلَۃِ وَ خَصَصۡتَنِیۡ بِھٰذِہِ النِّعۡمَۃِ، فَصَلِّ عَلٰی مَوۡلَایَ وَ سَیِّدِیۡ وَ صَاحِبِ الزَّمَانِ وَاجۡعَلۡنِیۡ مِنَ الۡمُسۡتَشۡھِدِیۡنَ بَیۡنَ یَدَیۡہِ طَائِعًا غَیۡرَ مُکۡرَہٍ فِیۡ الصَّفِّ الَّذِیۡ نَعَتَّ فِیۡ کِتَابِکَ فَقُلۡتَ صَفًّا کَاَنَّھُمۡ بُنۡیَانٌ مَرۡصُوۡصٍ عَلٰی طَاعَتِکَ وَطَاعَۃِ رَسُوۡلِکَ وَ اٰلِہٖ عَلَیۡھِمُ الصَّلٰوۃِ وَالسَّلَامِ، اَللّٰھُمَّ ھٰذِہٖ بَیۡعَۃٌ لَہٗ فِیۡ عُنُقِیۡ اِلٰی یَوۡمِ الۡقِیَامَۃِ، اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اُجَدِّدُ لَہٗ فِیۡ صَبِیۡحَۃِ یَوۡمِیۡ ھٰذَا وَمَا عِشۡتُ مِنۡ اَیَّامِیۡ عَھۡدًا وَ عَقۡدًا وَ بَیۡعَۃً لَہٗ فِیۡ عُنُقِیۡ لَا اَحُوۡلُ عَنۡھَا وَلَا اَزُوۡلُ اَبَدًا، اَللّٰھُمَّ اجۡعَلۡنِیۡ مِنۡ اَشۡیَاعِہٖ وَاَنۡصَارِہٖ وَاَعۡوَانِہٖ وَالذَّابِیۡنَ عَنۡہُ وَالۡمُسَارِعِیۡنَ اِلَیۡہِ فِیۡ قَضَآءِ حَوَائِجِہٖ وَالۡمُمۡتَثِلِیۡنَ لِاَوَامِرِہٖ وَالۡمُحَامِیۡنَ عَنۡہُ وَالسَّابِقِیۡنَ اِلٰی

اِرَادَتِهِ. اَللّٰهُمَّ اِن حَالَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ الْمَوتُ الَّذِي جَعَلتَهُ عَلٰى عِبَادِكَ حَتْمًا مُقْتَضِيّاً فَاَخْرِجْنِي مِنْ قَبْرِي مُؤتَزِرًا كَفَنِي شَاهِرًا سَيْفِي مُجَرِّدًا قَنَاتِي مُلَبِّياً دَعْوَةَ الدَّاعِي فِي الْحَاضِرِ وَالْبَادِي. اَللّٰهُمَّ اَرِنِي الطَّلْعَةَ الرَّشِيْدَةَ وَالغُرَّةَ الْحَمِيْدَةَ وَاكْحُلْ نَاظِرِي بِنَظْرَةٍ مِنِّي اِلَيهِ وَعَجِّلْ فَرَجَهُ وَسَهِّلْ مَخْرَجَهُ وَاَوْسِعْ مِنْهَجَهُ وَاَسْئَلُكَ بِي مُحَجَّتَهُ وَاَنْفِذْ اَمْرَهُ وَاَشْدُدْ اَزْرَهُ وَاعْمُرْ بِهِ بِلَادِكَ وَ اَحْيِ بِهِ عِبَادِكَ ۔ آمِيْن بِحَقِّ الْمَعْصُومِيْنَ عَلَيهِمُ الصَّلَوَاةِ وَالسَّلَامِ

يَا رَبَّ مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّد، صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّد، وَ عَجِّلْ فَرَجَ آلِ مُحَمَّد

مفاتیح الجنان صفحہ 1040

نماز کے احکام السید محمد احسن زیدی صفحہ 52

ترجمہ:

اے اللہ بیشک میں آج کے دن اور ہر دن میں اُن (مولا قائم آلِ محمّد عجل اللہ فرجہ الشریف) کیلئے اپنے عہد اور عقد کی تجدید کرتا ہوں جو میری گردن پر ہے۔ اے اللہ جیسا کہ تو نے مجھے اس شرف سے مشرف فرمایا ہے، اس فضیلت سے مجھ پر فضل فرمایا ہے اور مخصوص فرمایا ہے مجھے اس نعمت کیلئے پس صلوٰۃ بھیج میرے مولا

اور سردار صاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف پر اور مجھے ان کے انصار، ان (کے مقصد پاک) کی اشاعت کرنے والے شیعوں میں اور اُن کے محافظوں میں شامل فرما اور میری پوری رضامندی کے ساتھ، بغیر میری کسی بے دلی کے ان کے روبرو شہید ہونے والوں میں سے قرار دے، جن کی تو نے اپنی کتاب میں نعت بیان فرمائی ہے کہ اُن لوگوں کی صف تو گویا ایسی ہے جیسے سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہو، تیری اطاعت پر، تیرے رسول اور آلِ رسول صلواۃ اللہ علیہم أجمعین کی اطاعت پر۔

اے اللہ، یہ میری بیعت ہے اُن عجل اللہ فرجہ الشریف کیلئے، جس میں میں قیامت تک بندھا ہوا ہوں۔

اے اللہ میں آج کے دن کی صبح شہنشاہ امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی بیعت کی تجدید کرتا ہوں اور جتنے دن میں نے زندہ رہنا ہے اس عہد، عقد اور بیعت کو قائم کرتا ہوں اور میں اس سے نہ پھروں گا نہ ہی اسے ابد تک توڑوں گا۔

اے اللہ مجھے مولا قائمِ آلِ محمد عجل اللہ فرجہ الشریف کے مقصد پاک کی اشاعت کرنے والے شیعوں میں سے قرار دے، اور ان کی نصرت کرنے والوں میں سے قرار دے، اور ان کی اعانت و معاونت کرنے والوں میں سے قرار دے اور ان کی محافظت کرنے والوں میں سے قرار دے اور ان کی ضروریات کی فراہمی میں

جلدی کرنے والوں میں سے قرار دے، اوران کے احکامات کی تعمیل کرنے والوں میں سے قرار دے اوران کی حمایت کرنے والوں میں سے قرار دے اوران کے ارادوں میں سبقت کرنے والوں میں سے قرار دے اوران کے روبروشہید ہونے والوں میں سے قرار دے۔

اے اللہ اگر شہنشاہِ زمانہ عجل اللہ فرجہ، الشریف اور میرے زمانے میں تمہاری مقرر کردہ میری موت حائل ہوجائے جسے تُونے سب کیلئے یقینی قرار دیا ہے، میں ان کے ظہور وخروج سے پہلے مرجاؤں تو پھر جب ان کا ظہور ہوتو مجھے قبر سے اس طرح نکالنا کہ میں اپنا کفن جھاڑتا ہوا نکلوں اور اپنی تلوارِ آبدار کو سونتے ہوئے اور اپنے جگر شگاف نیزے کو تانے ہوئے، آبادیوں اور صحراؤں میں دوڑتے ہوئے اپنے شہنشاہِ زمانہ عجل اللہ فرجہ، الشریف کی بارگاہ میں لبیک لبیک کہتا ہوا حاضر ہوجاؤں۔

اے اللہ ہمیں شہنشاہِ زمانہ عجل اللہ فرجہ، الشریف کے رُخِ انور کا ہدایت پرورجلوہ دکھا اوران کی لائقِ حمد طُورمزاج تجلّی سے ہماری نگاہوں کوفیض یاب فرما اوران کے رخِ انور پرنگاہ کرنے سے آنکھوں کو جو سرور ملتا ہے اُسے میری آنکھوں کا کاجل بنادے اور ہمارے شہنشاہِ معظم عجل اللہ فرجہ، الشریف کی کشائش وظہور میں جلدی فرما اوران کے خروج

کو آسان فرما اور ان کی حکومت کے قیام کو وسعت عطا فرما۔

اے اللہ میں تجھ سے اپنے مظلومِ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی مصائب کی رات کے خاتمے کا سوال کرتا ہوں اور عرض کرتا ہوں کہ تو ان کے حکم وفرمانِ حکومت کو پوری دنیا پر نافذ فرما اور تُو ہمارے شہنشاہِ معظم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پشت کو مضبوط بنا۔

اے ربِّ جلیل تو اپنے شہروں کو شہنشاہِ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ذریعے آباد فرما اور اپنے بندوں کو حیاتِ تازہ عطا فرما۔

آمین بصدقہِ معصومین صلواۃ اللہ علیہم أجمعین۔

اے محمدؐ وآلِ محمدؐ کے رب، محمدؐ وآلِ محمدؐ پر صلواۃ بھیج، اور محمدؐ وآلِ محمدؐ کی آبادی میں جلدی فرما۔

(نوٹ: یہ معاہدۂ نصرت دعائے عہد کے اندر بھی موجود ہے۔)

دعائے ظہورِ امامِ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف

آئمہ معصومین کی تعلیم کردہ مشہور و معروف دعا، جسے دعائے تعجیل فَرَج بھی کہا جاتا ہے۔ خصوصی تفضّل کیلئے ایک نشست میں 92 دفعہ پڑھنا بڑا اہم ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

أَللّٰهُمَّ كُن لِوَلِيِّكَ الْحُجَّةِ ابْنِ الْحَسَنِ الْمَهْدِيْ عَلَيْهِ الصَّلَوَاةُ وَالسَّلَامِ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَ عَلٰى آبَائِهِ الطَّاهِرِينَ وَ أَوْلَادِهِ الْمَعْصُومِيْنَ وَ أُمَّهَاتِهِ الطَّيِّبَاتِ فِيْ هٰذِهِ السَّاعَةِ وَ فِيْ كُلِّ سَاعَةٍ مِن سَاعَاتِ الَّيْلِ وَ النَّهَارِ وَلِيّاً وَّ حَافِظاً وَّ قَائِداً وَّ نَاصِراً وَّ دلِيْلاً وَّ عَيْناً حَتّٰى تُسْكِنَهُ أَرْضَكَ طَوْعاً وَّ تُمَتِّعَهُ فِيْهَا طَوِيْلاً

يَا رَبَّ مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّد، صَلّ علٰى مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّد، وَ عَجِّل فَرَجَ آلِ مُحَمَّد

الكافی، (عربي) جلد 4، صفحه 162

بحار الأنوار، (عربي) جلد 94، صفحه 349

تهذيب الاحكام، (عربي) جلد 3، صفحه 103

مكيال المكارم، (عربي) جلد 2، صفحه 38

مختصر بصائر الدرجات (عربي) صفحه 193

عصرِ ظهور (فارسى)، صفحه 363

منازل الاخرة والمطالب الفاخرة، (عربي)، صفحه 287

مجموعة الرسائل (عربي)، جلد 2، صفحه 451

اقبال الأعمال، (عربي)، جلد 1، صفحه 191

سماء المقال في علم الرجال، (عربي)، جلد 2، صفحه 4

الحق المبين في معرفة المعصومين، (عربي)، صفحه 390

ترجمہ:

اے اللہ اپنے ولی حجت ابن الحسن المہدی علیہ الصلوٰۃ والسّلام پر اور ان کے اجداد طاہرین، اولادِ معصومین اور امہاتِ طیبات پر اپنی صلوٰۃ قرار دے ، اس ساعت میں اور شب و روز کی تمام ساعات میں سے ہر ساعت میں۔ ان کا ولی، حافظ، قائد، ناصر، دلیل اور عین ہو جا یہاں تک کہ ان کو تمہاری زمین میں خوشیوں بھری سکونت اور طویل ہمیشہ کی حکومت حاصل ہو۔

اے محمدؐ و آل محمدؐ کے رب، محمدؐ و آل محمدؐ پر صلواۃ بھیج اور محمدؐ و آلِ محمدؐ کی آبادی میں جلدی فرما۔

دعائے ظہور و حفاظتِ غیبت

امامِ زمانہ عجل اللہ فرجہ' الشریف

روی فی کتاب جمال الصالحین عن مولانا الصادق علیه الصلواة والسلام أنه قال: إن من حقوقنا علی شیعتنا أن یضعوا بعد کل فریضة أیدیهم علی أذقانهم ویقولوا ثلاث مرات:

کتاب جمال الصّالحین میں ہمارے مولا جعفر صادق علیہ الصلواۃ والسلام سے روایت کی گئی ہے کہ آپ نے فرمایا: بیشک ہمارے شیعوں پر یہ ہمارے حقوق میں سے ہے کہ ہر فریضہ (صلاۃ) کے بعد اپنے ہاتھوں سے اپنی ٹھوڑی کو پکڑ کر تین مرتبہ یہ کہیں

يَا رَبَّ مُحَمَّدٍ عَجِّل فَرَجَ آلِ مُحَمَّدٍ

يَا رَبَّ مُحَمَّدٍ إحفَظ غَيبَةَ قَائِمِ آلِ مُحَمَّد

يَا ربَّ إنتَقِم لِإبنَةِ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے رب، آلِ محمّد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آبادی میں جلدی فرما۔

اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے رب، غیبتِ قائم آل محمد عجل اللہ فرجہ الشریف کی حفاظت فرما۔

اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے رب، بنتِ محمد صلواۃ اللہ علیہا کا انتقام لے۔

مکیال المکارم (میرزا محمد تقي الأصفهاني)، جلد 2، صفحہ 6

دعائے معرفت

امامِ زمانہ عجل اللہ فرجہ' الشریف

زمانۂ غیبتِ کبریٰ میں امامِ زمانہ عجل اللہ فرجہ، الشریف کی معرفت کیلئے دعائے معرفت پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

أَللّٰھمَّ عرِّفْنِی نَفْسَكَ، فَإِنَّكَ إِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِی نَفْسَكَ لَمْ أَعْرِفْ رَسُولَكَ، أَللّٰھمَّ عَرِّفْنِی رَسُولَكَ فَإِنَّكَ إِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِی رَسُولَكَ لَمْ أَعْرِفْ حُجَّتَكَ، أَللّٰھمَّ عَرِّفْنِی حُجَّتَكَ فَإِنَّكَ إِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِی حُجَّتَكَ ضَلَلْتُ عَنْ دِینِی۔

یَا رَبَّ مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّد، صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّد، وَ عَجِّلْ فَرَجَ آلِ مُحَمَّد

كمال الدين، شيخ صدوق (عربي) صفحه:342

ترجمہ:

اے اللہ مجھے اپنے نفس کی معرفت عطا فرما اگر تُو نے مجھے اپنے نفس کی معرفت عطا نہ فرمائی تو میں تمہارے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی معرفت نہ پا سکوں گا۔ اے اللہ مجھے اپنے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی معرفت عطا فرما اگر تُو

نے مجھے اپنے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی معرفت عطا نہ فرمائی تو میں تمہاری حجت ذات امامِ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی معرفت نہ پا سکوں گا۔ اے اللہ مجھے اپنی حجت عجل اللہ فرجہ الشریف کی معرفت عطا فرما اگر تُو نے مجھے اپنی حجت کی معرفت عطا نہ فرمائی تو میں اپنے دین سے گمراہ ہو جاؤں گا۔

اے محمدؐ و آلِ محمدؐ کے رب، محمدؐ و آلِ محمدؐ پر صلواۃ بھیج، اور محمدؐ و آلِ محمدؐ کی آبادی میں جلدی فرما۔

دعائے برائے زیارتِ مولا صاحب الزمان

عجل اللہ فرجہ الشریف

امامِ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے رابطے کیلئے یہ انتہائی مجرب اور آزمودہ دعا ہے، جسے رات کو سونے سے پہلے تلاوت کرنے کا حکم ہے، اگر اول و آخر ایک ایک تسبیح محمد و آل محمد علیہ الصلوٰۃ والسّلام پر صلوات پڑھ لی جائے تو اس کی افادیت بڑھ جاتی ہے، اس دعا کے بارے میں ہے کہ اس دعا کو پڑھنے والا اپنے ہادیٔ دوراں عجل اللہ فرجہ الشریف کی زیارت سے محروم نہیں رہ سکتا۔

بِسۡمِ اللهِ الۡعَلِيِّ الۡعَظِيۡمِ

اَللّٰهُمَّ أَنۡتَ الۡحَيُّ الَّذِی لَا يُوصَفُ وَالۡإِيمَانُ يُعۡرَفُ مِنۡهُ، مِنۡكَ بَدَتِ الۡاَشۡيَاءُ وَإِلَيۡكَ تَعُودُ فَمَا أَقۡبَلَ مِنۡهَا كُنۡتَ مَلۡجَأَهُ وَمَنۡجَاهُ وَمَا أَدۡبَرَ مِنۡهَا لَمۡ يَكُنۡ لَّهُ مَلۡجَأً وَّ لَا مَنۡجاً مِّنۡكَ إِلاَّ إِلَيۡكَ فَأَسۡئَلُكَ بِلَا إِلَهَ إِلاَّ أَنۡتَ وَاَسۡئَلُكَ بِبِسۡمِ اللهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيمِ وَ بِحَقِّ حَبِيبِكَ مُحَمَّدٍ سَيِّدِ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَ بِحَقِّ عَلِيٍّ

خَيْرِ الْوَصِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَبِحَقِّ سَيِّدَةِ النِّسَاءِ الْعَالَمِينَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهَا وَبِحَقِّ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا الصَّلَوٰةُ وَالسَّلَامُ الَّذِينَ جَعَلْتَهُمَا سَيِّدَيْ شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَ أَهْلِ بَيْتِهِ وَ أَنْ تُرِيَنِّي مَوْلَايَ وَ سَيِّدِي وَ إِمَامِ زَمَانِيْ حُجَّةِ ابْنِ الْحَسَنِ الْمَهْدِي عَجَّلَ اللهُ فَرَجَهُ الشَّرِيْفَ فِيْ مَنَامِي

أَلْعَجَلْ أَلْعَجَلْ أَلسَّاعَةَ أَلسَّاعَة بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

يَا رَبَّ مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّد صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّد وَ عَجِّلْ فَرَجَ آلِ مُحَمَّد

فلاح السائل: السيد علی ابن طاووس (عربی): 286

راجع الجنة الواقية الكفعمي، (عربی)، ص 49-48

النجم الثاقب في أحوال الإمام الحجّة الغائب: حسين الطبرسي النوري (عربی)، جلد 2، صفحه 557

بحار الأنوار: باقر مجلسي، (عربی) ج 84- صفحه 177

طريق المنتظرين: السيد جعفر الزمان نقوی، (اردو) صفحه 272

ترجمہ:

اے اللہ، تُو وہ زندہ ہے جس کی توصیف بیان نہیں ہوسکتی اور جس

سے ایمان کی معرفت ہوئی ہے، تجھ سے اشیاء کا آغاز ہوا ہے اور تیری طرف ہی ان کی واپسی ہے۔

پس جو تیری طرف آیا، تو اس کیلئے تُو پناہ ونجات ہے اور جو تجھ سے روگرداں ہوا اس کیلئے تجھ سے نہ پناہ ہے اور نہ نجات ہے ماسوائے کہ تیری طرف سے۔ پس میں تجھ سے سوال کرتا ہوں لا الہ الا انت (نہیں ہے تیرے سوا کوئی معبود) کے ذریعے اور بسم اللہ الرحمن الرحیم کے حق کے وسیلے سے اور تیرے پاک حبیب مولا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم جو تمام انبیاء کے سید و سردار ہیں کے وسیلے سے اور تمام وصیّین کے واسطے خیر مولا علی المرتضٰی صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے حق کے وسیلے سے، اور سیدۃ النساء العالمین صلواۃ اللہ علیہا کے حق کے وسیلے سے اور مولا امام حسن و مولا امام حسین علیہما الصّلواۃ والسلام کے حق کے وسیلے سے، کہ جن کو تُو نے جوانانِ جنّت کا سردار قرار دیا ہے۔ اللہ کی صلوات ہو ان تمام مقدس ترین ہستیوں پر، صلواۃ بھیج محمد و آل محمد علیہ الصلوٰۃ والسّلام پر اور ان کے اہلِ بیت اطہار پر اور مجھے دیدار کرا، میرے مولا، میرے سید وسردار، میرے امامِ زمانہ حجۃ ابن الحسن المہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کا میرے عالمِ نیند میں۔

أَلعَجَل أَلعَجَل أَلسَّاعة أَلسَّاعة

اے سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والے،
اپنی رحمت کے صدقے میں۔

اے محمدؐ وآلِ محمدؐ کے رب، محمدؐ وآلِ محمدؐ پر صلواۃ بھیج، اور محمدؐ وآلِ
محمدؐ کی آبادی میں جلدی فرما۔

دعا برائے زیارتِ امامِ زمانہ

عجل اللہ فرجہ الشریف

اس دعا کے بارے میں یہ بیان فرمایا گیا ہے کہ اسے روزانہ پڑھنے والا اپنی زندگی میں زیارتِ صاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف سے مشرف ہوگا۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَللّٰھُمَّ اِنّی اَسۡئَلُكَ اَنۡ تُؤَخِرَ اَجَلِیۡ وَلَا تَقۡبِضَ رُوۡحِیۡ حَتّٰی اَرِنِیۡ سَیِّدِیۡ و مَولَایَ حُجَّۃِ ابۡنِ الۡحَسَنِ الۡقَائِمِ بِاَمۡرِ اللّٰہِ صَاحِبَ الۡعَصۡرِ وَالزَّمَانِ وَ خَلِیۡفَۃَ الرَّحۡمٰنِ صَلَوَاتُ اللّٰہِ وَ سَلَامُہٗ عَلَیۡہِ وَعَلَیۡھِمۡ اَجۡمَعِیۡنَ اللّٰھُمَّ عَجِّلۡ فَرَجَہٗ وَ سَھِّلۡ مَخۡرَجَہٗ

یَا رَبَّ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ، صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ، وَ عَجِّلۡ فَرَجَ اٰلِ مُحَمَّدٍ

گوہرِ یگانہ: صفحہ 187

ترجمہ:

اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تُو میری موت میں تاخیر فرما

دے اور میری روح قبض نہ فرما یہاں تک کہ میں اپنے سید اور مولا حجۃ ابن الحسن عجل اللہ فرجہ، الشریف جو اللہ کے امر سے قیام فرمانے والے، صاحب الزمان اور خلیفۃ الرحمن ہیں کا دیدار کرسکوں۔ اللہ کی صلوات اور سلام ہو اُن عجل اللہ فرجہ، الشریف پر اور اُن تمام (معصومینؑ) پر۔ اے اللہ اُن عجل اللہ فرجہ، الشریف کی کشائش (آبادی) میں تعجیل (جلدی) فرما اور اُن عجل اللہ فرجہ، الشریف کے خروج کو آسان فرما۔

اے محمدؐ و آلِ محمدؐ کے رب، محمدؐ و آلِ محمدؐ پر صلوٰۃ بھیج، اور محمدؐ و آلِ محمدؐ کی آبادی میں جلدی فرما۔

حرزِ امام العصر عجل اللہ فرجہٗ الشریف

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

یَا مَالِكَ الرِّقَابِ وَ یَا هَازِمَ الْأَحْزَابِ یَا مُفَتِّحَ الْأَبْوَابِ یَا مُسَبِّبَ الْأَسْبَابِ سَبِّبْ لَنَا سَبَبًا لَّا نَسْتَطِیْعُ لَهُ طَلَبًا م بِحَقِّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ عَلِیٌّ وَّلِیُّ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِمَا وَ آلِهِمَا أَجْمَعِیْنَ

مهج الدعوات، عربي، صفحه 56

اعیان الشیعه، عربی، جلد 2، صفحه 42

بحار الأنوار، عربی، جلد 91، صفحه 365

ترجمہ: اللہ رحمان ورحیم کے نام سے۔

اے گردنوں کے مالک، اے لشکروں کو شکست دینے والے، اے دروازوں کو کھولنے والے، اے اسباب مہیا کرنے والے، ہمارے واسطے سبب کر جس کو طلب کرنے کی ہم استطاعت نہیں رکھتے، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ عَلِیٌّ وَّلِیُّ اللهِ کے حق کے وسیلے سے، اللہ کی صلوٰۃ ہو ان دونوں پاک برگزیدہ ہستیوں اور ان کی پاک آل پر۔

دعائے قائم سبحانہٗ تعالیٰ

یہ وہ تسبیح ہے جو جناب جبرائیل علیہ السلام کرتے ہیں۔

منتظرینِ قائم آل محمد عجل اللہ فرجہ الشریف کو روزانہ ایک دفعہ یہ تسبیح کرنا چاہیے۔

کیونکہ اس کے بارے میں فرمایا گیا ہے کہ جو مؤمن اس تسبیح کو روزانہ ایک مرتبہ کرے گا، اس وقت تک اسے موت نہیں آئے گی جب تک وہ بہشتِ وصال میں، اپنے امام علیہ الصلواۃ والسلام کے قدموں میں اپنا مقام نہ دیکھ لے۔

بِسۡمِ اللهِ الۡعَلِيِّ الۡعَظِيۡمِ

سُبۡحَانَ الدَّائِمِ الۡقَائِمِ سُبۡحَانَ الۡقَائِمِ الدَّائِمِ سُبۡحَانَ الۡوَاحِدِ الۡأَحَدِ سُبۡحَانَ الۡفَرۡدِ الصَّمَدِ سُبۡحَانَ الۡحَيِّ الۡقَيُّوۡمِ سُبۡحَانَ اللهِ وَبِحَمۡدِهِ سُبۡحَانَ الۡحَيِّ الَّذِيۡ لَا يَمُوۡتُ سُبۡحَانَ الۡمَلِكِ الۡقُدُّوۡسِ سُبۡحَانَ رَبِّ الۡمَلَائِكَةِ وَالرُّوۡحِ سُبۡحَانَ الۡعَلِيِّ الۡأَعۡلٰى سُبۡحَانَهٗ وَتَعَالٰى

مصباح، الكفعمي، عربي، صفحه 83

المجتنى من دعاء المجتبى، السيد على بن طاؤس، عربي، صفحه 82

بحار الأنوار، عربی، جلد 84، صفحہ 6

مجلة تراثنا، عربی، جلد 33، صفحہ 311-312

ترجمہ:

اللہ علی عظیم کے نام سے۔

سبحان (عقلوں کی پہنچ سے ماوراء) ہے وہ جو دائم ہے قائم ہے۔ سبحان ہے وہ جو قائم ہے دائم ہے۔ سبحان ہے جو واحد (ایک) اور احد (یکتا) ہے۔ سبحان ہے وہ جو خاص فرد (اکیلا) اور بے نیاز ہے۔ سبحان ہے وہ جو خاص زندہ اور خاص قائم ہے۔ سبحان ہے اللہ اور اس کی حمدِ خاص ہے۔ سبحان ہے وہ زندہ ذات کہ جسے موت نہیں آنی۔ سبحان ہے برگزیدہ ترین شہنشاہ۔ سبحان ہے ملائکہ اور روح کا رب۔ سبحان ہے اعلیٰ علی۔ وہی سبحان (عقلوں کی رفتار سے تیز) اور متعال (ایسا بلند کہ جس کی کوئی انتہا نہیں) ہے۔

دُعاءالْفَرَجْ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمنِ الرَّحِيمِ

اِلهِی عَظُمَ الْبَلاَّءُ وَبَرِحَ الْخَفاءُ وَانْکَشَفَ الْغِطآَّءُ وَانْقَطَعَ الرَّجآَّءُ وَضاقَتِ الاَرْضُ وَمُنِعَتِ السَّمآَّءُ واَنْتَ الْمُسْتَعانُ وَاِلَیْكَ الْمُشْتَکی وَعَلَیْكَ الْمُعَوَّلُ فِی الشِّدَّةِ وَالرَّخآَّءِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلی مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ اُولِی الاَمْرِ الَّذِینَ فَرَضْتَ عَلَیْنا طاعَتَهُمْ وَعَرَّفْتَنا بِذلِكَ مَنْزِلَتَهُمْ فَفَرِّجْ عَنا بِحَقِّهِمْ فَرَجاً عاجِلاً قَرِیباً کَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْ هُوَ اَقْرَبُ یا مُحَمَّدُ یا عَلِیُّ یا عَلِیُّ یا مُحَمَّدُ اِکْفِیانِی فَاِنَّکُما کافِیانِ وَانْصُرانِی فَاِنَّکُما ناصِرانِ یا مَوْلانا یا صاحِبَ الزَّمانِ الْغَوْثَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ اَدْرِکْنی اَدْرِکْنی اَدْرِکْنی السّاعَةَ السّاعَةَ السّاعَةَ الْعَجَلَ الْعَجَلَ الْعَجَلَ یا اَرْحَمَ الرّاحِمینَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الطّاهِرینَ

یا رَبَّ مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّد صَلِّ عَلی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّد وَ عَجِّلْ فَرَجَ آلِ مُحَمَّد

بحار الأنوار (عربی) جلد 53، صفحه 275

مفاتیح الجنان، صفحه 1029 البلد الأمین و دیگر

ترجمہ:

اے میرے معبود، آزمائش ہو چکی ہے اور چھپے ہوئے دکھ ظاہر ہو چکے ہیں اور پردے ہٹ چکے ہیں اور امیدیں ٹوٹ چکی ہیں اور زمین تنگ ہو چکی ہے اور آسمان سے بارانِ رحمت روک لی گئی ہے اور تو مدد کرنے والا ہے اور تیری طرف ہی شکایت کی جا سکتی ہے اور تم پر ہی بھروسہ کیا جا سکتا ہے، دشواریوں اور آسانیوں میں۔ اے اللہ صلوٰۃ بھیج محمد و آل محمد علیہم الصلوٰۃ والسّلام پر، ان صاحبانِ امر علیہم لصلوٰۃ والسّلام پر کہ جن کی اطاعت تو نے ہم پر فرض کر دی ہے اور ان کی منزلت سے ہمیں معرفت عطا کی ہمیں ان کے حق کے صدقے کشائش و آسودگی (کا زمانۂ ظہور) عطا فرما، بہت جلد، آنکھ جھپکنے کی مانند، اس سے بھی قریب تر۔ اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم اے علی صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم، اے علی صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم، اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم میری کفایت فرمائیں کہ بیشک آپ ہی کفایت فرمانے والے ہیں۔ میری مدد فرمائیں کہ بیشک آپ ہی مدد فرمانے والے ہیں۔ اے ہمارے مالک و مولا صاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف میری آپ سے فریاد ہے، میری آپ سے فریاد ہے، میری آپ سے فریاد ہے میری مدد کیجئے، میری مدد کیجئے، میری مدد کیجئے جلدی آیئے، جلدی آیئے، جلدی آیئے اسی ساعت

میں، اسی ساعت میں، اسی ساعت میں۔ اے مہربانوں کی مہربان ترین ذات صدقے حقِ محمدؐ وآل محمدؐ کے۔

اے محمدؐ وآل محمدؐ کے رب، محمدؐ وآل محمدؐ پر صلوٰۃ بھیج اور محمدؐ وآلِ محمدؐ کی آبادی میں تعجیل فرما۔

ذکرِ صلوٰۃ:

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ ۚ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

(أحزاب:56)

بیشک اللہ اور اس کے ملائکہ پاک نبی صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم پر صلواۃ بھیج رہے ہیں۔ اے صاحبانِ ایمان! تم بھی ان پر صلواۃ اور سلام بھیجو۔

محمدؐ و آلِ محمدؐ پر صلواۃ بھیجنا ایک اوجب عبادت ہے۔

یہ وہ عظیم الشان عبادت ہے کہ جس میں ہر وقت اللہ اور اس کے تمام ملائکہ بھی مصروف رہتے ہیں۔

اس کے بغیر کوئی واجب عبادت بھی قبول نہیں ہوتی یہاں تک بیان کیا جاتا ہے کہ جو شخص صلاۃ (نماز) میں محمدؐ و آلِ محمدؐ پر صلواۃ نہیں بھیجتا، صلاۃ اس کے منہ پر دے ماری جاتی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے آدھی صلواۃ پڑھنے سے یعنی صرف مولا محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم پر صلواۃ بھیجنے اور آلِ محمد صلوٰۃ اللہ علیہم أجمعین پر نہ بھیجنے، سے سختی سے منع فرمایا ہے۔ اس کے علاوہ محمد علیہ الصلوٰۃ والسّلام اور آلِ

محمد علیہ الصلوٰۃ والسّلام میں فرق کرنے سے یعنی صلواۃ میں توقف کرنے، اللھم صل علیٰ محمد کہہ کر ٹھہرنے اور پھر آلِ محمد کہنے سے بھی منع فرمایا ہے اور آل محمد علیہ الصلوٰۃ والسّلام کو محمد علیہ الصلوٰۃ والسّلام سے جدا کرنے سے یعنی ''وَ'' کے بعد علیٰ آل محمد علیہ الصلوٰۃ والسّلام کہنے سے بھی سختی سے منع فرمایا ہے۔

صلواۃ کو کسی توقف، ٹھہراؤ اور فرق (''وَ'' کے بعد علیٰ آل محمدؐ) کے بغیر پڑھنا چاہیے۔

آئمہِ طاہرین صلوٰۃ اللہ علیہم أجمعین نے صلواۃ بھیجنے کے بہت سارے طریقے تعلیم فرمائے ہیں جن میں اپنے وارث و منتقم عجل اللہ فرجہٗ الشریف کو یاد فرمایا اور ان کے ظہور میں تعجیل کی دعا فرمائی اور اپنے شیعوں کو بھی اس طریقے سے صلواۃ پڑھنے کا حکم دیا ہے۔

الف:

عن امام جعفر صادق عن آبائه من قال ومن قال أيضا عقيب الجمعة سبع مرات اللهم صل على محمد و آل محمد و عجل فرج آل محمد كان من أصحاب القائم عليه السلام

بحار الأنوار، (عربی) جلد 88 صفحہ 65

امام جعفر صادق علیہ الصلوٰۃ والسّلام سے روایت ہے، انھوں نے اپنے آبائے طاہرین سے روایت کی کہ جو کوئی جمعہ کے دن سات مرتبہ یہ

کہے گا:

اللھُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ وَ عَجِّلْ فَرَجَ آلِ مُحَمَّد

وہ قائمِ آلِ محمد عجل اللہ فرجہ الشریف کے اصحاب میں شامل ہوگا۔

ب:

قال امام جعفر صادق علیہ الصلوٰۃ والسّلام:

من یقول أللھم صل علی محمد و آل محمد و عجل فرجھم فمن قال ذلک لم یمت حتی یدرک صاحب الامر علیہ السلام

بحار الأنوار جلد 88 صفحہ 65

صادقِ آلِ محمد علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے فرمایا جو کوئی اس طرح کہے گا:

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ وَ عَجِّلْ فَرَجَھُم

تو اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک صاحب الامر عجل اللہ فرجہ الشریف کو نہ دیکھ لے۔

ج:

صلواۃِ کاملہ:

جیسا کہ نام سے ظاہر ہے کہ مکمل صلواۃ ہے بلکہ صلواۃ کی جتنی بھی قسمیں ہیں ان سب کی سردار صلواۃ، صلواۃِ کاملہ ہے۔ یہ صلواۃ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو نارِ نمرود میں تعلیم فرمائی گئی جس کی بدولت آگ سرکار

ابراہیم علیہ السلام کیلئے گلزار بن گئی۔ صاحبِ مفاتیح الجنان، شیخ عباس قمی صاحب تحریر کرتے ہیں کہ یہ صلوٰۃ جنابِ یوسف علیہ السلام کو زندان میں جبرائیل علیہ السلام نے تعلیم فرمائی کہ ایک ہاتھ سے اپنی ریش مبارک پکڑیں اور دوسرا ہاتھ اٹھا کر یہ صلوٰۃ تلاوت کریں، آپ زندانِ مصر سے رہا ہو جائیں گے۔

اسی صلوٰۃ کی بدولت جناب موسی علیہ السلام کو یدِ بیضا عطا ہوا اور کوہِ طور پر جلوہِ حضرتِ حق تعالیٰ نصیب ہوا۔ یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ سے اسی صلوٰۃ کے فیض سے باہر آئے۔ اسی صلوٰۃ کی بدولت سرکارِ عیسیٰ علیہ السلام کو دمِ عیسیٰ عطا ہوا یہ صلوٰۃ تمام انبیاء و اوصیاء و اولیاء و فقراء کا روزِ ازل سے ورد رہا ہے۔ اس صلوٰۃ کو روزانہ رات سونے سے پہلے 313 مرتبہ پڑھنے سے زیارتِ ولی العصر عجل اللہ فرجہ الشریف نصیب ہوتی ہے، اس کے بے حساب دینی اور روحانی فوائد ہیں۔

صلوٰۃِ کاملہ:

يَا رَبَّ مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ وَّ عَجِّلْ فَرَجَ آلِ مُحَمَّدٍ

بحار الأنوار (عربی) جلد 83، صفحہ 45

مفاتیح الجنان (اردو ترجمہ)، طبع جدید، صفحہ 51

صلواة برائے امام صاحب الأمر

عجل اللہ فرجہ الشریف و صلواة اللہ علیہ

أَللَّهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ وَلِيِّكَ وَابْنِ أَوْلِيائِكَ الَّذِينَ فَرَضْتَ طاعَتَهُمْ وَأَوْجَبْتَ حَقَّهُمْ وَأَذْهَبْتَ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهَّرْتَهُمْ تَطْهِيراً، أَللَّهُمَّ انْصُرْهُ وَانْتَصِرْ بِهِ لِدِينِكَ وَانْصُرْ بِهِ أَوْلِيائَكَ وَأَوْلِيائَهُ وَشِيعَتَهُ وَأَنْصارَهُ وَاجْعَلْنا مِنْهُمْ، أَللَّهُمَّ أَعِذْهُ مِنْ شَرِّ كُلِّ باغٍ وَطاغٍ وَمِنْ شَرِّ جَمِيعِ خَلْقِكَ وَاحْفَظْهُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمالِهِ وَاحْرُسْهُ وَامْنَعْهُ أَنْ يُوصَلَ إِلَيْهِ بِسُوءٍ وَاحْفَظْ فِيهِ رَسُولَكَ وَآلَ رَسُولِكَ وَأَظْهِرْ بِهِ الْعَدْلَ وَأَيِّدْهُ بِالنَّصْرِ وَانْصُرْ ناصِرِيهِ وَاخْذُلْ خاذِلِيهِ وَاقْصِمْ بِهِ جَبابِرَةَ الْكُفْرِ وَاقْتُلْ بِهِ الْكُفَّارَ وَالْمُنافِقِينَ وَجَمِيعَ الْمُلْحِدِينَ حَيْثُ كانُوا مِنْ مَشارِقِ الْأَرْضِ وَمَغارِبِها وَبَرِّها وَبَحْرِها، وَامْلَأْ بِهِ الْأَرْضَ عَدْلاً وَأَظْهِرْ بِهِ دِينَ نَبِيِّكَ عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلامُ، وَاجْعَلْنِي مِنْ أَنْصارِهِ وَأَعْوانِهِ وَأَتْباعِهِ وَشِيعَتِهِ وَأَرِنِي فِي آلِ مُحَمَّدٍ ما يَأْمُلُونَ وَفِي عَدُوِّهِمْ ما

يَحْذَرُونَ إِلٰهَ الْحَقِّ آمِينَ

يَا رَبَّ مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ، صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ، وَ عَجِّلْ فَرَجَ آلِ مُحَمَّدٍ

جمال الأسبوع (عربي)، السيد علي ابن طاؤس، صفحه 300-301

ترجمہ:

اے اللہ صلواۃ بھیج اپنے ولی اور اپنے اولیاء کے فرزند عجل اللہ فرجہٗ الشریف پر، جن کی اطاعت تُو نے فرض کر دی ہے، ان کا حق واجب کر دیا ہے اور رجس سے انھیں دور رکھا ہے اور وہ اس طرح پاک ہیں جس طرح پاک ہونے کا حق ہے۔ اے اللہ اُن عجل اللہ فرجہٗ الشریف کی نصرت فرما اور اُن کے ذریعے اپنے دین کی، اپنے اولیاء کی، ان کے اُولیاء کی، ان کے شیعوں کی اور ان کے ناصرین کی نصرت فرما اور ہمیں ان میں شامل فرما۔ اے اللہ اُن عجل اللہ فرجہٗ الشریف کو ہر باغی اور طاغی (سرکش) کے شر سے اور اپنی تمام مخلوق کے شر سے سے بچا اور ان کی حفاظت فرما اُن کے سامنے سے، ان کے پیچھے سے، ان کے دائیں سے اور اُن کے بائیں سے اور ان کو حراست و حفاظت میں رکھ کہ ان کو کوئی تکلیف نہ پہنچنے پائے۔ ان

کی حفاظت کے ذریعے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل کی حفاظت فرما۔ ان کے ذریعے عدل کو ظاہر کر اور ان کو نصرت دے۔ ان کے انصار کی نصرت فرما اور ان کو چھوڑ کر جانے والے۔

(خاذلین) کو تو بھی چھوڑ دے اُن کے ذریعے کفر کے جابروں کا زور توڑ دے اور اُن کے ذریعے کافروں، منافقوں اور تمام ملحدوں کو قتل فرما، چاہے وہ زمین کے مشرقوں میں ہوں یا مغربوں میں، یا زمین کی خشکیوں میں ہوں یا سمندروں میں۔ ان عجل اللہ فرجہ الشریف کے ذریعے زمین کو عدل سے بھر دے اور اپنے نبی پاک صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کا حقیقی دین ظاہر فرما۔ اے اللہ مجھے شامل فرما ان کے انصار میں، ان کی معاونت کرنے والوں میں، ان کی اتباع کرنے والوں میں اور ان کے شیعوں میں۔ مجھے آلِ محمّد صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی حکومت دکھا جس کی وہ آرزو کرتے تھے اور ان کے دشمنوں کا وہ حال دِکھا جس سے وہ حذر کرتے (ڈرتے) تھے۔ آمین اے معبودِ برحق۔

اے محمدؐ و آلِ محمدؐ کے رب، محمدؐ و آلِ محمدؐ پر صلواۃ بھیج، اور محمدؐ و آلِ محمدؐ کی آبادی میں جلدی فرما۔

صلواة برائے مولا صاحب العصر

عجل اللہ فرجہ الشریف و صلواة اللہ علیہ

أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَاَهْلِ بَيْتِهِ، وَصَلِّ عَلىٰ وَلِيِّ الْحَسَنِ وَ وَصِيِّهِ وَ وَارِثِهِ الْقائِمِ بِاَمْرِكَ، وَالْغائِبِ فى خَلْقِكَ، وَالْمُنْتَظِرِ لِاِذْنِكَ، أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ وَقَرِّبْ بُعْدَهُ وَاَنْجِزْ وَعْدَهُ وَاَوْفِ عَهْدِهِ وَاكْشِفْ عَنْ بَأْسِهِ حِجابَ الْغَيْبَةِ وَاَظْهِرْ بِظُهُورِهِ صَحائِفَ الْمِحْنَةِ، وَقَدِّمْ اَمامَهُ الرُّعْبَ وَثَبِّتْ بِهِ الْقَلْبَ وَاَقِمْ بِهِ الْحَرْبَ، وَاَيِّدْهُ بِجُنْدٍ مِنَ الْمَلائِكَةِ مُسَوِّمينَ وَسَلِّطْهُ عَلىٰ اَعْداءِ دينِكَ اَجْمَعينَ، وَاَلْهِمْهُ اَنْ لا يَدَعَ مِنْهُمْ رُكْناً إِلَّا هَدَّهُ، وَلا هاماً إِلَّا قَدَّهُ، وَلا كَيْداً إِلَّا رَدَّهُ، وَلا فاسِقاً إِلَّا حَدَّهُ، وَلا فِرْعَوْنَ إِلَّا اَهْلَكَهُ، وَلا سِتْراً إِلَّا هَتَكَهُ، وَلا عِلْماً إِلَّا نَكَّسَهُ، وَلا سُلْطاناً إِلَّا كَسَبَهُ، وَلا رُمْحاً إِلَّا قَصَفَهُ، وَلا مِطْرَداً إِلَّا خَرَقَهُ، وَلا جُنْداً إِلَّا فَرَّقَهُ، وَلا مِنْبَراً إِلَّا اَحْرَقَهُ، وَلا سَيْفاً إِلَّا كَسَرَهُ، وَلا صَنَماً إِلَّا رَضَّهُ، وَلا دَماً إِلَّا اَراقَهُ، وَلا جَوْراً إِلَّا اَبادَهُ، وَلا حِصْناً إِلَّا هَدَمَهُ، وَلا باباً إِلَّا رَدَمَهُ، وَلا قَصْراً إِلَّا خَرَّبَهُ، وَلا مَسْكَناً إِلَّا فَتَّشَهُ، وَلا سَهْلاً إِلَّا

أَوْطَأَهُ، وَلا جَبَلاً إِلَّا صَعِدَهُ، وَلا كَنْزاً إِلَّا اَخْرَجَهُ، بِرَحْمَتِكَ يا اَرْحَمَ الرّاحِمِينَ

يَا رَبَّ مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّد، صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّد، وَ عَجِّل فَرَجَ آلِ مُحَمَّد

ترجمہ:

اے ہمارے اللہ! صلواۃ بھیج محمد صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم پر اور ان کے اہلِ بیتِ پاک پر اور مولا حسن العسکری علیہ الصلواۃ والسلام کے ولی، وصی اور وارث پر جو تیرے امر سے قیام فرمانے والے ہیں، جو غائب ہیں تیری مخلوق میں اور تیرے اذن کے منتظر ہیں۔ اے اللہ صلواۃ بھیج اُن پر اور ان کو دور سے قریب کر اور اُن کا وعدہ وفا کر اور ان کا عہد پورا کر۔ حجابِ غیبت کا پردہ اُٹھا دے۔ ان کے ظہور سے مصیبتیں ختم فرما۔ دشمنوں پر ان کا رعب ڈال دے، اور اُن کے ذریعے دلوں کو ثابت قدمی عطا فرما۔ ان کے ہاتھوں حرب (جنگ) قائم فرما۔ اُن کی نصرت کر ملائکہِ مسومین کی فوجوں سے۔ انھیں اپنے دین کے تمام دشمنوں پر غلبہ عطا فرما اور ان سے کہہ دے کہ ان کے سرداروں کو زیر کر دیں، ان کے ہر شر کو دبا دیں، ان کے ہر فریب کو توڑ دیں، ہر فاسق پر حد جاری فرما دیں، ہر فرعون کو ہلاک کر دیں، ان کو بے نقاب کر کے ذلیل کریں ان کے پرچم گرا دیں، ہر بادشاہ

سے اس کی حکومت چھین لیں، ان کے نیزے توڑ ڈالیں، ان کے ہتھیار برباد کر دیں، ان کے لشکروں کو بکھیر دیں، ان کے تخت جلا ڈالیں، ان کی تلواریں توڑ دیں، ان کے بتوں کو ریزہ ریزہ کر دیں، ان کا خون بہا دیں، ان کے ظلم کو مٹا دیں، ان کے قلعوں کو منہدم کر دیں، ان کے راستوں کو بند کر دیں، ان کے قصر ڈھا دیں، ان کے مسکن ویران کر دیں، ان کے میدانوں پر قبضہ فرما لیں، ان کے پہاڑوں پر تسلط جما لیں، ان کے خزانوں کو نکال لیں۔ تمھاری رحمت سے۔ اے سب سے زیادہ رحم فرمانے والے۔

اے محمدؐ و آلِ محمدؐ کے رب، محمدؐ و آلِ محمدؐ پر صلواۃ بھیج، اور محمدؐ و آلِ محمدؐ کی آبادی میں جلدی فرما۔

مصباح الزائر (عربي) سيد على ابن طاؤس، صفحه 229

بحار الأنوار (عربي)، جلد 99، صفحه 102

دعائے غریق:

یہ دعا خواہشاتِ نفس اور شیطانی وسوسوں سے بچاؤ کیلئے اور دینِ نصرتِ صاحب الزمان علیہ الصلوٰۃ والسّلام پر قائم رہنے کیلئے انتہائی مؤثر اثرات رکھتی ہے۔ اس کو پڑھتے ہوئے ڈوب جانے کی کیفیت پیدا ہونی چاہیے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

يَا اللّٰهُ يَا رَحۡمٰنُ يَا رَحِيۡمُ يَا مُقَلِّبَ الۡقَلُوب ثَبِّتۡ قَلۡبِيۡ عَلٰى دِيۡنِكَ

الزام الناصب في اثبات الحجة الغائب، (عربی)، جلد 1، صفحہ 414

معجم احادیث الامام المهدي، (عربی)، جلد 4، صفحہ 123

اے اللہ، اے رحمان، اے رحیم، اے دلوں کو پھیر دینے والی ذات میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھ۔

(بعض جگہوں پر اس دعا کو اس طرح بھی بیان کیا گیا ہے)

يَا اللّٰهُ يَا رَحۡمٰنُ يَا رَحِيۡمُ يَا مُقَلِّبَ الۡقَلُوبِ والأَبصَار ثَبِّتۡ قَلۡبِيۡ عَلٰى دِيۡنِكَ

اے اللہ، اے رحمان، اے رحیم، اے دلوں اور نگاہوں کو پھیر دینے والی ذات میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھ۔

استغاثه

بحضور مالك الملك امام مهدی

عجل اللہ فرجہ الشریف

جب بھی انسان کو اپنے دینی، روحانی یا دنیاوی معاملات میں کوئی مشکل صورتحال درپیش ہوتو اپنے وقت کے فارس الحجاز عجل اللہ فرجہ الشریف کو یاد کر کے ان کی بارگاہ میں استغاثہ عرض کرنا چاہیے اور ان سے مدد طلب کرنی چاہیے۔ کچھ بہت اہم استغاثے نقل کر رہا ہوں۔ ایک وقت میں کوئی ایک بھی کیا جا سکتا ہے اور زیادہ بھی کیے جا سکتے ہیں۔ طریقہ کار یہ ہے کہ ہر استغاثہ کرنے سے پہلے دو رکعت صلاۃ بارگاہِ صاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف میں ہدیتاً عرض کریں اور اس کے بعد اول و آخر 92,92 دفعہ محمد و آل محمد پر صلوٰۃ بھیجیں۔ اگر صلوٰۃ کاملہ پڑھی جائے تو بہت بہتر ہے۔ پھر جو بھی استغاثہ کرنا ہو 92 یا 313 مرتبہ پوری توجہ اور ارتکاز کے ساتھ ورد کریں اور اس یقین کے ساتھ ان سے مدد طلب کریں کہ میرے ہادیٔ دوراں عجل اللہ فرجہ الشریف ضرور میری امداد فرمائیں گے۔

۱۔یا مَولَایَ یَا صَاحِبَ الزَّمَانِ عَجِّلِ اللہُ فرجَكَ وَ صَلَوٰۃُ اللہِ عَلَیْكَ، اَدْرِکْنِی وَلَا تُھلِکْنِی

۲۔یا فَارِسَ الْحِجَازِ عَجِّلِ اللہُ فرجَكَ وَ صَلَوٰۃُ اللہِ عَلَیْكَ اَدْرِکْنِی اَغِثْنِی

یہ استغاثہ عرب وغیر عرب ممالک میں زمانہِ قدیم سے حتیٰ کہ ظہورِ اسلام سے قبل کے دور سے بھی رائج رہا ہے۔ جب بھی یہ استغاثہ کیا جاتا تو وقت کے فارس الحجاز (حجاز کے شہسوار) مولائے کائنات علی علیہ الصلوٰۃ والسّلام استغاثہ بلند کرنے والے انبیاء وصالحین کی مدد کو پہنچتے۔آج کے دور میں بھی وقت کے علی علیہ الصلوٰۃ والسّلام کو کوئی مدد کیلئے پکارے تو ضرور مدد فرماتے ہیں، ایسا ممکن ہی نہیں کہ حجتِ دوراں ذات موجود ہو اور اہلِ یقین ان سے مدد مانگیں تو وہ ان کی مدد کو نہ آئیں۔

۳۔یا ابا الصَّالِحَ الْمَھْدِیَ عَجِّلِ اللہُ فرجَكَ وَ صَلَوٰۃُ اللہِ عَلَیْكَ اَدْرِکْنِی

(یہ استغاثہ خصوصی طور پر راستہ بھول جانے کی صورت میں کرنا بہت مجرب ہے راستہ چاہے دنیاوی ہو یا صراطِ مستقیم، رہبرِ معظم امامِ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف ضرور راہنمائی فرماتے ہیں)

۴۔ یا أَبَا الصَّالِحَ الْمَهْدِیَ الْحُجَّۃَ الْقَائِمِ عَجِّلَ اللّٰهُ فرجَکَ وَ صَلَوٰۃُ اللّٰهِ عَلَیْکَ أَغِثْنِی أَدْرِکْنِی۔

۵۔ یا مولا یا هادِی یا مَهْدِی عَلَیْکَ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ، اَدْرِکْنِی فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ

دعائے عهد

مولا امام مہدی آخرالزمان عجل الله فرجه الشريف کے لشکر میں شامل ہونے کی دعا۔

امام جعفر صادق عليه الصلوٰة والسّلام نے فرمایا جو شخص 40 دن فجر کے وقت دعائے عہد تلاوت کرے گا تو اس کا شمار مولا قائمِ آلِ مُحَمَّد عجل الله فرجه الشريف کے انصار میں ہوگا اور اگر اُن کے ظہور سے پہلے مر گیا تو اللہ اسے دوبارہ زندہ کرے گا اور امامِ زمانہ عجل الله فرجه الشريف کے لشکر میں شامل فرمائے گا۔

بحار الأنوار، (عربي) جلد 99، صفحه 111

بحار الأنوار، (اردو ترجمه) جلد 12، صفحه 636

أَعُوذُ بِاللهِ الْقَوِيِّ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ،

مِنَ الشَّيْطَانِ الْغَوِيِّ الشَّقِيِّ الرَّجِيمِ

بِسْمِ اللهِ الْوَفِيِّ الْوَلِيِّ الْكَرِيمِ

اللَّهُمَّ رَبَّ النُّورِ الْعَظِيمِ وَ رَبَّ الْكُرْسِيِّ الرَّفِيعِ وَ رَبَّ الْبَحْرِ الْمَسْجُورِ وَ مُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَ الْإِنْجِيلِ وَ الزَّبُورِ وَ رَبَّ الظِّلِّ وَ الْحَرُورِ وَ مُنْزِلَ الْقُرْآنِ الْعَظِيمِ وَ رَبَّ الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ وَ

الْأَنْبِيَاءِ وَ الْمُرْسَلِينَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِوَجْهِكَ الْكَرِيمِ وَ بِنُورِ وَجْهِكَ الْمُنِيرِ وَ مُلْكِكَ الْقَدِيمِ يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي أَشْرَقَتْ بِهِ السَّمَاوَاتُ وَ الْأَرَضُونَ وَ بِاسْمِكَ الَّذِي يَصْلَحُ بِهِ الْأَوَّلُونَ وَ الْآخِرُونَ يَا حَيّاً قَبْلَ كُلِّ حَيٍّ وَ يَا حَيّاً بَعْدَ كُلِّ حَيٍّ وَ يَا حَيّاً حِينَ لَا حَيَّ يَا مُحْيِيَ الْمَوْتَى وَ مُمِيتَ الْأَحْيَاءِ يَا حَيُّ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ۔

اللَّهُمَّ بَلِّغْ مَوْلَانَا الْإِمَامَ الْهَادِيَ الْمَهْدِيَّ الْقَائِمَ بِأَمْرِكَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ وَ عَلَى آبَائِهِ الطَّاهِرِينَ عَنْ جَمِيعِ الْمُؤْمِنِينَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ فِي مَشَارِقِ الْأَرْضِ وَ مَغَارِبِهَا سَهْلِهَا وَ جَبَلِهَا وَ بَرِّهَا وَ بَحْرِهَا وَ عَنِّي وَ عَنْ وَالِدَيَّ مِنَ الصَّلَوَاتِ زِنَةَ عَرْشِ اللَّهِ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ وَ مَا أَحْصَاهُ عِلْمُهُ وَ أَحَاطَ بِهِ كِتَابُهُ۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أُجَدِّدُ لَهُ فِي صَبِيحَةِ يَوْمِي هَذَا وَ مَا عِشْتُ مِنْ أَيَّامِي عَهْداً وَ عَقْداً وَ بَيْعَةً لَهُ فِي عُنُقِي لَا أَحُولُ عَنْهَا وَ لَا أَزُولُ أَبَداً. اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنْ أَشْيَاعِهِ وَ أَنْصَارِهِ وَ أَعْوَانِهِ وَ الذَّابِّينَ عَنْهُ وَ الْمُسَارِعِينَ إِلَيْهِ فِي قَضَاءِ حَوَائِجِهِ وَ الْمُمْتَثِلِينَ لِأَوَامِرِهِ وَ الْمُحَامِينَ عَنْهُ وَ السَّابِقِينَ إِلَى إِرَادَتِهِ وَ الْمُسْتَشْهَدِينَ بَيْنَ يَدَيْهِ اللَّهُمَّ إِنْ حَالَ بَيْنِي وَ بَيْنَهُ الْمَوْتُ الَّذِي جَعَلْتَهُ عَلَى عِبَادِكَ حَتْماً مَقْضِيّاً، فَأَخْرِجْنِي مِنْ

قَبْرِی مُؤْتَزِراً كَفَنِی شَاهِراً سَیْفِی مُجَرِّداً قَنَاتِی مُلَبِّیاً دَعْوَةَ الدَّاعِی فِی الْحَاضِرِ وَ الْبَادِی اللَّهُمَّ أَرِنِی الطَّلْعَةَ الرَّشِیدَةَ وَ الْغُرَّةَ الْحَمِیدَةَ وَ اكْحُلْ نَاظِرِی بِنَظْرَةٍ مِنِّی إِلَیْهِ وَ عَجِّلْ فَرَجَهُ وَ سَهِّلْ مَخْرَجَهُ وَ أَوْسِعْ مَنْهَجَهُ وَ اسْلُكْ بِی مَحَجَّتَهُ وَ أَنْفِذْ أَمْرَهُ وَ اشْدُدْ أَزْرَهُ وَ اعْمُرِ اللَّهُمَّ بِهِ بِلادَكَ وَ أَحْیِ بِهِ عِبَادَكَ فَإِنَّكَ قُلْتَ وَ قَوْلُكَ الْحَقُّ ظَهَرَ الْفَسَادُ فِی الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَیْدِی النَّاسِ فَأَظْهِرِ اللَّهُمَّ لَنَا وَلِیَّكَ وَ ابْنَ بِنْتِ نَبِیِّكَ الْمُسَمَّی بِاسْمِ رَسُولِكَ حَتَّی لا یَظْفَرَ بِشَیْءٍ مِنَ الْبَاطِلِ إِلا مَزَّقَهُ وَ یُحِقَّ الْحَقَّ وَ یُحَقِّقَهُ وَ اجْعَلْهُ اللَّهُمَّ مَفْزَعاً لِمَظْلُومِ عِبَادِكَ وَ نَاصِراً لِمَنْ لا یَجِدُ لَهُ نَاصِراً غَیْرَكَ وَ مُجَدِّداً لِمَا عُطِّلَ مِنْ أَحْكَامِ كِتَابِكَ وَ مُشَیِّداً لِمَا وَرَدَ مِنْ أَعْلامِ دِینِكَ وَ سُنَنِ نَبِیِّكَ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَ آلِهِ وَ اجْعَلْهُ اللَّهُمَّ مِمَّنْ حَصَّنْتَهُ مِنْ بَأْسِ الْمُعْتَدِینَ اللَّهُمَّ وَ سُرَّ نَبِیَّكَ مُحَمَّداً صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَ آلِهِ بِرُؤْیَتِهِ وَ مَنْ تَبِعَهُ عَلَی دَعْوَتِهِ وَ ارْحَمِ اسْتِكَانَتَنَا بَعْدَهُ اللَّهُمَّ اكْشِفْ هَذِهِ الْغُمَّةَ عَنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ بِحُضُورِهِ وَ عَجِّلْ لَنَا ظُهُورَهُ إِنَّهُمْ یَرَوْنَهُ بَعِیداً وَ نَرَاهُ قَرِیباً بِرَحْمَتِكَ یَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِینَ

أَلْعَجَلْ أَلْعَجَلْ یَا مَوْلَایَ یَا صَاحِبَ الزَّمَان

أَلْعَجَلُ أَلْعَجَلُ يَا مَوْلَایَ يَا صَاحِبَ الزَّمَان

أَلْعَجَلُ أَلْعَجَلُ يَا مَوْلَایَ يَا صَاحِبَ الزَّمَان

(یہ فقرے ادا کرتے ہوئے اپنی داہنی ران پر تین دفعہ ماتم کرنے کے انداز میں ہاتھ ماریں)

يَا رَبَّ مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّد، صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّد، وَ عَجِّل فَرَجَ آلِ مُحَمَّد

جمال الأسبوع، سید علی بن طاؤس، (عربي) صفحه 126

مستدرک الوسائل، (عربي)، جلد 7، صفحه 360

مکیال المکارم، (عربي)، جلد 2، صفحه 214

بحار الأنوار، (عربي)، جلد 53، صفحه 95

بحار الأنوار (عربي) جلد 91، صفحه 42

بحار الأنوار (عربي)، جلد 93، صفحه 309

بحار الأنوار، (عربي) جلد 99، صفحه 111

بحار الأنوار، (اردو ترجمه) جلد 12، ص 636

موسوعة العقائد الاسلامیه، (عربي) جلد 4، صفحه 219

الحق المبین في معرفة المعصومین، (عربي)، صفحه 509

حیات الامام المهدي، (عربي)، صفحه 52

المزار، (عربي) صفحه 663

مفاتیح الجنان (اردو ترجمه)، صفحه 1041

ترجمہ:

اے نورِ عظیم کی ربوبیت فرمانے والے اللہ، اے رفعت والی کرسی

کے رب، اے بھڑکائے ہوئے سمندر کے رب، اے توریت، انجیل اور زبور کو نازل فرمانے والے ربِّ جلیل، اے ظل (سائے) اور حرور (دھوپ) کے رب، اے قرآنِ عظیم کو نازل فرمانے والے ربِّ جلیل، اے ملائکہِ مقربین کے ربِّ جلیل، اے انبیاء و مرسلین کے ربِّ جلیل، اے اللہ میں تجھے تیرے کریم چہرے کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں اور تیرے درخشاں چہرے کے نور کے واسطے سے سوال کرتا ہوں اور تیری قدیم مملکت کے واسطے سے سوال کرتا ہوں۔ اے ہمیشہ زندہ و قائم رہنے والی ذات! میں تجھ سے تیرے اس مبارک نام کے واسطے سے سوال کرتا ہوں کہ جس سے تُو نے زمینوں اور آسمانوں کو روشن فرمایا اور تیرے اس اسمِ مبارک کے واسطے سے سوال کرتا ہوں کہ جس سے تو نے اولین و آخرین کی اصلاح فرمانا ہے۔ اے ہر زندہ سے قبل زندہ رہنے والی ذات، اے ہر زندہ کے بعد بھی زندہ رہنے والی ذات، اے وہ زندہ ذات کہ جب کوئی بھی زندہ نہ تھا۔ اے مُردوں کو زندہ کرنے والی ذات، اے زندوں کو مردہ کرنے والی ذات۔

اے زندہ ذات تیرے سوا کوئی معبود ہے ہی نہیں۔ اے اللہ جو ہمارے امام ہیں، ہادی ہیں، مہدی ہیں اور تیرے امر کو قائم فرمانے والے ہیں، ان تک اپنی صلوٰۃ پہنچا دے۔ اے ربِّ جلیل ہمارے شہنشاہِ معظم، ان کے

آبائے طاہرین اور پاک اولاد تک ہماری صلوٰۃ پہنچا دے۔ ہمارے شہنشاہِ معظم اوران کے پاک اجدادِ طاہرین اور اُن کی پاک اولاد پر اپنی طرف سے، ہماری طرف سے اوران تمام مومنین ومومنات جو زمین کے مشارق و مغارب میں ہموار زمینوں، پہاڑوں، خشکیوں اور سمندروں کے رہنے والے ہیں، کی طرف سے صلوٰۃ پہنچا دے۔ اے ربِّ جلیل تو میری طرف سے اور میرے والدین کی طرف سے بھی شہنشاہِ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف اوران کے اجداد طاہرین اور اولادِ معصومین پر صلوٰۃ پہنچا دے۔ اے ربِّ جلیل ہمارے شہنشاہِ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے حضور ایسی صلوٰۃ پہنچا دے جو عرشِ الٰہی کی زینت ہو اور اس کے کلمات کی روشنائی ہو، جسے اللہ ہی کا علم سمیٹ سکے اور اس کی کتاب کے سوا کوئی اس کا احاطہ نہ کر سکے۔ اے ربِّ جلیل میں آج کے دن کی صبح شہنشاہ امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی بیعت کی تجدید کرتا ہوں اور جتنے دن میں نے زندہ رہنا ہے اس عہد، عقد اور بیعت کو قائم کرتا ہوں اور میں اس سے نہ پھروں گا نہ ہی اسے ابد تک توڑوں گا۔ اے ربِّ جلیل مجھے مولا قائمِ آلِ محمد عجل اللہ فرجہ الشریف کے شیعوں میں سے قرار دے، اوران کی نصرت کرنے والوں میں سے قرار دے، اوران کی اعانت و معاونت کرنے والوں میں سے قرار دے اوران کی محافظت کرنے والوں

میں سے قرار دے اور ان کی ضروریات کی فراہمی میں جلدی کرنے والوں میں سے قرار دے، اور ان کے احکامات کی تعمیل کرنے والوں میں سے قرار دے اور ان کی حمایت کرنے والوں میں سے قرار دے اور ان کے ارادوں میں سبقت کرنے والوں میں سے قرار دے اور ان کے روبرو شہید ہونے والوں میں سے قرار دے۔ اے ربِّ جلیل اگر شہنشاہِ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف اور میرے زمانے میں تمہاری مقرر کردہ میری موت حائل ہو جائے جسے تُو نے سب کیلئے یقینی قرار دیا ہے، میں ان کے ظہور و خروج سے پہلے مر جاؤں تو پھر جب ان کا ظہور ہو تو مجھے قبر سے اس طرح نکالنا کہ میں اپنا کفن جھاڑتا ہوا نکلوں اور اپنی تلوارِ آبدار کو سونتے ہوئے اور اپنے جگر شگاف نیزے کو تانے ہوئے، آبادیوں اور صحراؤں میں دوڑتے ہوئے اپنے شہنشاہِ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی بارگاہ میں لبیک لبیک کہتا ہوا حاضر ہو جاؤں۔ اے اللہ ہمیں شہنشاہِ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے رُخِ انور کا ہدایت پرور جلوہ دکھا اور ان کی لائقِ حمد طُور مزاج تجلّی سے ہماری نگاہوں کو فیض یاب فرما اور ان کے رخِ انور پر نگاہ کرنے سے آنکھوں کو جو سرور ملتا ہے اُسے میری آنکھوں کا کاجل بنا دے اور ہمارے شہنشاہِ معظم عجل اللہ فرجہ الشریف کی کشائش وظہور میں جلدی فرما اور ان کے خروج کو آسان فرما اور ان

کی حکومت کے قیام کو وسعت عطا فرما۔ اے ربِّ جلیل میں تجھ سے اپنے مظلومِ زمانہ عجل اللہ فرجہ، الشریف کی مصائب کے رات کے خاتمے کا سوال کرتا ہوں اور عرض کرتا ہوں کہ تو ان کے حکم وفرمانِ حکومت کو پوری دنیا پر نافذ فرما اور تُو ہمارے شہنشاہِ معظم عجل اللہ فرجہ، الشریف کی پشت کو مضبوط بنا۔ اے ربِّ جلیل تو اپنے شہروں کو شہنشاہِ زمانہ عجل اللہ فرجہ، الشریف کے ذریعے آباد فرما اور اپنے بندوں کو حیاتِ تازہ عطا فرما۔ اے رب جلیل جیسا کہ تو نے کلامِ مقدس میں ارشاد فرمایا تھا اور تیرا فرمان حق ہے کہ انسان کے ہاتھوں کا کمایا ہوا فساد بحر و بر میں ظاہر ہو جائے گا اور وہ ہو چکا ہے۔ اے ربِّ جلیل تو ہم پر ترس کھاتے ہوئے اپنے ولی الاعلیٰ کو ہم پر ظاہر فرما جو تیرے پاک حبیب صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی پاک شہزادی صلوٰۃ اللہ علیہا کے فرزند ہیں اور جن کا اسمِ مبارک بھی تیرے پاک حبیب صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے اسم پر ہے، یہاں تک کہ باطل کی کوئی ایسی چیز باقی نہ رہے کہ جسے وہ شکست کا مزہ نہ چکھائیں اور احقاقِ حق کو اس طرح قائم کر دیں کہ حق قائم و دائم و غالب ہو جائے۔ اے ربِّ جلیل تو انھیں اپنے مظلوم بندوں کیلئے فریاد رس بنا دے اور ان مظلوموں کا ناصر بنا دے جن کا تیرے سوا کوئی ناصر ہے ہی نہیں۔ اے رَبَّ جلیل تو شہنشاہِ زمانہ عجل اللہ فرجہ، الشریف کو اپنی کتابِ حق کے معطّل شدہ

احکام کی تجدید فرمانے والا قرار دے تاکہ تیرے احکام کا کامل نفاذ ہو جائے۔ اے ربِّ جلیل تو شہنشاہِ معظم عجل اللہ فرجہ الشریف کو اپنے دینِ مبین کی نشانیوں اور اپنے رسول کی سنت کو مضبوط و مستحکم بنانے والا بنا دے۔ اے ربِّ جلیل تو ہمارے شہنشاہِ معظم عجل اللہ فرجہ الشریف کو ان میں سے قرار دے، جنہیں تُو نے نقصان پہنچانے والے مستعد لوگوں سے محفوظ رکھا ہے۔ اے ربِّ جلیل تو اپنے پاک حبیب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو ان کے نورِ نظر کی زیارت سے مسرور فرما دے۔ اے رب جلیل تو شہنشاہِ معظم عجل اللہ فرجہ الشریف کے دیدار سے اُن لوگوں کو بھی مسرور فرما دے جو سرورِ کونین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی دعوت کی پیروی کرتے ہیں سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بعد ہماری عاجزی اور فروتنی پر رحم فرما۔ اے اللہ، شہنشاہِ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور سے اس امت کے غموں کو دور فرما اور ہمارے شہنشاہِ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور میں ہمارے لئے تعجیل فرما۔ اے رَبِّ ذوالجلال والاکرام! جو شہنشاہِ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے دشمن ہیں وہ ان کے ظہور کو دور سمجھتے ہیں جبکہ ہم ان کے ظہور کو قریب دیکھتے ہیں۔ اے سب رحم فرمانے والوں میں سے زیادہ رحم فرمانے والے، اپنی رحمت سے ہم پر رحم فرما۔

اے میرے مولا، اے زمانے کے شہنشاہ جلد ظہور فرمایئے

اے میرے مولا، اے زمانے کے شہنشاہ جلد ظہور فرمایئے

اے میرے مولا، اے زمانے کے شہنشاہ جلد ظہور فرمایئے

اے محمدؐ وآل محمدؐ کے رب، محمدؐ وآل محمدؐ پر صلوٰۃ بھیج اور محمدؐ وآلِ محمدؐ کی آبادی میں جلدی فرما۔

(نوٹ: اس دعا کو کسی بھی زبان میں تلاوت کیا جاسکتا ہے۔)

دعائے ندبہ

ندبہ کے معانی گریہ وزاری اور آہ و بکا کے ہیں اور یہ دعا چونکہ مولا صاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف کی غیبت کے درد اور اُن کے ہجر و فراق کی عکاسی کرتی ہے اور منتظرینِ امام کیلئے آہ و بکا کا موجب ہے، اس لئے اس دعا کا نام دعائے ندبہ ہے۔ اس دعا کا یہ معجزہ بھی ہے کہ صاحبانِ مؤدّت کے دل میں غم کا سمندر موجیں مارنے لگتا ہے اور آنکھوں سے بے ساختہ آنسو جاری ہو جاتے ہیں۔ اس دعا کی تلاوت کا صحیح وقت صبح کا ہے۔ خصوصی طور پر مولا صاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف کے مخصوص دن یعنی روزِ جمعہ کی صبح کو اس کا پڑھنا بڑا اہم ہے۔

بِسمِ اللهِ الْمُسْتَعَانِ الْمَنَّانِ الرَّحِيمِ

أَلْحَمْدُ للهِ رَبِّ الْعالَمينَ وَصَلَّى اللهُ عَلى سَيِّدِنا مُحَمَّدٍ نَبِيِّهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَسْليماً، اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلى ما جَرى بِهِ قَضاؤُكَ فى اَوْلِيائِكَ الَّذينَ اسْتَخْلَصْتَهُمْ لِنَفْسِكَ وَدينِكَ، اِذِ اخْتَرْتَ لَهُمْ جَزيلَ ما عِنْدَكَ مِنَ النَّعيمِ الْمُقيمِ الَّذى لا زَوالَ لَهُ وَلاَ اضْمِحْلالَ، بَعْدَ اَنْ

شَرَطْتَ عَلَيْهِمُ الزُّهْدَ فی دَرَجاتِ هٰذِهِ الدُّنْيَا الدَّنِيَّةِ وَزُخْرُفِها وَزِبْرِجِها، فَشَرَطُوا لَكَ ذٰلِكَ وَعَلِمْتَ مِنْهُمُ الْوَفاءَ بِهِ فَقَبِلْتَهُمْ وَقَرَّبْتَهُمْ، وَقَدَّمْتَ لَهُمُ الذِّكْرَ الْعَلِيَّ وَالثَّناءَ الْجَلِيَّ، وَاَهْبَطْتَ عَلَيْهِمْ مَلائِكَتَكَ وَكَرَّمْتَهُمْ بِوَحْيِكَ، وَرَفَدْتَهُمْ بِعِلْمِكَ، وَجَعَلْتَهُمُ الذَّريعَةَ اِلَيْكَ وَالْوَسيلَةَ اِلى رِضْوانِكَ، فَبَعْضٌ اَسْكَنْتَهُ جَنَّتَكَ اِلى اَنْ اَخْرَجْتَهُ مِنْها، وَبَعْضٌ حَمَلْتَهُ فی فُلْكِكَ وَنَجَّيْتَهُ وَمَنْ آمَنَ مَعَهُ مِنَ الْهَلَكَةِ بِرَحْمَتِكَ، وَبَعْضٌ اتَّخَذْتَهُ لِنَفْسِكَ خَليلاً وَسَأَلَكَ لِسانَ صِدْقٍ فِي الْاٰخِرينَ فَاَجَبْتَهُ وَجَعَلْتَ ذٰلِكَ عَلِيّاً، وَبَعْضٌ كَلَّمْتَهُ مِنْ شَجَرَةٍ تَكْليماً وَجَعَلْتَ لَهُ مِنْ اَخيهِ رِدْءاً وَوَزيراً، وَبَعْضٌ اَوْلَدْتَهُ مِنْ غَيْرِ اَبٍ وَآتَيْتَهُ الْبَيِّناتِ وَاَيَّدْتَهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ، وَكُلٌّ شَرَعْتَ لَهُ شَريعَةً، وَنَهَجْتَ لَهُ مِنْهاجاً، وَتَخَيَّرْتَ لَهُ اَوْصِياءَ، مُسْتَحْفِظاً بَعْدَ مُسْتَحْفِظٍ مِنْ مُدَّةٍ اِلى مُدَّةٍ، اِقامَةً لِدينِكَ، وَحُجَّةً عَلى عِبادِكَ، وَلِئَلّا يَزُولَ الْحَقُّ عَنْ مَقَرِّهِ وَيَغْلِبَ الْباطِلُ عَلى اَهْلِهِ، وَلا يَقُولَ اَحَدٌ لَوْلا اَرْسَلْتَ اِلَيْنا رَسُولاً مُنْذِراً وَاَقَمْتَ لَنا عَلَماً هادِياً فَنَتَّبِعَ آياتِكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ نَذِلَّ وَنَخْزى، اِلى اَنِ انْتَهَيْتَ بِالْاَمْرِ اِلى حَبيبِكَ وَنَجيبِكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ، فَكانَ كَما انْتَجَبْتَهُ سَيِّدَ مَنْ خَلَقْتَهُ،

وَصَفْوَةَ مَنِ اصْطَفَيْتَهُ، وَاَفْضَلَ مَنِ اجْتَبَيْتَهُ، وَاَكْرَمَ مَنِ اعْتَمَدْتَهُ، قَدَّمْتَهُ عَلٰى اَنْبِيائِكَ، وَبَعَثْتَهُ اِلَى الثَّقَلَيْنِ مِنْ عِبادِكَ، وَاَوْطَأْتَهُ مَشارِقَكَ وَمَغارِبَكَ، وَسَخَّرْتَ لَهُ الْبُراقَ، وَعَرَجْتَ (به) بِرُوحِهِ اِلى سَمائِكَ، وَاَوْدَعْتَهُ عِلْمَ ما كانَ وَما يَكُونُ اِلَى انْقِضاءِ خَلْقِكَ، ثُمَّ نَصَرْتَهُ بِالرُّعْبِ، وَحَفَفْتَهُ بِجَبْرَئِيلَ وَميكائِيلَ وَالْمُسَوِّمينَ مِنْ مَلائِكَتِكَ وَوَعَدْتَهُ اَنْ تُظْهِرَ دينَهُ عَلَى الدّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ، وَذلِكَ بَعْدَ اَنْ بَوَّأْتَهُ مَبَوَّأَ صِدْقٍ مِنْ اَهْلِهِ، وَجَعَلْتَ لَهُ وَلَهُمْ اَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنّاسِ لَلَّذى بِبَكَّةَ مُبارَكاً وَهُدىً لِلْعالَمينَ، فيهِ آياتٌ بَيِّناتٌ مَقامُ اِبْراهيمَ وَمَنْ دَخَلَهُ كانَ آمِناً، وَقُلْتَ "اِنَّما يُريدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهيراً"، ثُمَّ جَعَلْتَ اَجْرَ مُحَمَّدٍ صَلَواتُكَ عَلَيْهِ وَآلِهِ مَوَدَّتَهُمْ فى كِتابِكَ فَقُلْتَ: "قُلْ لا اَسْاَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْراً اِلاَّ الْمَوَدَّةَ فِى الْقُرْبى" وَقُلْتَ "ما سَاَلْتُكُمْ مِنْ اَجْرٍ فَهُوَ لَكُمْ" وَقُلْتَ: "ما اَسْاَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اِلاّ مَنْ شاءَ اَنْ يَتَّخِذَ اِلى رَبِّهِ سَبيلاً"، فَكانُوا هُمُ السَّبيلَ اِلَيْكَ وَالْمَسْلَكَ اِلى رِضْوانِكَ، فَلَمَّا انْقَضَتْ اَيّامُهُ اَقامَ وَلِيَّهُ عَلِيَّ بْنَ اَبى طالِبٍ صَلَواتُكَ عَلَيْهِما وَآلِهِما هادِياً، اِذْ كانَ هُوَ الْمُنْذِرَ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هادٍ، فَقالَ وَالْمَلَأُ

اَمامَهُ: مَنْ كُنْتُ مَوْلاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلاهُ اَللّٰهُمَّ والِ مَنْ والاهُ وَعادِ مَنْ
عاداهُ وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَهُ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَهُ، وَقالَ: مَنْ كُنْتُ اَنَا نَبِيَّهُ
فَعَلِيٌّ اَميرُهُ، وَقالَ اَنَا وَعَلِيٌّ مِنْ شَجَرَةٍ واحِدَةٍ وَسائِرُ النّاسِ مِنْ شَجَر
شَتّٰى، وَاَحَلَّهُ مَحَلَّ هارُونَ مِنْ مُوسى، فَقالَ لَهُ اَنْتَ مِنّى بِمَنْزِلَةِ هارُونَ
مِنْ مُوسٰى اِلّا اَنَّهُ لا نَبِيَّ بَعْدى، وَزَوَّجَهُ ابْنَتَهُ سَيِّدَةَ نِساءِ الْعالَمينَ،
وَاَحَلَّ لَهُ مِنْ مَسْجِدِهِ ما حَلَّ لَهُ، وَسَدَّ الْاَبْوابَ اِلّا بابَهُ، ثُمَّ اَوْدَعَهُ
عِلْمَهُ وَحِكْمَتَهُ فَقالَ: اَنَا مَدينَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بابُها، فَمَنْ اَرادَ الْمَدينَةَ
وَالْحِكْمَةَ فَلْيَأْتِها مِنْ بابِها، ثُمَّ قالَ: اَنْتَ اَخى وَوَصِيّى وَوارِثى، لَحْمُكَ
مِنْ لَحْمى وَدَمُكَ مِنْ دَمى وَسِلْمُكَ سِلْمى وَحَرْبُكَ حَرْبى وَالْإيمانُ
مُخالِطٌ لَحْمَكَ وَدَمَكَ كَما خالَطَ لَحْمى وَدَمى، وَاَنْتَ غَداً عَلَى الْحَوْضِ
خَليفَتى وَاَنْتَ تَقْضى دَيْنى وَتُنْجِزُ عِداتى وَشيعَتُكَ عَلى مَنابِرَ مِنْ
نُورٍ مُبْيَضَّةً وُجُوهُهُمْ حَوْلى فِى الْجَنَّةِ وَهُمْ جيرانى، وَلَوْلا اَنْتَ يا عَلِيُّ
لَمْ يُعْرَفِ الْمُؤْمِنُونَ بَعْدى، وَكانَ بَعْدَهُ هُدًى مِنَ الضَّلالِ وَنُوراً مِنَ
الْعَمى، وَحَبْلَ اللّٰهِ الْمَتينَ وَصِراطَهُ الْمُسْتَقيمَ، لا يُسْبَقُ بِقَرابَةٍ فى
رَحِمٍ وَلا بِسابِقَةٍ فى دينٍ، وَلا يُلْحَقُ فى مَنْقَبَةٍ مِنْ مَناقِبِهِ، يَحْذُو حَذْوَ
الرَّسُولِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِما وَآلِهِما، وَيُقاتِلُ عَلَى التَّأْويلِ وَلا تَأْخُذُهُ فِى

اللهِ لَوْمَةُ لائِمٍ، قَدْ وَتَرَ فيهِ صَناديدَ الْعَرَبِ وَقَتَلَ اَبْطالَهُمْ وَناوَشَ
(ناهش) ذُؤْبانَهُمْ، فَاَوْدَعَ قُلُوبَهُمْ اَحْقاداً بَدْرِيَّةً وَخَيْبَرِيَّةً وَحُنَيْنِيَّةً
وَغَيْرَهُنَّ، فَاَضَبَّتْ عَلى عَداوَتِهِ وَاَكَبَّتْ عَلى مُنابَذَتِهِ، حَتّى قَتَلَ
النّاكِثينَ وَالْقاسِطينَ وَالْمارِقينَ، وَلَمّا قَضى نَحْبَهُ وَقَتَلَهُ اَشْقَى
الْآخِرينَ يَتْبَعُ اَشْقَى الْاَوَّلينَ، لَمْ يُمْتَثَلْ اَمْرُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَآلِهِ فِي الْهادينَ بَعْدَ الْهادينَ، وَالْاُمَّةُ مُصِرَّةٌ عَلى مَقْتِهِ مُجْتَمِعَةٌ
عَلى قَطيعَةِ رَحِمِهِ وَاِقْصاءِ وُلْدِهِ اِلَّا الْقَليلَ مِمَّنْ وَفى لِرِعايَةِ الْحَقِّ
فيهِمْ، فَقُتِلَ مَنْ قُتِلَ، وَسُبِيَ مَنْ سُبِيَ وَاُقْصِيَ مَنْ اُقْصِيَ وَجَرَى
الْقَضاءُ لَهُمْ بِما يُرْجى لَهُ حُسْنُ الْمَثُوبَةِ، اِذْ كانَتِ الْاَرْضُ للهِ يُورِثُها
مَنْ يَشاءُ مِنْ عِبادِهِ وَالْعاقِبَةُ لِلْمُتَّقينَ، وَسُبْحانَ رَبِّنا اِنْ كانَ وَعْدُ
رَبِّنا لَمَفْعُولاً، وَلَنْ يُخْلِفَ اللهُ وَعْدَهُ وَهُوَ الْعَزيزُ الْحَكيمُ، فَعَلَى
الْاَطائِبِ مِنْ اَهْلِ بَيْتِ مُحَمَّدٍ وَعَلِيٍّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِما وَآلِهِما فَلْيَبْكِ
الْباكُونَ، وَاِيّاهُمْ فَلْيَنْدُبِ النّادِبُونَ، وَلِمِثْلِهِمْ فَلْتَذْرِفِ (فَلْتَدِرِ)
الدُّمُوعُ، وَلْيَصْرُخِ الصّارِخُونَ، وَيَضِجَّ الضّاجُّونَ، وَيَعِجَّ الْعاجُّونَ،
اَيْنَ الْحَسَنُ اَيْنَ الْحُسَيْنُ اَيْنَ اَبْناءُ الْحُسَيْنِ، صالِحٌ بَعْدَ صالِحٍ، وَصادِقٌ
بَعْدَ صادِقٍ، اَيْنَ السَّبيلُ بَعْدَ السَّبيلِ، اَيْنَ الْخِيَرَةُ بَعْدَ الْخِيَرَةِ، اَيْنَ

الشُّمُوسُ الطّالِعَةُ، اَيْنَ الاَقْمارُ الْمُنيرَةُ، اَيْنَ الاَنْجُمُ الزّاهِرَةُ، اَيْنَ اَعْلامُ الدّينِ وَقَواعِدُ الْعِلْمِ، اَيْنَ بَقِيَّةُ اللهِ الَّتى لا تَخْلُو مِنَ الْعِتْرَةِ الْهادِيَةِ، اَيْنَ الْمُعَدُّ لِقَطْعِ دابِرِ الظَّلَمَةِ، اَيْنَ الْمُنْتَظَرُ لاِقامَةِ الاَمْتِ وَالْعِوَجِ، اَيْنَ الْمُرْتَجى لاِزالَةِ الْجَوْرِ وَالْعُدْوانِ، اَيْنَ الْمُدَّخَرُ لِتَجْديدِ الْفَرآئِضِ وَالسُّنَنِ، اَيْنَ الْمُتَخَيَّرُ لاِعادَةِ الْمِلَّةِ وَالشَّريعَةِ، اَيْنَ الْمُؤَمَّلُ لاِحْياءِ الْكِتابِ وَحُدُودِهِ، اَيْنَ مُحْيى مَعالِمِ الدّينِ وَاَهْلِهِ، اَيْنَ قاصِمُ شَوْكَةِ الْمُعْتَدينَ، اَيْنَ هادِمُ اَبْنِيَةِ الشِّرْكِ وَالنِّفاقِ، اَيْنَ مُبيدُ اَهْلِ الْفُسُوقِ وَالْعِصْيانِ وَالطُّغْيانِ، اَيْنَ حاصِدُ فُرُوعِ الْغَيِّ وَالشِّقاقِ (النِفاقِ)، اَيْنَ طامِسُ آثارِ الزَّيْغِ وَالاَهْواءِ، اَيْنَ قاطِعُ حَبائِلِ الْكِذْبِ (الكَذِبِ) وَالاِفْتِراءِ، اَيْنَ مُبيدُ الْعُتاةِ وَالْمَرَدَةِ، اَيْنَ مُسْتَأْصِلُ اَهْلِ الْعِنادِ وَالتَّضْليلِ وَالاِلْحادِ، اَيْنَ مُعِزُّ الاَوْلِياءِ وَمُذِلُّ الاَعْداءِ، اَيْنَ جامِعُ الْكَلِمَةِ (الكَلِمِ) عَلَى التَّقْوى، اَيْنَ بابُ اللهِ الَّذى مِنْهُ يُؤْتى، اَيْنَ وَجْهُ اللهِ الَّذى اِلَيْهِ يَتَوَجَّهُ الاَوْلِياءُ، اَيْنَ السَّبَبُ الْمُتَّصِلُ بَيْنَ الاَرْضِ وَالسَّماءِ، اَيْنَ صاحِبُ يَوْمِ الْفَتْحِ وَناشِرُ رايَةِ الْهُدى، اَيْنَ مُؤَلِّفُ شَمْلِ الصَّلاحِ وَالرِّضا، اَيْنَ الطّالِبُ بِذُحُولِ الاَنْبِياءِ وَاَبْناءِ الاَنْبِياءِ، اَيْنَ الطّالِبُ بِدَمِ الْمَقْتُولِ بِكَرْبَلاءَ، اَيْنَ

الْمَنْصُورُ عَلَىٰ مَنِ اعْتَدىٰ عَلَيْهِ وَافْتَرىٰ، اَيْنَ الْمُضْطَرُّ الَّذى يُجابُ إِذا دَعا اَيْنَ صَدْرُ الْخَلائِقِ ذُوالْبِرِّ وَالتَّقْوىٰ، اَيْنَ ابْنُ النَّبِيِّ الْمُصْطَفىٰ، وَابْنُ عَلِيٍّ الْمُرْتَضىٰ، وَابْنُ مَلِيكَةَ الْغَرّآءِ، وَابْنُ سَيِّدَةَ الْكُبْرىٰ، بِاَبى اَنْتَ وَاُمّى وَنَفْسى لَكَ الْوِقاءُ وَالْحِمى، يَا بْنَ السّادَةِ الْمُقَرَّبينَ، يَا بْنَ النُّجَباءِ الاَكْرَمينَ، يَا بْنَ الْهُداةِ الْمَهْدِيّينَ (الْمُهْتَدينَ)، يَا بْنَ الْخِيَرَةِ الْمُهَذَّبينَ، يَا بْنَ الْغَطارِفَةِ الاَنْجَبينَ، يَا بْنَ الاَطائِبِ الْمُطَهَّرينَ، يَا بْنَ الْخَضارِمَةِ الْمُنْتَجَبينَ، يَا بْنَ الْقَماقِمَةِ الاَكْرَمينَ (الاَكْبَرينَ)، يَا بْنَ الْبُدُورِ الْمُنيرَةِ، يَا بْنَ السُّرُجِ الْمُضيئَةِ، يَا بْنَ الشُّهُبِ الثّاقِبَةِ، يَا بْنَ الاَنْجُمِ الزّاهِرَةِ، يَا بْنَ السُّبُلِ الْواضِحَةِ، يَا بْنَ الاَعْلامِ اللّائِحَةِ، يَا بْنَ الْعُلُومِ الْكامِلَةِ، يَا بْنَ السُّنَنِ الْمَشْهُورَةِ، يَا بْنَ الْمَعالِمِ الْمَأْثُورَةِ، يَا بْنَ الْمُعْجِزاتِ الْمَوْجُودَةِ، يَا بْنَ الدَّلائِلِ الْمَشْهُودَةِ (الْمَشْهُورَةِ)، يَا بْنَ الصِّراطِ الْمُسْتَقيمِ، يَا بْنَ النَّبَأِ الْعَظيمِ، يَا بْنَ مَنْ هُوَ فى اُمِّ الْكِتابِ لَدَى اللهِ عَلِيٌّ حَكيمٌ، يَا بْنَ الآياتِ وَالْبَيِّناتِ، يَا بْنَ الدَّلائِلِ الظّاهِراتِ، يَا بْنَ الْبَراهينِ الْواضِحاتِ الْباهِراتِ، يَا بْنَ الْحُجَجِ الْبالِغاتِ، يَا بْنَ النِّعَمِ السّابِغاتِ، يَا بْنَ طه وَالْمُحْكَماتِ، يَا بْنَ يس وَالذّارِياتِ، يَا بْنَ الطُّورِ وَالْعادِياتِ، يَا بْنَ مَنْ دَنا فَتَدَلّىٰ فَكانَ قابَ

قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنىٰ دُنُوّاً وَاقْتِراباً مِنَ الْعَلِيِّ الاَعْلىٰ، لَيْتَ شِعْرى اَيْنَ
اسْتَقَرَّتْ بِكَ النَّوىٰ، بَلْ اَىُّ اَرْض تُقِلُّكَ اَوْ ثَرىٰ، اَبِرَضْوىٰ اَوْ غَيْرِها
اَمْ ذى طُوىٰ، عَزيزٌ عَلَيَّ اَنْ اَرَى الْخَلْقَ وَلا تُرىٰ وَلا اَسْمَعُ لَكَ حَسيساً
وَلا نَجْوىٰ، عَزيزٌ عَلَيَّ اَنْ تُحيطَ بِكَ دُونِيَ الْبَلْوىٰ وَلا يَنالُكَ مِنّى ضَجيجٌ
وَلا شَكْوىٰ، بِنَفْسى اَنْتَ مِنْ مُغَيَّبٍ لَمْ يَخْلُ مِنّا، بِنَفْسى اَنْتَ مِنْ
نازِحٍ ما نَزَحَ (يَنْزِحُ) عَنّا، بِنَفْسى اَنْتَ اُمْنِيَّةُ شائِقٍ يَتَمَنّىٰ، مِنْ
مُؤْمِن وَمُؤْمِنَةٍ ذَكَرا فَحَنّا، بِنَفْسى اَنْتَ مِنْ عَقيدِ عِزٍّ لايُسامىٰ،
بِنَفْسى اَنْتَ مِنْ اَثيلِ مَجْدٍ لا يُجارىٰ، بِنَفْسى اَنْتَ مِنْ تِلادِ نِعَمٍ لا
تُضاهىٰ، بِنَفْسى اَنْتَ مِنْ نَصيفِ شَرَف لا يُساوىٰ، اِلىٰ مَتىٰ اَحارُ
فيكَ يا مَوْلاىَ وَاِلىٰ مَتىٰ، وَاَىَّ خِطابٍ اَصِفُ فيكَ وَاَىَّ نَجْوىٰ، عَزيزٌ
عَلَيَّ اَنْ اُجابَ دُونَكَ وَاُناغىٰ، عَزيزٌ عَلَيَّ اَنْ اَبْكِيَكَ وَيَخْذُلَكَ الْوَرىٰ،
عَزيزٌ عَلَيَّ اَنْ يَجْرِىَ عَلَيْكَ دُونَهُمْ ما جَرىٰ، هَلْ مِنْ مُعينٍ فَاُطيلَ
مَعَهُ الْعَويلَ وَالْبُكاءَ، هَلْ مِنْ جَزُوعٍ فَاُساعِدَ جَزَعَهُ اِذا خَلا، هَلْ
قَذِيَتْ عَيْنٌ فَساعَدَتْها عَيْنى عَلَى الْقَذىٰ، هَلْ اِلَيْكَ يَا بْنَ اَحْمَدَ
سَبيلٌ فَتُلْقىٰ، هَلْ يَتَّصِلُ يَوْمُنا مِنْكَ بِعِدَةٍ فَنَحْظىٰ، مَتىٰ نَرِدُ
مَناهِلَكَ الرَّوِيَّةَ فَنَرْوىٰ، مَتىٰ نَنْتَقِعُ مِنْ عَذْبِ مائِكَ فَقَدْ طالَ

الصَّدىٰ، مَتَىٰ نُغاديكَ وَنُراوِحُكَ فَنُقِرَّ عَيْناً ، مَتَىٰ تَرانا وَنَراكَ وَقَدْ نَشَرْتَ لِواءَ النَّصْرِ تُرىٰ، اَتَرانا نَحُفُّ بِكَ وَاَنْتَ تَاُمُّ الْمَلاَ وَقَدْ مَلأْتَ الاَرْضَ عَدْلاً وَاَذَقْتَ اَعْداءَكَ هَواناً وَعِقاباً، وَاَبَرْتَ الْعُتاةَ وَجَحَدَةَ الْحَقِّ، وَقَطَعْتَ دابِرَ الْمُتَكَبِّرِينَ، وَاجْتَثَثْتَ اُصُولَ الظّالِمِينَ، وَنَحْنُ نَقُولُ الْحَمْدُ للهِ رَبِّ الْعالَمِينَ، اَللّهُمَّ اَنْتَ كَشّافُ الْكُرَبِ وَالْبَلْوىٰ، وَاِلَيْكَ اَسْتَعْدى فَعِنْدَكَ الْعَدْوىٰ، وَاَنْتَ رَبُّ الاْخِرَةِ وَالدُّنْيا، فَاَغِثْ يا غِياثَ الْمُسْتَغيثِينَ عُبَيْدَكَ الْمُبْتَلىٰ، وَاَرِهِ سَيِّدَهُ يا شَديدَ الْقُوَّىٰ، وَاَزِلْ عَنْهُ بِهِ الاَسى وَالْجَوىٰ، وَبَرِّدْ غَليلَهُ يا مَنْ عَلَىٰ الْعَرْشِ اسْتَوىٰ، وَمَنْ اِلَيْهِ الرُّجْعى وَالْمُنْتَهىٰ، اَللّهُمَّ وَنَحْنُ عَبيدُكَ التّائِقُونَ (الشائقون) اِلى وَلِيِّكَ الْمُذَكِّرِ بِكَ وَبِنَبِيِّكَ، خَلَقْتَهُ لَنا عِصْمَةً وَمَلاذاً، وَاَقَمْتَهُ لَنا قِواماً وَمَعاذاً، وَجَعَلْتَهُ لِلْمُؤْمِنينَ مِنّا اِماماً، فَبَلِّغْهُ مِنّا تَحِيَّةً وَسَلاماً، وَزِدْنا بِذلِكَ يارَبِّ اِكْراماً، وَاجْعَلْ مُسْتَقَرَّهُ لَنا مُسْتَقَرّاً وَمُقاماً، وَاَتْمِمْ نِعْمَتَكَ بِتَقْديمِكَ اِيّاهُ اَمامَنا حَتّى تُورِدَنا جِنانَكَ (جَنّاتِكَ) وَمُرافَقَةَ الشُّهَداءِ مِنْ خُلَصائِكَ، اَللّهُمَّ صَلِّ عَلى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَصَلِّ عَلى مُحَمَّدٍ جَدِّهِ وَرَسُولِكَ السَّيِّدِ الاَكْبَرِ، وَعَلى اَبيهِ السَّيِّدِ الاَصْغَرِ، وَجَدَّتِهِ الصِّدّيقَةِ الْكُبْرىٰ

سَيِّدَةِ بِنْتِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ، وَعَلَىٰ مَنِ اصْطَفَيْتَ مِنْ آبائِهِ الْبَرَرَةِ، وَعَلَيْهِ اَفْضَلَ وَاَكْمَلَ وَاَتَمَّ وَاَدْوَمَ وَاَكْثَرَ وَاَوْفَرَ ما صَلَّيْتَ عَلَىٰ اَحَدٍ مِنْ اَصْفِيائِكَ وَخِيَرَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ، وَصَلِّ عَلَيْهِ صَلاةً لا غايَةَ لِعَدَدِها وَلا نِهايَةَ لِمَدَدِها وَلا نَفادَ لِاَمَدِها، اَللّٰهُمَّ وَاَقِمْ بِهِ الْحَقَّ وَاَدْحِضْ بِهِ الْباطِلَ وَاَدِلْ بِهِ اَوْلِياءَكَ وَاَذْلِلْ بِهِ اَعْداءَكَ وَصِلِ اللّٰهُمَّ بَيْنَنا وَبَيْنَهُ وُصْلَةً تُؤَدّي اِلىٰ مُرافَقَةِ سَلَفِهِ، وَاجْعَلْنا مِمَّنْ يَأْخُذُ بِحُجْزَتِهِمْ، وَيَمْكُثُ فى ظِلِّهِمْ، وَاَعِنّا عَلىٰ تَأْدِيَةِ حُقُوقِهِ اِلَيْهِ، وَالْاِجْتِهادِ فى طاعَتِهِ، وَاجْتِنابِ مَعْصِيَتِهِ، وَامْنُنْ عَلَيْنا بِرِضاهُ، وَهَبْ لَنا رَأْفَتَهُ وَرَحْمَتَهُ وَدُعاءَهُ وَخَيْرَهُ مانَنالُ بِهِ سَعَةً مِنْ رَحْمَتِكَ وَفَوْزاً عِنْدَكَ، وَاجْعَلْ صَلاتَنا بِهِ مَقْبُولَةً، وَذُنُوبَنا بِهِ مَغْفُورَةً، وَدُعاءَنا بِهِ مُسْتَجاباً وَاجْعَلْ اَرْزاقَنا بِهِ مَبْسُوطَةً، وَهُمُومَنا بِهِ مَكْفِيَّةً، وَحَوائِجَنا بِهِ مَقْضِيَّةً، وَاَقْبِلْ اِلَيْنا بِوَجْهِكَ الْكَريمِ وَاقْبَلْ تَقَرُّبَنا اِلَيْكَ، وَانْظُرْ اِلَيْنا نَظْرَةً رَحيمَةً نَسْتَكْمِلُ بِهَا الْكَرامَةَ عِنْدَكَ، ثُمَّ لا تَصْرِفْها عَنّا بِجُودِكَ، وَاسْقِنا مِنْ حَوْضِ جَدِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ بِكَأْسِهِ وَبِيَدِهِ رَيّاً رَوِيّاً هَنيئاً سائِغاً لا ظَمَاَ بَعْدَهُ يا اَرْحَمَ الرّاحِمينَ

يَا رَبَّ مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ وَّ عَجِّلْ فَرَجَ آلِ مُحَمَّدٍ

مصباح الزائر (عربي)، السيد على ابن طاؤس، صفحه 230-234

المزار الكبير (عربي)، محمد ابن المشهدی، صفحه 216-217

بحار الأنوار (عربي)، باقر مجلسی جلد 99، صفحه 104-110

عصر الظهور (عربي)، شيخ على الكورانی، صفحه 346-349

مفاتيح الجنان (اردو)، شيخ عباس قمی، صفحه 1027-1039

ترجمہ:

خاص حمد ہے اللہ کے واسطے جو عالمین کا رب ہے اور اللہ کی صلوٰۃ اورسلام ہو ہمارے سردار اور اس کے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور ان کی آلِ طاہرین صلوٰۃ اللہ وسلام اللہ علیہم أجمعین پر۔

اے اللہ تیرے لئے خاص حمد ہے تیری، اس قضاء پر جو تیرے اُن اولیاء میں جاری ہوئی جنھیں تو نے اپنے نفس اور دین کیلئے خالص رکھا۔ کہ جب تم نے ان کے لئے جزا نکالی اپنے ہاں سے قائم رہنے والی نعمتوں میں سے، جن کو نہ زوال ہے اور نہ کمزور پڑنے والی ہیں۔ اس کے بعد تو نے اُن پر دنیا کے گھٹیا درجات اور جھوٹی شان وشوکت سے خاص زہد کی شرط رکھی پس انھوں نے وہ شرط تمہارے واسطے پوری کی اور تُو ان کی وفا کا علم رکھتا ہے سو تُو نے انھیں مقبول ومقرب کیا اور ان کے واسطے خاص بلند ذکر کو مقدّم کیا اور

واضح ثناء کی اور اُن پر ملائکہ نازل کیے اور ان وحی سے مکرم کیا اور اپنا علم اُن کو دیا اور اُن کو اپنی ذات تک ذریعہ اور اپنی رضاؤں تک (پہنچنے کا) وسیلہ قرار دیا۔ پس ان میں سے کسی کو اپنی جنت میں رکھا یہاں تک کہ اسے اس میں سے باہر بھیجا اور کسی کو تُو نے اپنی کشتی میں سوار کیا اور اس کو اور اس کے ایمان والے ساتھیوں کو ہلاکت سے اپنی رحمت کے ذریعے نجات دی اور کسی کو تُو نے اپنے نفس کا خلیل بنایا اور پھر آخرین میں سے سچی زبان نے تجھ سے سوال کیا تو پھر تُو نے اسے پورا فرمایا اور اُسے علی علیہ الصلوٰۃ والسّلام قرار دیا اور کسی کے ساتھ تُو نے درخت میں سے کلام کیا اور اس کے واسطے اس کے بھائی کو اس کا پشت پناہ اور وزیر قرار دیا اور کسی کو تُو نے بغیر باپ کے پیدا کر دیا اور اُسے کھلی نشانیاں دیں اور روح القدس سے اس کی تائید کی اور سب کیلئے شریعت اور راستہ مقرر کیا اور ان کیلئے اوصیاء منتخب کیے۔ ایک مدّت سے دوسری مدّت تک، تیرے دین کی اقامت کے واسطے اور تیرے بندوں پر حجت بن کر محافظ کے بعد محافظ آتا رہا، تاکہ حق اپنی مقررہ جگہ سے نہ ہٹے اور اہلِ حق پر باطل غالب نہ ہو اور کوئی ایک یہ نہ کہہ سکے کہ کیوں نہ بھیجا تُو نے ہماری طرف ڈرانے والا رسول؟ اور ہمارے واسطے ہدایت کا پرچم کیوں نہ قائم کیا؟ کہ تیری آیات کی اتباع ہوتی، اس سے قبل کہ ہم

ذلیل و رسوا ہوتے ۔ یہاں تک کہ تُو نے اس امر سے انتہا کی اپنے حبیب و نجیب مولا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی طرف اور پس وہؐ ویسے ہی تھے جیسا کہ تُو نے ان کو نجیب کیا تھا۔ تمام مخلوقات کے سردار، تمام برگزیدوں سے برگزیدہ، اور تمام منتخبین سے افضل، تمام معتمدین سے اکرم، انھیں تُو نے اپنے انبیاء پر مقدّم کیا اور تو نے انھیں اپنے بندوں میں سے ثقلین (یعنی جن و انس دونوں) کی طرف مبعوث کیا اور ان کیلئے تمام مشارق و مغارب کو زیر کر دیا اور ان کیلئے براق کو مسخر کر دیا اور انھوں نے اپنی روح سے معراج کی تیرے آسمانوں کی طرف اور ودیعت کیا علم جو کچھ تھا اور جو کچھ ہو گا تیری مخلوق کا قضاء تک ۔ پھر ان کی نصرت فرمائی رعب کے ذریعے، جبرائیل و میکائیل اور نشانیوں والے فرشتوں کو ان کی محافظت کا منصب عطا فرمایا اور ان سے وعدہ فرمایا کہ آپ کا دین تمام ادیان پر ظاہر ہو گا چاہے مشرکین کو کتنی ہی کراہت کیوں نہ ہو اور یہ اُس کے بعد ہوا جب تُو نے ان کو ان کے ساتھ والوں میں سے مرکزِ صدق پر مستقر فرمایا اور ان کیلئے اور ان کے اہل کیلئے وہ پہلا گھر قرار دیا جو لوگوں کیلئے وضع فرمایا گیا تھا جو کہ بکہِ مبارکہ سے ہے اور عالمین کے واسطے ہدایت ہے۔ جس میں کھلی نشانیاں اور مقامِ ابراہیم ہے اور جو اس میں داخل ہوا امن پا گیا اور تُو نے کہا" إِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ

عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْراً " بس اس کے سوا نہیں، کہ اللہ کا ارادہ ہے کہ تم سب اہلِ بیت سے رجس کو ازل سے دور رکھے اور تم سب کو ایسے مطہر (پاک کرنے والا) رکھے جیسا کہ تطہیر (پاک رکھنے کا حق) ہے۔ پھر محمد صلوٰۃ اللہ علیہ و آلہ أجمعین کا اجر قرار دیا اپنی کتاب میں، سو کہا، "قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْراً إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ" فرما دیجئے نہیں کرتا میں سوال تم سے اجر پر ماسوائے اس کے کہ میرے قُربیٰ (مخدومہ کائنات صلوٰۃ اللہ علیہا اور ان کی آلِ اطہار) سے مودّت کرو اور کہا "مَا سَأَلْتُكُمْ مِنْ أَجْرٍ فَهُوَ لَكُمْ" جو سوال کیا تم سے اجر میں سے، سو وہ تمہارے (اپنے فائدے کے) واسطے ہی ہے اور فرمایا "مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِلَّا مَنْ شَآءَ أَنْ يَتَّخِذَ إِلَىٰ رَبِّهِ سَبِيلاً" نہیں سوال کرتا میں تم سے اجر میں سے ماسوائے اس کے جس کی منشاء ہے کہ اپنے رب کی سبیل (راستہ) اختیار کرے۔ تو یہ سب (اہلِ بیت) تیری طرف سبیل (پہنچنے کا راستہ) ہیں اور تیری رضاؤں کی طرف مسلک (یعنی راہ) ہیں۔ پھر جب اُن صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ایام پورے ہو گئے تو انھوں نے اپنے ولی، علی ابن ابی طالب صلوٰۃ اللہ علیہما و آلہما أجمعین کو قوم کا ہادی قائم کیا جب کہ وہ ڈرانے والے تھے اور ہر قوم کے واسطے ہادی ہیں۔ پس انھوں نے فرمایا

اس مجمع سے جس کے وہ امام تھے، "مَن کُنتُ مَولَاہُ فَعَلِیٌّ مَولَاہُ" جس کا
کُن سے میں مولا ہوں، پس اُس کے علی مولا ہیں اے اللہ ولا رکھ اُس سے
جو ان سے ولا رکھے، اور دشمنی رکھ اُس سے، جو اِن سے دشمنی رکھے اور
نصرت کر اس کی، جو ان کی نصرت کرے اور چھوڑ دے اُس کو، جو اِن کو چھوڑ
دے اور فرمایا جس کا میں کُن سے نبی ہوں، اس کے علی امیر ہیں اور فرمایا
میں اور علی شجرہِ واحد میں سے ہیں اور باقی لوگ شجرہِ شتیٰ (پراگندہ اور
مختلف شجروں) میں سے ہیں اور اُن کو اپنے لئے موسیٰؑ سے ہارونؑ کے محل
(مقام) پر قرار دیا سو فرمایا تم مجھ سے اسی منزلت سے ہو جو ہارونؑ کی موسیٰؑ
سے ہے سوائے اس کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا اور اپنی پاک شہزادی
سیدۃ النساء العالمین صلوٰتُك عَلَیھا کو ان کی زوجہِ مطہرہ قرار دیا اور اُن کیلئے
اپنی مسجد میں وہ سب حلال فرما دیا جو ان کے اپنے واسطے حلال تھا اور اُن
کے دروازہ کے سوا تمام دروازے بند کر دیے پھر اپنے علم اور اپنی حکمت کو
انھیں ودیعت فرما دیا سو فرمایا "أَنَا مَدِیْنَةُ الْعِلْمِ وَ عَلِیٌّ بَابُھَا" میں شہرِ علم
ہوں اور علیؑ اُس کا دروازہ ہیں جو شہرِ علم و حکمت میں وارد ہونا چاہے تو اس
کے دروازے میں سے آئے۔ پھر فرمایا، (اے علیؑ) تم میرے بھائی، وصی،
اور وارث ہو تمہارا گوشت میرے گوشت میں سے ہے، اور تمہارا خون

میرے خون میں سے ہے اورتمہاری صلح میری صلح ہے اورتمہاری جنگ میری جنگ ہے اور ایمان تمہارے گوشت اورخون میں مخلوط ہے جیسا کہ وہ میرے گوشت اورخون میں مخلوط ہے اورتم کل حوض پر میرے خلیفہ ہو گے اور میرے قرض کو چکاؤ گے اور میرے وعدے نبھاؤ گے اور تمہارے شیعہ منبرانِ نُور پر درخشاں چہروں کے ساتھ میرے گرد جنت میں ہوں گے اور وہ سب میرے پڑوسی ہوں گے اور اگر نہ ہوتے تم اے علیؑ تو میرے بعد مومنین کی معرفت نہ ہوسکتی اور بعد میں ایسا ہی تھا اور وہ آپ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے بعد گمراہی میں ہدایت اور اندھیرے میں نور تھے اور اللہ کی مضبوط رسی تھے اور صراطِ مستقیم تھے کسی کو ان پر سبقت نہیں تھی اُن صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی قرابت سے، اور نہ دین میں کوئی سبقت لے جانے والا تھا، اور نہ ہی ان کے مناقب میں سے کسی منقبت میں کوئی ان سے ملحق ہوا۔ ان کے قدم رسولِ پاک صلوٰۃ اللہ علیہما و آلہما أجمعین کے نقشِ قدم پر تھے اور انھوں نے تاویل (تاویلِ قرآن) پر مقاتلہ (جنگ) کیا اور اللہ (کے معاملے) میں کسی کی ملامت پر مواخذہ نہ کیا سو انھوں نے عرب کے سرداروں کو زیر کیا، ان کے بہادروں کو قتل کیا اور ان کے بھیڑیوں کو فنا کر دیا۔ سو اُن کے قلوب بدری، خیبری اور حنینی وغیرہ عداوت ونفرت سے بھر گئے، سو وہ ان کی عداوت میں

اکھٹے ہو گئے اور ان سے مقابلے پر متحد ہو گے، یہاں تک کہ آپ نے بیعت توڑنے والوں، تفرقہ ڈالنے والوں اور سرکش مرتدوں کو قتل کر دیا اور جب آپ کی مدت پوری ہو گئی تو آخرین کے ایک شقی نے اولین کے شقی کی اتباع کرتے ہوئے آپ کو شہید کر ڈالا۔ نہیں کیا انھوں نے امرِ رسولِ پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے مطابق ہادیوں کے بعد ہادیوں (کے معاملے) میں اور امت ان کی ناراضگی پر مصر ہوئی اور ان سے قطعِ رحمی اور ان کی اولاد کو نکال دینے پر جمع رہی، سوائے قلیل کے جنھوں نے ان کے حق کی رعایت کے لئے وفا کی۔ پس قتل کر دیے گئے جو قتل کر دیے گئے، اور گرفتار کر لئے گئے، جو گرفتار کر لئے گئے اور نکال دیے گئے جو نکال دیے گئے، اور ان کے واسطے اُس کے بہترین ثواب کی قضاء جاری ہوئی جب زمین خدا کی ہی ملکیت ہے وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہے اس کا وارث کر دیتا ہے اور عاقبت متقین (صاحبانِ تقوی) کے واسطے ہے اور ہمارا رب سبحان ہے، بیشک ہمارے رب کا وعدہ ضرور پورا ہونے والا ہے اور اللہ اپنے وعدے کے برخلاف نہیں کرتا اور وہ زبردست طاقتور صاحبِ حکمت ہے۔ پس خاندانِ محمد و علی صلی اللہ علیہما و آلھما کی برگزیدہ ہستیوں پر بکا کرنے والے بکا کریں اور انھی پر ندبہ (دھاڑیں مار مار کر) گریہ کرنے والے (ندبہ) گریہ

کریں اور ان جیسوں کیلئے خون کے آنسو بہائے جائیں اور رونے والے چیخ چیخ کر روئیں اور فریاد کرنے والے فریاد کریں اور آواز دینے والے آواز دیں۔

کہاں ہیں حسن علیہ الصلوٰۃ والسّلام؟

کہاں ہیں حسین علیہ الصلوٰۃ والسّلام؟

کہاں ہیں فرزندانِ حسین علیہم الصلوٰۃ والسّلام؟

صالح کے بعد صالح اور صادق کے بعد صادق؟

کہاں ہیں ہدایت کے روشن راستے جو ایک کے بعد ایک آئے؟

کہاں ہیں مجسم خیر جو ایک کے بعد ایک آئے؟

کہاں ہیں طلوع ہوتے ہوئے شموس؟

کہاں ہیں درخشاں اقمار؟

کہاں ہیں روشن ترین ستارے؟

کہاں ہیں دین کی نشانیاں اور علم کے ستون؟

کہاں ہے عترتِ ہادیہ میں سے اللہ کا بقیّہ جو عترتِ ہادیہ سے جدا نہیں؟

کہاں ہے وہ جو ظالموں کی جڑوں کو کاٹ دینے کیلئے آمادہ ہے؟

کہاں ہے وہ ذات جس کا انتظار کیا جا رہا ہے ٹیڑھے اور نادرست

کو سیدھا کرنے کیلئے؟

کہاں ہے جور و عدوان کے ازالہ کی امید؟

کہاں ہے وہ جو فرائض اور سنن کی تجدید کے واسطے ذخیرہ کیا گیا ہے؟

کہاں ہے وہ جو ملت و شریعت کے اعادہ کیلئے متخیّر (منتخب کردہ) ہے؟

کہاں ہے وہ جو کتاب اور حدود کو زندہ کرنے کے واسطے امید ہے؟

کہاں ہے دین کی نشانیوں اور اہلِ دین کو زندہ کرنے والا؟

کہاں ہے سرکشوں کی جھوٹی شان و شوکت کو ریزہ ریزہ کرنے والا؟

کہاں ہے شرک اور نفاق کی بنیادوں کو منہدم کرنے والا؟

کہاں ہے فاسقوں، بدکاروں اور سرکشوں کو تباہ کرنے والا؟

کہاں ہے انحراف و تفرقے کی جڑیں کاٹ دینے والا؟

کہاں ہے کج دلی اور ہوا و ہوس کے آثار کو مٹا دینے والا؟

کہاں ہے جھوٹ اور بہتان کی رگیں کاٹ دینے والا؟

کہاں ہے سرکشوں اور مرتدوں کو تباہ کر دینے والا؟

کہاں ہے اہلِ عناد و ضلالت و الحاد کی جڑیں اکھاڑ پھینکنے والا؟

کہاں ہے اولیاء کو عزت دینے والا اور اعداء کو ذلیل کرنے والا؟

کہاں ہے کلمات کو تقویٰ پر جمع کرنے والا؟

کہاں ہے وہ اللہ کا دروازہ جہاں سے داخل ہوا جاتا ہے؟

کہاں ہے اللہ کا وہ درخشاں چہرہ جس کی طرف اولیاء توجہ کرتے ہیں؟

کہاں ہے زمین اور آسمان کے درمیان اتصال کا خاص سبب؟

کہاں ہے فتح کے دن کا مالک اور ہدایت کا پرچم لہرانے والا؟

کہاں ہے صلاح ورضا کے اجزا کی تالیف کرنے والا؟

کہاں ہے انبیاء اور فرزندانِ انبیاء کے خونِ ناحق کا بدلہ لینے والا؟

کہاں ہے شہیدِ کربلاؑ کے خون کا انتقام لینے کا طالب؟

کہاں ہے وہ (منصور) جس کی نصرت کی جاتی ہے ان پر جنہوں نے اس پر ظلم کیا اور تہمت لگائی؟

کہاں ہے وہ بے چین کہ جب دعا کرتا ہے تو اسی وقت مستجاب ہوتی ہے؟

کہاں ہے تمام مخلوقات کا سربراہ اور صاحبِ بِرّ وتقویٰ لوگوں کا مالک؟

کہاں ہے فرزندِ نبیِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور

ابنِ علی مرتضیٰ علیہ الصلوٰۃ والسّلام اور ابنِ ملیکۃ الْغَرّآءِ صلوٰۃ اللہ علیہا اور

ابنِ سیّدۃ الکبریٰ صلوٰۃ اللہ علیہا؟

میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں اور میری جان آپ کے واسطے زِرّہ وسپر ہو

اے مقربین سرداروں کے فرزند

اے نجبائے اکرمین کے فرزند

اے صاحبِ ہدایت مہدیوں کے فرزند

اے مہذب ترین نیکیوں کے فرزند

اے سخاوت مند کریموں کے فرزند

اے مقدس ترین مطہرین کے فرزند

اے منتخب مقدس سرداروں کے فرزند

اے کثیر العطاء اکرمین کے فرزند

اے نورانی ماہتابوں کے فرزند

اے روشن چراغوں کے فرزند

اے چمک دار شہابوں کے فرزند

اے درخشاں ستاروں کے فرزند

اے واضح راستوں کے فرزند

اے بلند ترین اعلام کے فرزند

اے کامل علوم کے فرزند

اے مشہور سنتوں کے فرزند

اے مذکورہ نشانیوں کے فرزند

اے معجزاتِ موجودہ کے فرزند

اے دیکھے جانے والے دلائل کے فرزند

اے صراطِ مستقیم کے فرزند

اے عظیم ترین خبر کے فرزند

اے اس کے فرزند جو اللہ کے نزدیک اُم الکتاب میں علیِّ حکیم ہے

اے آیات اور بیّنات کے فرزند

اے ظاہر ہونے والے دلائل کے فرزند

اے واضح اور روشن برہانوں کے فرزند

اے اللہ کی بالغ حجتوں کے فرزند

اے اللہ کی پوشیدہ نعمتوں کے فرزند

اے طٰہٰ اور محکمات کے فرزند

اے یٰسین اور ذاریات کے فرزند

اے طُور اور عادیات کے فرزند

اے اُس کے فرزند کہ جو العلی الاعلیٰ کے اتنے قریب ہوا کہ دو کمانوں (قَابَ قَوسَین) یا اس سے بھی کم (أو أدنیٰ) فاصلہ رہ گیا تھا۔

کاش میں جانتا کہ اس دوری نے آپ کا مستقر کہاں بنایا ہے۔ کس زمین اور خاک کو آپ (کے قدموں) نے زینت بخشی ہوئی ہے؟ آپ رضویٰ میں ہیں یا کسی اور خطّہِ ارض یا وادیِ طویٰ میں؟ یہ مجھ پر بہت سخت ہے کہ میں مخلوق کو دیکھوں مگر آپ کو نہ دیکھ سکوں اور نہ آپ کی آہٹ سن سکوں نہ سرگوشی۔ یہ مجھ پر انتہائی سخت ہے کہ بلائیں (مصیبتیں) آپ کو ہر طرف سے گھیر لیں اور مجھ سے فریاد اور شکوہ آپ تک نہ پہنچے۔ میری جان آپ پر قربان، آپ وہ غائب ہیں جن سے ہمارا وجود خالی نہیں ہے۔ میری جان آپ پر قربان آپ وہ بچھڑے ہوئے ہیں جو ہم سے جدا نہیں ہیں۔ میری جان آپ پر قربان آپ ہر (دیدار کے) مشتاق مومن اور مومنہ کی شدید تمنّا ہیں جس کیلئے وہ آہ وزاری کا ذکر کرتے ہیں۔ میری جان آپ پر قربان کہ آپ وہ صاحبِ عزت ہیں جن کی عظمت کی بلندیوں تک کسی کی رسائی ممکن نہیں ہے۔ میری جان آپ پر قربان کہ آپ شرف و عظمت کے اس مقام پر ہیں کہ کسی کیلئے آپ کی ہمسری ممکن نہیں ہے۔ میری جان قربان آپ پر، آپ قدیمی نعمت کا وہ مرکز ہیں جس کی کوئی مثال نہیں ہے۔ میری جان قربان آپ پر کہ آپ وہ شرف رکھتے ہیں جس کے مساوی ہونا ممکن نہیں ہے۔ کب تک ہم آپ کیلئے حیران وسرگرداں

رہیں گے اے مولا اور کب تک اور کس انداز سے آپ کے ساتھ خطاب اور سرگوشی کروں۔ یہ مجھ پر انتہائی سخت ہے کہ میں آپ کے غیر سے جواب پاؤں اور آپ سے محروم رہوں۔ مجھ پر یہ انتہائی سخت ہے کہ میں آپ پر روؤں اور لوگ آپ کو چھوڑے رہیں مجھ پر یہ انتہائی سخت ہے کہ آپ پر جو گزرے، دوسروں پہ نہ گزرے۔ کیا کوئی معین ہے جس کے ساتھ مل کر آپ کیلئے طویل آہ و بکاء کروں؟

کیا کوئی آہ وزاری کرنے والا ہے کہ اس کی مدد کروں آہ وزاری میں جبکہ وہ تنہا ہو؟

کیا کوئی ایسی روتی ہوئی آنکھ ہے جس کی میری آنکھ مدد کرے آنسو بہانے پر؟

اے فرزندِ احمدِ مختار صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کیا آپ سے ملاقات کا کوئی راستہ ہے؟

کیا ہمارا دن آپ سے متصل ہو جائے گا کہ ہم خوشحال ہو جائیں؟

کب ہم آپ کے سیراب کرنے والے چشموں سے سیراب ہوں گے؟

کب ہم آپ کے چشمہِ آبِ شیریں سے پیاس بجھائیں گے کہ گویا

پیاس کا عرصہ بہت طویل ہو گیا ہے۔

کب ہماری صبح وشام آپ کے ساتھ ہو گی کہ ہماری آنکھیں آپ کے دیدار سے ٹھنڈی ہوں۔

کب آپ ہمیں اور ہم آپ کو (روبرو) دیکھیں گے؟ اور پھر آپ کو نصرت کا پرچم لہراتے دیکھیں گے۔

کیا آپ ہمیں اپنے اردگرد حلقہ بگوش دیکھیں گے؟ اور آپ سبھی عوام کے امام ہوں گے اور پھر آپ زمین کو عدل وانصاف سے پر کر دیں گے اور آپ اپنے اعداء کو سخت توہین اور سزا کا ذائقہ چکھائیں گے اور آپ سرکشوں اور حق کو جھٹلانے والوں کو نابود کر دیں گے اور آپ متکبروں کا سلسلہ قطعہ فرما دیں گے اور ظالمین کی جڑیں اکھاڑ پھینکیں گے اور ہم کہیں گے خاص حمد ہے اللہ کے واسطے جو عالمین کی ربوبیت کرنے والا ہے۔

اے اللہ تُو کرب اور بلاؤں کی کشائش کرنے والا ہے اور تیرے پاس ہماری مدد ہے سو تیرے حضور فریاد کرتے ہیں اور تو دنیا وآخرت کا رب ہے۔ پس فریاد سن اے فریاد کرنے والوں کے فریاد رس، اپنے بندہ ءمبتلا کی، اور اسے اپنے سردار کا دیدار کرا دے اے شدید القویٰ! اور اس کے رنج وغم کو زائل فرما دے اور اس کی پیاس بجھا دے اے

وہ جو عرش پر استویٰ (حاوی) ہے! اور جس کی طرف رجعت (واپسی) اور منتہیٰ ہے۔ اے اللہ اور ہم تیرے مشتاق بندے ہیں تیرے ولی عجل اللہ فرجہ الشریف (کے دیدار) کیلئے، جن کا ذکر تو نے اور تیرے نبیؐ نے کیا ہے، جسے تو نے ہمارے واسطے عصمت عطا فرمانے والا اور ملجا و ماوی قرار دیا ہے، اور اسے ہم میں سے مومنین کا امام قرار دیا، سو اُنھیں ہماری طرف سے تحیت و سلام پہنچا دے اور اضافہ فرما اُن سے ہمارے اکرام میں اور ان کی قرار گاہ کو ہمارا ٹھکانہ اور مقام قرار دے اور اپنی تقدیم سے ہم پر اپنی نعمت ان کی امامت کے ذریعے تمام فرما۔ یہاں تک کہ وہ ہمیں تیری بہشتِ وصال میں لے آئیں اور تیرے مخلصوں میں سے تیرے شہداء کی رفاقت عطا فرما دیں۔ اے اللہ محمدؐ و آل محمدؐ پر صلوٰۃ بھیج اور صلوٰۃ بھیج مولا محمدِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر، جو ان کے جد اور تیرے رسول، اور سیّدِ اکبر ہیں اور صلوٰۃ بھیج ان کے والد پاک پر جو سیّدِ اصغر ہیں اور صلوٰۃ بھیج ان کی جدہ طاہرہ صدیقۃ الکبریٰ سیدہ بنتِ محمد صلوٰۃ اللہ علیہا پر، صلوٰۃ بھیج ان کے تمام آبائے طاہرین پر جن کو تُو نے مصطفیٰ کیا ہے اور اُن عجل اللہ فرجہ الشریف پر صلوٰۃ بھیج وہ صلوٰۃ جو افضل، اکمل، تمام، ہمیشہ رہنے والی، کثیر اور وافر ہو، ایسی صلوٰۃ جو تو نے بھیجی

اپنے اصفیاء اور برگزیدوں میں سے اور اپنی مخلوق میں سے کسی ایک پر اور صلوٰۃ بھیج اُن صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم پر، جس کے عدد کی کوئی غایت نہ ہو (اعداد و شمار کی کوئی حد نہ ہو) اور جس کی مدت کی کوئی انتہا نہ ہو اور جس کا دورانیہ کبھی نہ ختم ہو۔

اے اللہ ان سے حق کو قائم فرما اور ان سے باطل کو فنا کر دے اور ان سے اولیاء کو اَدِل کر اور ان سے اپنے دشمنوں کو ذلیل کر۔ اے اللہ ہمارے ان کے درمیان ایسا وصل فرما جو ہمیں لے جائے ان کے اسلاف کی رفاقت کی طرف اور ہمیں ایسے لوگوں میں شامل فرما جو ان ذوات کے دامن کے ساتھ متمسک ہو گئے اور ان کے زیرِ سایہ رہے۔ اور اعانت فرما، ہمیں ان کے حقوق ادا کرنے، ان کی اطاعت میں کوشش کرنے، اور ان کی معصیت و نافرمانی سے اجتناب کرنے میں۔ اور ہم پر احسان فرما ان کی رضا سے اور عطا فرما ان کی شفقت، رحمت، دعا اور خیر جس سے ہم پا سکیں تیری رحمتوں کی سعہ (اہلیت) اور تیرے حضور سے فوز (عظیم کامیابی)۔

اور ہماری صلات کو ان سے مقبول قرار دے۔

اور ہمارے گناہ ان سے معاف فرما دے۔

اوران سے ہماری دعائیں منظور فرما۔

اوران سے ہمارا رزقِ معرفت فراخ کردے۔

اور ہمارے غموں میں ان سے کفایت فرما۔

اور ہماری حاجتیں ان سے پوری فرما۔

اور اپنے کریم چہرے سے ہماری طرف توجہ فرما اور اپنے لیے ہمارے تقرب کو قبول فرما۔

اور نظر کر ہماری طرف اپنی رحیم نگاہ سے کہ جس سے ہم تیری بارگاہ میں کرامت کے کمال پر پہنچ جائیں۔

پھر اس کو ہم سے منصرف نہ فرما، اپنی جود وسخاوت سے۔

اور ہمیں سیراب فرما ان عجل اللہ فرجہ الشریف کے نانا پاک کے حوضِ وصال پر، انھیں کے دست وجامِ معرفت سے۔

اے محمدؐ وآل محمدؐ کے رب، محمدؐ وآل محمدؐ پر صلوٰۃ بھیج اور محمدؐ وآلِ محمدؐ کی آبادی میں جلدی فرما۔

زیارتِ مولا صاحب الزمان

عجل اللہ فرجہ الشریف (بروزِ جمعہ)

أَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا حُجَّةَ اللهِ فِى اَرْضِهِ. أَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا عَيْنَ اللهِ فِى خَلْقِهِ، أَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا نُورَ اللهِ الَّذِى يَهْتَدِى بِهِ الْمُهْتَدُونَ وَيُفَرَّجُ بِهِ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ، أَلسَّلامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْمُهَذَّبُ الْخائِفُ، أَلسَّلامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْوَلِيُّ النّاصِحُ. أَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا سَفِينَةَ النَّجاةِ، أَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا عَيْنَ الْحَياةِ، أَلسَّلامُ عَلَيْكَ صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ وَ عَلَى آلِ بَيْتِكَ الطَّيِّبِينَ الطّاهِرِينَ، أَلسَّلامُ عَلَيْكَ عَجَّلَ اللهُ لَكَ ما وَعَدَكَ مِنَ النَّصْرِ وَظُهُورِ الأَمْرِ. أَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا مَوْلاىَ. أَنَا مَوْلاكَ عارِفٌ بِأُولاكَ وَأُخْراكَ اَتَقَرَّبُ إِلَى اللهِ تَعالَى بِكَ وَبِآلِ بَيْتِكَ، وَأَنْتَظِرُ ظُهُورَكَ وَظُهُورَ الْحَقِّ عَلَى يَدَيْكَ وَأَسْأَلُ اللهَ أَنْ يُّصَلِّىَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ يَّجْعَلَنِى مِنَ الْمُنْتَظِرِينَ لَكَ وَالتّابِعِينَ وَالنّاصِرِينَ لَكَ عَلَى أَعْدائِكَ وَالْمُسْتَشْهَدِينَ بَيْنَ يَدَيْكَ فِى جُمْلَةِ أَوْلِيائِكَ، يا مَوْلاىَ يا صاحِبَ الزَّمانِ صَلَواتُ اللهِ عَلَيْكَ وَ عَلَى آلِ بَيْتِكَ هٰذا يَوْمُ الْجُمُعَةِ

وَهُوَ يَوْمُكَ الْمُتَوَقَّعُ فيهِ ظُهُورُكَ وَالْفَرَجُ فيهِ لِلْمُؤْمِنينَ عَلىٰ يَدَيْكَ وَقَتْلُ الْكافِرينَ بِسَيْفِكَ وَأَنَا يا مَوْلايَ فيهِ ضَيْفُكَ وَجارُكَ أَنتَ يا مَوْلايَ كَريمٌ مِنْ أَوْلادِ الْكِرامِ وَمَأْمُورٌ بِالضِّيافَةِ وَالإِجارَةِ فَأَضِفْني وَأَجِرْني صَلَواةُ اللهِ عَلَيْكَ وَعَلىٰ أَهْلِ بَيْتِكَ الطّاهِرينَ

يا رَبَّ مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّد، صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّد، وَ عَجِّلْ فَرَجَ آلِ مُحَمَّد

بحار الأنوار (عربي) ج99، صفحه 215

ترجمہ:

سلام ہو آپ پر اے اللہ کی زمین میں اس کی حجت، سلام ہو آپ پر اے اللہ کی آنکھ اس کی مخلوقات میں، سلام ہو آپ پر اے اللہ کے نُورِ عظیم کہ جس کے ذریعے ہدایت پانے والے ہدایت پاتے ہیں اور جس کے ذریعے مؤمنین کو کشائش ملتی ہے۔ سلام ہو آپ پر اے مہذب ترین ذات۔ سلام ہو آپ پر اے نصیحت فرمانے والے ولی۔ سلام ہو آپ پر اے کشتیءِ نجات۔ سلام ہو آپ پر اے چشمہءِ حیات۔ سلام ہو آپ پر، اللہ کی صلواۃ و سلام ہو آپ پر اور آپ کے طیبین و طاہرین گھر والوں پر۔ سلام ہو آپ پر۔ اللہ جلدی

کرے آپ کیلئے، نصرت وظہورِ امر میں، جس کا اس نے آپ سے وعدہ فرمایا تھا۔

سلام ہو آپ پر اے میرے مالک و مولا، میں آپ کا وہ بندہ ہوں جو معرفت رکھتا ہے آپ کے امرِ آغاز و انجام کی۔ میں آپ کے اور آپ کے خاندانِ اقدس کے وسیلے سے اللہ کی طرف قربت چاہتا ہوں اور میں انتظار کرتا ہوں آپ کے ظہور کا اور آپ کے ہاتھ سے حق کے ظہور کا اور اللہ سے سوال کرتا ہوں کہ وہ محمد و آل محمد علیہم الصلوٰۃ والسلام پر صلوٰۃ بھیجے اور مجھے آپ کے منتظرین (انتظار کرنے والوں)، تابعین (اتباع کرنے والوں) اور آپ کے دشمنوں کے خلاف آپ کے ناصرین (نصرت کرنے والوں) اور آپ کے ہاتھوں کے درمیان (یعنی آپ کے سامنے) شہید ہونے والوں میں سے قرار دے، آپ کے جملہ اولیاء (یعنی دوستوں) میں سے قرار دے۔ اے میرے مولا، اے زمانے کے مالک، اللہ کی صلوٰۃ ہو آپ پر اور آپ کے خاندانِ اطہر پر۔ یہ جمعہ کا دن ہے، جو کہ آپ کا دن ہے۔ اس میں آپ کے ظہور کی اور آپ کے ہاتھوں مؤمنین کے واسطے کشائش کی اور آپ کی تلوار کے ذریعے کافروں کے قتل کی توقع ہے اور اے میرے مولا میں اس دن آپ کا مہمان ہوں اور آپ کی پناہ میں ہوں، اور آپ اے میرے کریم مولا، کریم ذوات کی اولادِ پاک ہیں اور مہمان نوازی کے ساتھ پناہ دینے پر مامور ہیں، پس مجھے مہمان

فرمایئے اور پناہ دیجئے۔

اللہ کی صلواۃ ہو آپ پر اور آپ کے اہلِ بیتِ طاہرین

صلواۃ اللہ علیہم أجمعین پر۔

اے محمدؐ و آلِ محمدؐ کے رب، محمدؐ و آلِ محمدؐ پر صلواۃ بھیج، اور محمدؐ و آلِ

محمدؐ کی آبادی میں جلدی فرما۔

زیارتِ مولا قائم آل محمدؐ عجل اللہ فرجہ الشریف

(زیارتِ سرداب)

یہ زیارت عموماً سامراء میں اس سرداب کی زیارت کرتے ہوئے پڑھی جاتی ہے، جہاں مولا صاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف نے غیبت اختیار فرمائی تھی۔ لیکن اسے کسی بھی وقت اور کہیں بھی دو رکعت بحضور مولا صاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف کے ساتھ پڑھا جا سکتا ہے۔

أَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا خليفةَ اللهِ وَخَلَيفةَ آبائِهِ الْمَهْدِيّين، أَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا وَصِيَّ الأَوْصِياءِ الْمَاضِين، أَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا حافِظَ أَسْرارِ رَبِّ الْعالَمين، أَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا بَقِيَّةَ اللهِ مِنَ الصَّفْوَةِ الْمُنْتَجَبين، أَلسَّلامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ الأَنْوارِ الزّاهِرَةِ، أَلسَّلامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ الأَعْلامِ الْباهِرَةِ، أَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا بْنَ الْعِتْرَةِ الطّاهِرَةِ، أَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا مَعْدِنَ الْعُلُومِ النَّبَوِيَّةِ، أَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا بابَ اللهِ الَّذی لا يُؤْتی اِلّا مِنْهُ، أَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا سَبيلَ اللهِ الَّذی مَنْ سَلَكَ غَيْرَهُ

هَلَكَ، أَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا ناظِرَ شَجَرَةِ طُوبى وَسِدْرَةِ الْمُنْتَهى، أَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا نُورَ اللهِ الَّذي لا يُطْفى، أَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا حُجَّةَ اللهِ الَّتي لا تَخْفى، أَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا حُجَّةَ اللهِ عَلى مَنْ فِي الأَرْضِ وَالسَّماءِ، أَلسَّلامُ عَلَيْكَ سَلامَ مَنْ عَرَفَكَ بِما عَرَّفَكَ بِهِ اللهُ، وَنَعَتَكَ بِبَعْضِ نُعُوتِكَ الَّتي اَنْتَ اَهْلُها وَفَوْقُها، أَشْهَدُ أَنَّكَ الْحُجَّةُ عَلى مَنْ مَضى وَمَنْ بَقِيَ، وَاَنَّ حِزْبَكَ هُمُ الْغالِبُونَ وَ أَوْلِياءَكَ هُمُ الْفائِزُونَ وَاَعْداءَكَ هُمُ الْخاسِرُونَ، وَاَنَّكَ خازِنُ كُلِّ عِلْمٍ، وَفاتِقُ كُلِّ رَتْقٍ، وَمُحَقِّقُ كُلِّ حَقٍّ، وَمُبْطِلُ كُلِّ باطِلٍ، رَضيتُكَ يا مَوْلايَ إِماماً وَهادِياً وَوَلِيّاً وَمُرْشِداً، لا أَبْتَغي بِكَ بَدَلاً وَلا أَتَّخِذُ مِنْ دُونِكَ وَلِيّاً، أَشْهَدُ أَنَّكَ الْحَقُّ الثّابِتُ الَّذي لا عَيْبَ فيهِ، وَاَنَّ وَعْدَ اللهِ فيكَ حَقٌّ لا اَرْتابُ لِطُولِ الْغَيْبَةِ وَبُعْدِ الاَمَدِ، وَلا اَتَحَيَّرُ مَعَ مَنْ جَهِلَكَ وَجَهِلَ بِكَ، مُنْتَظِرٌ مُتَوَقِّعٌ لاَيّامِكَ، وَاَنْتَ الشّافِعُ الَّذي لا تُنازَعُ، وَالْوَلِيُّ الَّذي لا تُدافَعُ، ذَخَرَكَ اللهُ لِنُصْرَةِ الدّينِ وَاِعْزازِ الْمُؤْمِنينَ، وَالاِنْتِقامِ مِنَ الْجاحِدينَ الْمارِقينَ، اَشْهَدُ اَنَّ بِوِلايَتِكَ تُقْبَلُ الاَعْمالُ، وَتُزَكَّى الاَفْعالُ، وَتُضاعَفُ الْحَسَناتُ، وَتُمْحَى السَّيِّئاتُ، فَمَنْ جاءَ بِوِلايَتِكَ وَاعْتَرَفَ بِاِمامَتِكَ قُبِلَتْ اَعْمالُهُ وَصُدِّقَتْ اَقْوالُهُ وَتَضاعَفَتْ حَسَناتُهُ

وَمُحِيَتْ سَيِّئاتُهُ، وَمَنْ عَدَلَ عَنْ وِلايَتِكَ وَجَهِلَ مَعْرِفَتَكَ
وَاسْتَبْدَلَ بِكَ غَيْرَكَ كَبَّهُ اللهُ عَلى مَنْخَرِهِ فِي النّارِ، وَلَمْ يَقْبَلِ اللهُ لَهُ
عَمَلاً وَلَمْ يُقِمْ لَهُ يَوْمَ الْقِيامَةِ وَزْناً. اُشْهِدُ اللهَ وَاُشْهِدُ مَلائِكَتَهُ
وَاُشْهِدُكَ يا مَوْلايَ بِهذا، ظاهِرُهُ كَباطِنِهِ وَسِرُّهُ كَعَلانِيَتِهِ، وَاَنْتَ
الشّاهِدُ عَلى ذلِكَ، وَهُوَ عَهْدِى اِلَيْكَ وَميثاقى لَدَيْكَ، اِذْ اَنْتَ نِظامُ
الدّينِ، وَيَعْسُوبُ الْمُتَّقينَ، وَعِزُّ الْمُوَحِّدينَ، وَبِذلِكَ اَمَرَنى رَبُّ
الْعالَمينَ، فَلَوْ تَطاوَلَتِ الدُّهُورُ، وَتَمادَتِ الْاَعْمارُ، لَمْ اَزْدَدْ فيكَ اِلّا
يَقيناً وَلَكَ اِلّا حُبّاً، وَعَلَيْكَ اِلّا مُتَّكَلاً وَمُعْتَمَداً، وَلِظُهُورِكَ اِلّا
مُتَوَقِّعاً وَمُنْتَظِراً، وَلِجِهادى بَيْنَ يَدَيْكَ مُتَرَقِّباً، فَاَبْذُلُ نَفْسى وَمالى
وَوَلَدى وَاَهْلى وَجَميعَ ما خَوَّلَنى رَبّى بَيْنَ يَدَيْكَ وَالتَّصَرُّفَ بَيْنَ اَمْرِكَ
وَنَهْيِكَ، مَوْلايَ فَاِنْ اَدْرَكْتُ اَيّامَكَ الزّاهِرَةَ وَاَعْلامَكَ الْباهِرَةَ فَها
اَنَاذا عَبْدُكَ الْمُتَصَرِّفُ بَيْنَ اَمْرِكَ وَنَهْيِكَ، اَرْجُوبِهِ الشَّهادَةَ بَيْنَ
يَدَيْكَ وَالْفَوْزَ لَدَيْكَ، مَوْلايَ فَاِنْ اَدْرَكَنِي الْمَوْتُ قَبْلَ ظُهُورِكَ فَاِنّى
اَتَوَسَّلُ بِكَ وَبِآبائِكَ الطّاهِرينَ اِلَى اللهِ تَعالى وَاَسْأَلُهُ اَنْ يُصَلِّيَ عَلى
مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَاَنْ يَجْعَلَ لى كَرَّةً فى ظُهُورِكَ وَرَجْعَةً فى اَيّامِكَ، لِاَبْلُغَ
مِنْ طاعَتِكَ مُرادى وَاَشْفِيَ مِنْ اَعْدآئِكَ فُؤادى، مَوْلايَ وَقَفْتُ فى

زِيارَتِكَ مَوْقِفَ الْخاطِئينَ النّادِمينَ الْخائِفينَ مِنْ عِقابِ رَبِّ الْعالَمينَ، وَقَدِ اتَّكَلْتُ عَلى شَفاعَتِكَ، وَرَجَوْتُ بِمُوالاتِكَ وَشَفاعَتِكَ مَحْوَ ذُنُوبي، وَسَتْرَ عُيُوبي، وَمَغْفِرَةَ زَلَلي، فَكُنْ لِوَلِيِّكَ يا مَوْلايَ عِنْدَ تَحْقيقِ اَمَلِهِ وَاسْأَلِ اللهَ غُفْرانَ زَلَلِهِ، فَقَدْ تَعَلَّقَ بِحَبْلِكَ، وَتَمَسَّكَ بِوِلايَتِكَ، وَتَبَرَّأَ مِنْ اَعْدائِكَ. أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَاَنْجِزْ لِوَلِيِّكَ ما وَعَدْتَهُ. أَللّٰهُمَّ اَظْهِرْ كَلِمَتَهُ، وَاَعْلِ دَعْوَتَهُ، وَانْصُرْهُ عَلى عَدُوِّهِ وَعَدُوِّكَ يا رَبَّ الْعالَمينَ. أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاَظْهِرْ كَلِمَتَكَ التّامَّةَ وَمُغَيَّبَكَ فِى اَرْضِكَ الْخائِفَ الْمُتَرَقِّبَ. أَللّٰهُمَّ انْصُرْهُ نَصْراً عَزيزاً وَافْتَحْ لَهُ فَتْحاً يَسيراً. أَللّٰهُمَّ وَاَعِزَّ بِهِ الدّينَ بَعْدَ الْخُمُولِ، وَاَطْلِعْ بِهِ الْحَقَّ بَعْدَ الْاُفُولِ، وَاَجْلِ بِهِ الظُّلْمَةَ وَاكْشِفْ بِهِ الْغُمَّةَ. أَللّٰهُمَّ وَآمِنْ بِهِ الْبِلادَ، وَاهْدِ بِهِ الْعِبادَ. أَللّٰهُمَّ امْلَأْ بِهِ الْاَرْضَ عَدْلاً وَقِسْطاً كَما مُلِئَتْ ظُلْماً وَجَوْراً اِنَّكَ سَميعٌ مُجيبٌ. اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا وَلِيَّ اللهِ، ائْذَنْ لِوَلِيِّكَ فِي الدُّخُولِ إِلَى حَرَمِكَ صَلَواتُ اللهِ عَلَيْكَ وَعَلى آبائِكَ الطّاهِرينَ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكاتُهُ

يا رَبَّ مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ، صَلِّ عَلى مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ، وَ عَجِّلْ فَرَجَ آلِ مُحَمَّدٍ

ترجمہ:

سلام ہوآپ پراے اللہ کے خلیفہ اوراپنے مہدیین آباء کے خلیفہ۔سلام ہوآپ پراے گزشتہ تمام اوصیاء کے وصی۔سلام ہوآپ پراے رب العالمین کے اسرار کے حافظ۔سلام ہوآپ پراے اللہ کے بقیہ اس کے اس مقدس ترین برگزیدگان میں سے ۔ سلام ہو آپ پر اے روشن ترین انوار کے فرزند (وارث)۔ سلام ہو آپ پر اے لہراتے ہوئے عظیم پرچموں کے فرزند (وارث)۔سلام ہوآپ پراے عترتِ طاہرہ (مقدس نسلِ نور) کے فرزند۔سلام ہوآپ پراے علومِ نبوی کے معدن ومخزن۔سلام ہوآپ پراے اللہ کے دروازہ جس کے بغیر کوئی اندر داخل نہیں ہوسکتا۔سلام ہوآپ اے اللہ کی وہ سبیل کہ جو اسے چھوڑکراس کے غیر کی طرف چلا، ہلاک ہوا۔سلام ہوآپ اے شجرۂ طوبیٰ اور سدرۃُ المنتہیٰ کودیکھنے والی ذات ۔سلام ہوآپ پراے اللہ کے نُور جوکبھی بُجھ نہیں سکتا۔سلام ہوآپ پراے اللہ کی حجت کہ جوچھپ نہیں سکتی۔سلام ہوآپ پراے اللہ کی حجت ہراس پرجوکچھ زمین وآسمان میں ہے۔سلام ہوآپ پر۔سلام اس پر جس نے آپ کی معرفت کو پالیا جیسے اللہ سے آپ کی معرفت ہوئی ہے، اور بعض سے آپ کی نعت کی گئی، آپ کے وہ اوصاف بیان کیے گئے جن کے آپ اہل ہیں اور جن سے آپ بلند ہیں۔

میں شہادت دیتا ہوں آپ حجت ہیں جو کچھ ماضی میں گزر چکا اس پر، جو کچھ باقی ہے اس پر آپ کے لشکر کے سب لوگ غالب آنے والے ہیں، آپ کے اُولیاء عظیم کامیابی پانے والے ہیں اور آپ کے اعداء خسارہ اُٹھانے والے ہیں اور بیشک آپ ہر علم کے خزانہ دار ہیں اور ہر گرہ کھولنے والے اور ہر حق کے محقق اور ہر باطل کو جھٹلا دینے والے ہیں۔ میں رضامند ہوں اے میرے مولا کہ آپ میرے امام ہیں، میرے ہادی ہیں، میرے ولی ہیں اور میرے مرشد ہیں۔ میں آپ کے سوا کسی دوسرے میں رغبت نہیں رکھتا اور میں آپ کے سوا کسی کو اپنا ولی وسرپرست نہیں بناتا۔

میں شہادت دیتا ہوں آپ وہ حقِ ثابت ہیں جس میں کوئی عیب نہیں ہے اور آپ کے بارے میں اللہ کا وعدہ حق ہے۔ مجھے آپ کی طویل غیبت میں اور مدّتِ دراز میں کوئی شک نہیں ہے اور میں حیران نہیں ہوں اس کی طرح جو آپ سے اور آپ کے مقام سے جاہل ہے۔ میں آپ کی آمد کے دنوں کا انتظار اور توقع کرنے والا ہوں۔ آپ وہ شافع ہیں جن پر تنازع نہیں ہے اور وہ ولی ہیں جو دور نہیں ہوتے۔ اللہ نے آپ کو نصرتِ دین، اعزازِ مؤمنین اور سرکش مرتدوں سے انتقام لینے کے لیے

ذخیرہ فرمایا ہوا ہے۔

میں شہادت دیتا ہوں کہ آپ کی ولایت سے اَعمال قبول ہوتے ہیں، افعال میں پاکیزگی آتی ہے، نیکیاں دگنی ہوتی ہیں اور برائیاں مٹ جاتی ہیں۔ پس جو آپ کی ولایت سے اور آپ کی امامت کے اعتراف سے آئے، اس کے اعمال قبول ہوتے ہیں، اس کے اقوال میں صداقت آتی ہے، اس کی نیکیاں دگنی ہوتی ہیں اور اس کی برائیاں مِٹ جاتی ہیں اور جو آپ کی ولایت سے برگشتہ ہو اور آپ کی معرفت سے جہل کرے اور آپ کی جگہ آپ کے غیر کو مانے تو اللہ نے اس پر منہ کے بل آگ میں پھینکا جانا فرض کر دیا ہے، اللہ اس کے اعمال قبول نہیں کرے گا اور روزِ قیامت اس کے اعمال کا وزن نہیں کرے گا۔

میں گواہ کرتا ہوں اللہ کو، اور گواہ کرتا ہوں اس کے ملائکہ کو اور گواہ کرتا ہوں آپ کو اے میرے مولا عجل اللہ فرجك و صلواۃ اللہ علیك ، کہ میرا ظاہر میرے باطن کی طرح ہے اور اس کا پوشیدہ آشکار کی طرح ہے، اور آپ اس پر شاہد ہیں اور وہ میرا آپ سے عہد ہے اور آپ کے سامنے میثاق ہے، کیونکہ آپ دین کے نظام، متقیوں کے سردار، موحدین (توحید پر ایمان لانے والوں) کے لیے عزت ہیں اور اسی سے رب العالمین نے

مجھے امر کیا ہے۔ سو اگر زمانے طویل ہو جائیں اور عمریں دراز ہو جائیں تو نہیں زیادتی ہو گی مجھ میں، آپ پر سوائے یقین کے، اور آپ کے لیے سوائے محبت کے اور آپ پر سوائے توکل اور اعتماد کے، اور ظہور کیلئے سوائے توقع اور انتظار کے اور آپ کے سامنے آپ کی معیت میں جہاد کیلئے آمادہ رہوں گا تاکہ میں اپنی جان، اپنا مال، اپنی اولاد، اپنے اہل و عیال اور جو کچھ رب نے مجھے دیا ہے آپ کے سامنے پیش کردوں اور آپ کے امر و نہی کے تصرف میں رہوں۔ اے میرے مولا پس اگر میں آپ کے روشن دنوں اور آپ کے لہراتے پرچموں کو پالوں تو میں آپ کے امر و نہی کے ماننے والا آپ کا عبدِ متصرف ہوں اور اس بات کا خواہشمند کہ آپ کے سامنے شہادت پالوں اور آپ کے حضور فوزِ عظیم کی سعادت حاصل کرلوں۔ میرے مولا اگر مجھے آپ کے ظہور سے پہلے موت آجائے تو میں آپ اور آپ کے آبائے طاہرین علیهم الصلواة والسلام کے ذریعے اللہ سے توسل کرتا ہوں اور اس سے سوال کرتا ہوں کہ محمد و آل محمد علیهم الصلواة والسلام پر صلواة بھیج اور آپ کے ظہور کے وقت مجھے زندہ کرے اور آپ کے دنوں میں میری رجعت کرے تاکہ میں آپ کی اطاعت سے اپنی مراد پالوں اور آپ کے دشمنوں کی بربادی سے دل کو

ٹھنڈا کروں۔

میرے مولا میں آپ کی زیارت کیلئے اس طرح کھڑا ہوں جس طرح خطا کار، گناہوں پر نادم اور اور رب العالمین کے عذاب سے سہمے ہوئے لوگ کھڑے ہوتے ہیں۔ یقیناً میں آپ کی شفاعت پر توکل کرتا ہوں اور آپ کی دوستداری سے پر امید ہوں اور آپ کی شفاعت سے میرے گناہ مٹ جائیں گے، میرے عیب چھپ جائیں گے اور میرے جرائم معاف کر دیے جائیں گے۔ اے میرے مولا اپنے موالی کے ساتھ ہو جائیں تا کہ اس کی آرزو پوری ہو جائے اور اللہ سے اس کی غلطیوں کو معاف فرمانے کی دعا فرمائیں کہ اس کا تعلق ہے آپ کے دامن کو پکڑنے سے اور آپ سے تمسک ہے آپ کی ولایت کے ذریعے اور آپ کے دشمنوں پر تبرا کرتا ہے۔

اے اللہ محمد و آل محمد علیہم الصلواۃ والسلام پر صلواۃ بھیج، اور اپنے ولی عجل اللہ فرجہ الشریف سے کیا ہوا وعدہ پورا فرما اے اللہ ان کے کلمہ کو ظاہر فرما، ان کی دعوت کو عام فرما اور ان کے اور اپنے دشمنوں پر ان کی نصرت فرما۔ اے عالمین کے پروردگار۔

اے اللہ محمد و آل محمد صلواۃ اللہ علیہم أجمعین پر صلواۃ بھیج اور اپنے کامل

ترین کلمے کو جو تیری زمین میں پریشانی اور مصائب کے عالم میں پوشیدہ توقع کر رہا ہے۔ اے اللہ اس کی نصرت فرما جس سے وہ سخت زبردست رہے اور اس کو فتح و کامیاب فرما آسانی کے ساتھ۔ اے اللہ اُن عجل اللہ فرجہ الشریف کے ذریعے دین کو کمزوری کے بعد عزت دے اور اُن عجل اللہ فرجہ الشریف کے ذریعے حق کو غروب ہونے کے بعد طلوع کر اور ان عجل اللہ فرجہ الشریف کے ذریعے تاریکیوں کو روشنی عطا کر اور اُن عجل اللہ فرجہ الشریف کے ذریعے غم واندوہ کو دور فرما۔ اے اللہ ان کے ذریعے ملکوں کو امن اور بندوں کو ہدایت عطا فرما۔اے اللہ اُن عجل اللہ فرجہ الشریف کے ذریعے زمین کو عدل وقسط سے اس طرح بھر دے جس طرح وہ ظلم وجور سے بھر چکی ہے۔

بیشک تو سننے والا اور مستجاب کرنے والا ہے۔

اے اللہ کے ولی عجل اللہ فرجہ الشریف آپ پر میرا سلام ہو، اپنے دوست کو اذن عطا فرمایئے کہ آپ کے حرم میں داخل ہو۔

اللہ کی صلواۃ و درود وسلام ہو آپ پر اور آپ کے برگزیدہ آباؤ اجداد پر۔

(ثمّ ائت سرداب الغیبة وقف بین البابین ماسکاً جانب الباب بیدك ثمّ تنحنح کالمُستأذن وقُل: بِسۡمِ اللهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحیمِ وانزل بسکینة وحضور قلب وصلّ رکعتین فی عرصة

السّرداب وقُل:

اس کے بعد سرداب مبارک میں داخل ہو جائیں جہاں امامِ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف نے غیبت پسند فرمائی تھی۔ دروازے کے دونوں کواڑوں کے درمیان کھڑا ہو کر اس طرح کھانسیں جس طرح اندر آنے والا شخص بطورِ اجازت اپنی موجودگی کا احساس دلا کر اجازت لیتا ہے۔ پھر بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر نیچے اتریں جب برآمدہ نما کھلی جگہ پر پہنچیں تو دو رکعت صلاتِ زیارت ادا کریں، اس کے بعد یہ پڑھیں)

اللهُ اَكْبَرُ اللهُ اَكْبَرُ اللهُ اَكْبَرُ، لا اِلهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ وَلِلهِ الْحَمْدُ، اَلْحَمْدُ للهِ الَّذى هَدانا لِهذا وَعَرَّفَنا اَوْلِياءَهُ وَاَعْداءَهُ وَوَفَّقَنا لِزِيارَةِ اَئِمَّتِنا، وَلَمْ يَجْعَلْنا مِنَ الْمُعانِدينَ النّاصِبينَ، وَلا مِنَ الْغُلاةِ الْمُفَوِّضينَ، وَلا مِنَ الْمُرْتابينَ الْمُقَصِّرينَ. اَلسَّلامُ عَلى وَلِيِّ اللهِ وَابْنِ اَوْلِيآئِهِ، اَلسَّلامُ عَلَى الْمُدَّخَرِ لِكَرامَةِ اَوْلِياءِ اللهِ وَبَوارِ اَعْداءِهِ، اَلسَّلامُ عَلَى النُّورِ الَّذى اَرادَ اَهْلُ الْكُفْرِ اِطْفاءَهُ فَاَبَى اللهُ اِلَّا اَنْ يُتِمَّ نُورَهُ بِكُرْهِهِمْ، وَاَيَّدَهُ بِالْحَياةِ حَتّى يُظْهِرَ عَلى يَدِهِ الْحَقَّ بِرَغْمِهِمْ. اَشْهَدُ اَنَّ اللهَ اصْطَفاكَ صَغيراً وَاَكْمَلَ لَكَ عُلُومَهُ كَبيراً، وَاَنَّكَ حَيٌّ لا تَمُوتُ حَتّى تُبْطِلَ الْجِبْتَ وَالطّاغُوتَ، اَللّهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ وَعَلى خُدّامِهِ

وَاَعوانِهِ عَلی غَیبَتِهِ وَنَأیِهِ وَاستُرهُ سَتراً عَزیزاً، وَاجعَل لَهُ مَعقِلاً حَریزاً، وَاشدُدِ اَللّٰهُمَّ وَطأَتَكَ عَلیٰ مُعانِدیه، وَاحرُس مَوالِیَهُ وَزائِریهِ، اَللّٰهُمَّ کَما جَعَلتَ قَلبی بِذِکرِهِ مَعموراً فَاجعَل سِلاحی بِنُصرَتِهِ مَشهوراً، وَاِن حالَ بَینی وَبَینَ لِقائِهِ المَوتُ الَّذی جَعَلتَهُ عَلی عِبادِكَ حَتماً وَاَقدَرتَ بِهِ عَلی خَلیقَتِكَ رَغماً، فَابعَثنی عِندَ خُروجِهِ ظاهِراً مِن حُفرَتی مُؤتَزِراً کَفَنی حَتّیٰ اُجاهِدَ بَینَ یَدَیهِ فی الصَّفِّ الَّذی اَثنَیتَ عَلی اَهلِهِ فی کِتابِكَ فَقُلتَ: "کَاَنَّهُم بُنیانٌ مَرصُوصٌ"، اَللّٰهُمَّ طالَ الاِنتِظارُ وَشَمِتَ مِنَّا الفُجّارُ، وَصَعُبَ عَلَینَا الاِنتِصارُ، اَللّٰهُمَّ اَرِنا وَجهَ وَلِیِّكَ المَیمُونِ فی حَیاتِنا وَبَعدَ المَنُونِ، اَللّٰهُمَّ اِنّی اَدینُ لَكَ بِالرَّجعَةِ بَینَ یَدَیْ صاحِبِ هٰذِهِ البُقعَةِ، الغَوثَ الغَوثَ الغَوثَ یا صاحِبَ الزَّمانِ، قَطَعتُ فی وُصلَتِكَ الخُلّانَ، وَهَجَرتُ لِزِیارَتِكَ الاَوطانَ، وَاَخفَیتُ اَمری عَن اَهلِ البُلدانِ، لِتَکونَ شَفیعاً عِندَ رَبِّكَ وَرَبّی اِلی آبآئِكَ وَمَوالِیَّ فی حُسنِ التَّوفیقِ لی وَاِسباغِ النِعمَةِ عَلَیَّ، وَسَوقِ الاِحسانِ اِلَیَّ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ اَصحابِ الحَقِّ وَقادَةِ الخَلقِ، وَاستَجِب مِنّی ما دَعَوتُكَ، وَاَعطِنی ما لَم اَنطِق بِهِ فی دُعآئی مِن صَلاحِ دینی وَدُنیایَ، اِنَّكَ حَمیدٌ مَجیدٌ

وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِہِ الطّٰاہِرِیْنَ

یَا رَبَّ مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّد، صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّد، وَ عَجِّلْ فَرَجَ آلِ مُحَمَّد

ترجمہ:

اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر، نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے اور اللہ کے واسطے حمد ہے۔

حمد ہے اللہ کیلئے جس نے ہماری ہدایت کی اس (امر) کیلئے، کہ اس نے ہمیں اپنے اُولیاء کی اور اپنے اعداء (دشمنوں) کی معرفت عطا فرمائی اور ہمیں ہمارے آئمہ کی زیارت کی توفیق عطا فرمائی اُس نے ہمیں دشمنوں اور ناصبیوں میں نہیں رکھا، نہ غالیوں میں، نہ شک کرنے والوں میں اور نہ مقصّرین میں۔

سلام ہو آپ پر اے اللہ کے ولی اور فرزندِ اولیائے اللہ۔

سلام ہو اس ذخیرہ پر جو اُولیاء اللہ کے واسطے کرامت ہے اور اس کے اعداء کی بربادی کا ذریعہ ہے۔

سلام ہو اُس نورِ اوّل پر کہ جسے کفار بجھانے پر آمادہ ہوئے لیکن اللہ انکاری ہوا کہ ان کی کراہت کے باوجود اپنے نور کا اتمام کرے اور

اسے ہمیشہ کیلئے زندہ رکھا یہاں تک کہ ان کی مرضی کے خلاف حق ظاہر ہو۔

میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ نے آپ کو بچپن میں ہی مصطفیٰ کیا اور آپ کے واسطے اپنے تمام علوم کو کامل کیا اور بیشک آپ حیُّ لا یمُوت (ایسی زندہ ذات ہیں جسے کبھی موت نہیں ہے) حتی کہ آپ جبت وطاغوت کو مٹا کر رکھ دیں گے۔

اللہ کی صلواۃ ہو ان عجل اللہ فرجہ الشریف پر، ان کے نوکروں پر اور ان کی غیبت اور ان کی دُوری میں ان کی اعانت کرنے والوں پر، اس زبردست ذات کو پردے کے ساتھ محفوظ رکھ، انھیں محفوظ قلعے میں حفاظت کے ساتھ رکھ۔ اے اللہ ان کے ہاتھوں ان کے دشمنوں کیلئے بربادی کا سامان کر اور ان کے موالیوں اور زائروں کی حفاظت فرما۔ اے اللہ جیسا کہ تُو نے میرے دل کو اُن عجل اللہ فرجہ الشریف کے ذکر سے معمور فرمایا ہے، پس (اسی طرح) میرے ہتھیاروں کو اُن کی نصرت میں مشہور فرما دے اور اگر میری موت میرے اور اُن عجل اللہ فرجہ الشریف کی ملاقات کے درمیان حائل ہو جسے تمھاری ذات نے اپنے بندوں پر حتمی قرار دیا ہے اور اسے اپنی مخلوق کی رضا کے برخلاف ان پر مقدور کر دیا ہے تو پھر جب وہ ظاہر ہو جائیں تو ان کے خروج کے وقت مجھے میری قبر سے میرے کفن سمیت اُٹھانا تا کہ میں ان کے روبرو اس صف میں جہاد کروں کہ جس (صف) کے اہل کی تُو نے اپنی کتاب میں تعریف بیان فرمائی

ہے پس تو نے کہا ہے کہ وہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح ہیں۔

اے اللہ انتظار بہت طویل ہو گیا ہے، فاسق و فاجر لوگ ہم پر مسلط ہو چکے ہیں جن پر نصرت و کامیابی ہمارے لئے مشکل ہے اے اللہ ہمیں اس زندگی میں اور موت کے بعد اپنے ولیِّ میمون کا چہرۂ اقدس دکھا اے اللہ بیشک اس صاحبِ بقعہ کے زمانے میں رجعت پر میرا ایمان ہے۔

الغوث الغوث الغوث اے زمانے کے مالک عجل اللہ فرجہ الشریف میں تمام عزیز واقربا کو آپ سے ملاقات کی خاطر چھوڑ آیا اور آپ کی زیارت کیلئے اپنے ملک سے ہجرت کی ہے اور اپنے امر کو اپنے اہلِ وطن سے پوشیدہ رکھا ہے تا کہ آپ پروردگار اور اپنے آباؤ اجداد جو میرے مالک و مولا ہیں کے سامنے میرے واسطے بہترین توفیق، کرم کی نعمت اور لگاتار احسان کی شفاعت فرمائیں۔

اے اللہ محمد و آل محمد صلواۃ اللہ علیھم أجمعین پر صلواۃ بھیج جو کہ صاحبِ حق ذوات اور مخلوقات کے رہبرِ معظم ہیں۔ جو دعا تجھ سے مانگی ہے مستجاب فرما اور وہ بھی عطا فرما میں نے دعا میں نہیں کہا، دین و دنیا کی بہتری کیلئے بیشک تو حمید و مجید ہے اور صلواۃ بھیج محمد و آل محمد صلواۃ اللہ علیھم أجمعین پر۔

اے محمدؐ و آلِ محمدؐ کے رب، محمدؐ و آلِ محمدؐ پر صلواۃ بھیج، اور محمدؐ و آلِ محمدؐ کی آبادی میں جلدی فرما۔

بحار الأنوار (عربي)، جلد 99، صفحه 116-119

زيارة الامام المهدى المنتظر

عجل الله فرجه الشريف

أَلسَّلامُ عَلَى الْحَقِّ الْجَدِيدِ وَالْعَالِمِ الَّذِى عِلْمُهُ لا يَبِيدُ أَلسَّلامُ عَلَى مُحْيِى الْمُؤْمِنِينَ وَمُبِيرِ الْكَافِرِينَ السَّلامُ عَلَى مَهْدِيِّ الْأُمَمِ وَجَامِعِ الْكَلِمِ أَلسَّلامُ عَلَى خَلَفِ السَّلَفِ وَصَاحِبِ الشَّرَفِ أَلسَّلامُ عَلَى حُجَّةِ الْمَعْبُودِ وَكَلِمَةِ الْمَحْمُودِ أَلسَّلامُ عَلَى مُعِزِّ الْأَوْلِيَاءِ وَمُذِلِّ الْأَعْدَاءِ أَلسَّلامُ عَلَى وَارِثِ الْأَنْبِيَاءِ وَخَاتِمِ الْأَوْصِيَاءِ أَلسَّلامُ عَلَى الْقَائِمِ الْمُنْتَظَرِ وَالْعَدْلِ الْمُشْتَهَرِ أَلسَّلامُ عَلَى السَّيْفِ الشَّاهِرِ وَالْقَمَرِ الزَّاهِرِ وَالنُّورِ الْبَاهِرِ أَلسَّلامُ عَلَى شَمْسِ الظَّلامِ وَبَدْرِ التَّمَامِ أَلسَّلامُ عَلَى رَبِيعِ الْأَنَامِ وَنَضْرَةِ الْأَيَّامِ أَلسَّلامُ عَلَى صَاحِبِ الصَّمْصَامِ وَفَلاقِ الْهَامِ أَلسَّلامُ عَلَى الدِّينِ الْمَأْثُورِ وَالْكِتَابِ الْمَسْطُورِ أَلسَّلامُ عَلَى بَقِيَّةِ اللهِ فِي بِلادِهِ وَحُجَّتِهِ عَلَى عِبَادِهِ الْمُنْتَهِى إِلَيْهِ مَوَارِيثُ الْأَنْبِيَاءِ وَلَدَيْهِ مَوْجُودٌ آثَارُ الْأَصْفِيَاءِ

الْمُؤْتَمَنِ عَلَى السِّرِّ وَالْوَلِيِّ لِلْأَمْرِ اَلسَّلامُ عَلَى الْمَهْدِيِّ الَّذِي وَعَدَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ الْأُمَمَ أَنْ يَجْمَعَ بِهِ الْكَلِمَ وَيَلُمَّ بِهِ الشَّعَثَ وَيَمْلَأَ بِهِ الْأَرْضَ قِسْطاً وَعَدْلاً وَيُمَكِّنَ لَهُ وَيُنْجِزَ بِهِ وَعْدَ الْمُؤْمِنِينَ أَشْهَدُ يَا مَوْلايَ أَنَّكَ وَالْأَئِمَّةَ مِنْ آبَائِكَ أَئِمَّتِي وَمَوَالِيَّ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُومُ الْأَشْهَادُ أَسْأَلُكَ يَا مَوْلايَ أَنْ تَسْأَلَ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي صَلاحِ شَأْنِي وَقَضَاءِ حَوَائِجِي وَغُفْرَانِ ذُنُوبِي وَالْأَخْذِ بِيَدِي فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَآخِرَتِي لِي وَلِإِخْوَانِي وَأَخَوَاتِيَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ كَافَّةً إِنَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ

يَا رَبَّ مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّد، صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّد، وَ عَجِّلْ فَرَجَ آلِ مُحَمَّد

ترجمہ:

سلام ہو اس پر جو حقِّ جدید (زندہ رہنے والا حق) ہے اور عالم ایسا ہے کہ جس کا علم ختم ہونے والا نہیں ہے۔ سلام ہو مؤمنین کو زندہ کرنے والے اور کافروں کو برباد کرنے والے پر۔ سلام ہو اُمتّوں کے مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف اور کلمات کو جمع کرنے والے پر۔ سلام ہو گزری ہوئی ہستیوں کے جانشین (وارث) اور شرَف کے مالک پر۔ سلام ہو حجّتِ معبود اور کلمۂ محمود پر۔ سلام ہو اَولیاء کو عزت عطا

فرمانے والے اور اعداء کو سخت ذلیل کرنے والے پر۔ سلام ہو وارثِ انبیاء اور اوصیاء کے خاتم پر۔ سلام ہو شدید انتظار کیے جانے والے قائم اور عدل میں مشہور ذات پر۔ سلام ہو چمکتی ہوئی تلوار اور درَخشاں چاند اور روشن ترین نُور پر۔ سلام ہو تاریکیوں میں اُبھرنے والے شمس اور چودھویں کے چاند پر۔ سلام ہو لوگوں کیلئے بہار (کی اُمید) اور ایام کی شادابی پر۔ سلام ہو ہیبت ناک شمشیر کے مالک اور کھوپڑیاں چیر دینے والی ذات پر۔ سلام ہو مقرر شدہ دین اور کتابِ مسطور (سطروں والی کتاب) پر۔ سلام ہو اس پر جو اللہ کا بقیہ ہے، اس کے ملکوں میں اور جو اللہ کی حجت ہے اس کے عباد پر، انبیاء کی وراثتیں جس پر مُنتہیٰ ہوئی ہیں اور جس میں برگزیدہ ترین ہستیوں کے آثار موجود ہیں، جو خاص راز کا امانتدار ہے اور ولی ہے خاص امر کے واسطے۔ سلام ہو ان مہدیؑ برحق عجل اللہ فرجہ الشریف پر۔ جن کا اللہ نے اُمتّوں کے ساتھ وعدہ کیا ہے کہ وہ سب کو ان عجل اللہ فرجہ الشریف کے ذریعے ایک کلمہ پر جمع کرے گا اور سب کی بے اتفاقی ان عجل اللہ فرجہ الشریف کے ذریعے دور فرمائے گا اور زمین کو اُن عجل اللہ فرجہ الشریف کے ذریعے قسط و عدل سے پُر کردے گا اور اُن کے واسطے سب ممکن بنائے گا اور اُن عجل اللہ فرجہ الشریف کے ذریعے مؤمنین کے ساتھ کیا گیا وعدہ پورا فرمائے گا۔

میں گواہی دیتا ہوں اے میرے مولا! آپ اور آپ کے آباء

میں سے آئمۂ طاہرین میرے آئمہ ہیں اور میری دنیا کی زندگی اور شہادات کے قیام کے دن بھی میرے مالک ہیں۔

میں آپ سے سوال کرتا ہوں اے میرے مولا! کہ آپ اللہ و تبارک وتعالیٰ کو کہیں کہ میری حالت سدھر جائے، میری حاجات پوری ہوں، میرے گناہ معاف فرمادیئے جائیں، دنیاوآخرت میں مجھ پر نیز میرے تمام مومن بھائیوں اور مومنہ بہنوں پر آپ کا کرم رہے بے شک وہ بخشنے والا مہربان ہے۔

اے محمدؐ وآلِ محمدؐ کے رب، محمدؐ وآلِ محمدؐ پر صلواۃ بھیج، اور محمدؐ وآلِ محمدؐ کی آبادی میں جلدی فرما۔

(ثم صل صلاة الزيارة بما قدمناه فإذا فرغت فقل:

پھر دو رکعت صلاتِ زیارت بحضور امامِ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف ادا کرے تسبیحِ سیدۂ کائنات صلواۃ اللہ علیہا کے ساتھ۔ جب فارغ ہو تو یہ پڑھے)

أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ حُجَّتِكَ فِي أَرْضِكَ وَخَلِيفَتِكَ فِي بِلادِكَ الدّاعِي إِلىٰ سَبِيلِكَ وَالقائِمِ بِقِسْطِكَ وَالفائِزِ بِأَمْرِكَ وَلِيِّ المُؤْمِنِينَ وَمُبِيرِ الكافِرِينَ وَمُجَلِّي الظُّلْمَةِ وَمُنِيرِ الحَقِّ وَالصّادِعِ بِالحِكْمَةِ وَالمَوْعِظَةِ

الحَسَنَةِ وَالصِّدقِ، وَكَلِمَتِكَ وَعَيبَتِكَ وَعَينِكَ فِي أَرضِكَ المُتَرَقِّبِ الخائِفِ الوَلِيِّ النّاصِحِ سَفِينَةِ النَّجاةِ وَ عَلَمِ الهُدىٰ وَنُورِ أَبصارِ الوَرىٰ وَخَيرِ مَن تَقَمَّصَ وَارتَدىٰ وَالوِترِ المَوتُورِ وَمُفَرِّجِ الكَربِ وَمُزِيلِ الهَمِّ وَكاشِفِ البَلوىٰ، صَلَواتُ اللهِ عَلَيهِ وَعَلىٰ آبائِهِ الأَئِمَّةِ الهادِينَ وَالقادَةِ المَيامِينَ ماطَلَعَت كَواكِبُ الأَسحارِ وَأَورَقَتِ الأَشجارِ وَأَينَعَتِ الأَثمارِ وَأَختَلَفَ اللَيلُ وَالنَّهارُ وَغَرَّدَتِ الأَطيارُ، أَللّٰهُمَّ انفَعنا بِحُبِّهِ وَاحشُرنا فِي زُمرَتِهِ وَتَحتَ لِوائِهِ إِلٰهَ الحَقِّ آمِينَ رَبَّ العالَمِينَ

يا رَبَّ مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّد، صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّد، وَ عَجِّل فَرَجَ آلِ مُحَمَّد

ترجمہ:

اے ہمارے اللہ صلواۃ بھیج اپنی زمین میں اپنی حجت پر، اور اپنے ملکوں میں اپنے خلیفہ پر جو تیری سبیل کی طرف بلانے والی، قسط کے ساتھ قیام کرنے والی اور تیرے امر سے فائز ہونے والی پاک ذات ہے، مؤمنین کے ولی، کافروں کو برباد کرنے والے، ظلمت میں جلوۂ نور، حق کو منّور کرنے والے، حکمت کے ساتھ فیصلے کرنے والے اور اچھائی اور

سچائی کی نصیحت کرنے والے ہیں، تیرا کلمہ، تیرا خزانہ، زمین میں تیری آنکھ، پریشان حال توقع کرنے والے، نصیحت کرنے والے وَلی، کشتیِ نجات، ہدایت کا پرچم اور مخلوق کی آنکھوں کا نور ہیں، قمیص (لباس) پہننے والوں میں سے سب سے بہتر، وہ خون جس کا بدلہ لیا جانا ہے، کرب میں کشائش کرنے والے، دکھ دور کرنے والے، بلاؤں کو ہٹانے والے ہیں۔ اللہ کی صلوٰۃ ہو ان پر اور ان کے آباؤ اجداد پر، جو ہدایت کرنے والے امام اور صاحبِ برکت قائدین ہیں۔ جب تک سَحَروں کے ستارے چمکتے رہیں، درختوں پر پتے آتے رہیں، اثمار پکتے رہیں، رات اور دن بدلتے رہیں اور پرندے چہچہاتے رہیں، اے ہمارے اللہ ہمیں ان کی حب سے نفع دے، ہمیں ان کے گروہ میں اور ان کے لوائے حمد کے نیچے محشور فرما۔ آمین اے ہمارے معبودِ برحق اے رب العالمین۔

اے محمدؐ و آلِ محمدؐ کے رب، محمدؐ و آلِ محمدؐ پر صلوٰۃ بھیج، اور محمدؐ و آلِ محمدؐ کی آبادی میں جلدی فرما۔

(آخر میں مولا صاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف پر اس طرح صلوٰۃ بھیجے)

أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاَهْلِ بَيْتِهِ، وَصَلِّ عَلٰى وَلِيِّ الْحَسَنِ وَ وَصِيِّهٖ وَ وَارِثِهِ الْقَائِمِ بِاَمْرِكَ، وَالْغَائِبِ فِى خَلْقِكَ، وَالْمُنْتَظِرِ لِاِذْنِكَ،

أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ وَقَرِّبْ بُعْدَهُ وَأَنْجِزْ وَعْدَهُ وَأَوْفِ عَهْدَهُ وَاكْشِفْ عَنْ بَأْسِهِ حِجَابَ الْغَيْبَةِ وَأَظْهِرْ بِظُهُورِهِ صَحَائِفَ الْمِحْنَةِ، وَقَدِّمْ أَمَامَهُ الرُّعْبَ وَثَبِّتْ بِهِ الْقَلْبَ وَأَقِمْ بِهِ الْحَرْبَ، وَأَيِّدْهُ بِجُنْدٍ مِنَ الْمَلائِكَةِ مُسَوِّمِينَ وَسَلِّطْهُ عَلَىٰ أَعْدَاءِ دِينِكَ أَجْمَعِينَ، وَأَلْهِمْهُ أَنْ لا يَدَعَ مِنْهُمْ رُكْناً إِلَّا هَدَّهُ، وَلا هَاماً إِلَّا قَدَّهُ، وَلا كَيْداً إِلَّا رَدَّهُ، وَلا فَاسِقاً إِلَّا حَدَّهُ، وَلا فِرْعَوْنَ إِلَّا أَهْلَكَهُ، وَلا سِتْراً إِلَّا هَتَكَهُ، وَلا عِلْماً إِلَّا نَكَّسَهُ، وَلا سُلْطَاناً إِلَّا كَسَبَهُ، وَلا رُمْحاً إِلَّا قَصَفَهُ، وَلا مِطْرَداً إِلَّا خَرَقَهُ، وَلا جُنْداً إِلَّا فَرَّقَهُ، وَلا مِنْبَراً إِلَّا أَحْرَقَهُ، وَلا سَيْفاً إِلَّا كَسَرَهُ، وَلا صَنَماً إِلَّا رَضَّهُ وَلا دَماً إِلَّا أَرَاقَهُ، وَلا جَوْراً إِلَّا أَبَادَهُ، وَلا حِصْناً إِلَّا هَدَمَهُ، وَلا بَاباً إِلَّا رَدَمَهُ، وَلا قَصْراً إِلَّا خَرَّبَهُ، وَلا مَسْكَناً إِلَّا فَتَّشَهُ، وَلا سَهْلاً إِلَّا أَوْطَأَهُ، وَلا جَبَلاً إِلَّا صَعِدَهُ، وَلا كَنْزاً إِلَّا أَخْرَجَهُ، بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

يَا رَبَّ مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ، صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ، وَ عَجِّلْ فَرَجَ آلِ مُحَمَّدٍ

ترجمہ:

اے ہمارے اللہ! صلواۃ بھیج محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر اور

ان کے اہلِ بیتِ پاک علیہم الصلواۃ والسلام پر اور مولا حضرت حسن العسکری علیہ الصلواۃ والسلام کے ولی، وصی اور وارث عجل اللہ فرجہ الشریف پر جو تیرے امر سے قیام فرمانے والے ہیں جو غائب ہیں تیری مخلوق میں اور تیرے اذن کے منتظر ہیں۔ اے اللہ صلواۃ بھیج اُن پر اور ان کو دور سے قریب کر اور اُن کا وعدہ وفا کر اور ان کا عہد پورا کر حجابِ غیبت کا پردہ اُٹھا دے۔ ان کے ظہور سے مصیبتیں ختم فرما۔ دشمنوں پر ان کا رعب ڈال دے، اور اُن کے ذریعے دلوں کو ثابت قدمی عطا فرما۔ ان کے ہاتھوں حرب (جنگ) قائم فرما اُن کی نصرت کر ملائکۂ مسومین کی فوجوں سے۔ انھیں اپنے دین کے تمام دشمنوں پر غلبہ عطا فرما اور ان سے کہہ دے کہ ان کے سرداروں کو زیر کر دیں، ان کے ہر شر کو دبا دیں، ان کے ہر فریب کو توڑ دیں، ہر فاسق پر حد جاری فرما دیں، ہر فرعون کو ہلاک کر دیں، ان کو بے نقاب کر کے ذلیل کریں، ان کے پرچم گرا دیں، ہر بادشاہ سے اس کی حکومت چھین لیں، ان کے نیزے توڑ ڈالیں، ان کے ہتھیار برباد کر دیں، ان کے لشکروں کو بکھیر دیں، ان کے تخت جلا ڈالیں، ان کی تلواریں توڑ دیں، ان کے بتوں کو ریزہ ریزہ کر دیں ان کا خُون بہا دیں، ان کے ظلم کو مٹا دیں، ان کے قلعوں کو منہدم کر دیں، ان کے راستوں کو بند کر

دیں، ان کے قصر ڈھا دیں، ان کے مسکن ویران کر دیں، ان کے میدانوں پر قبضہ فرمالیں، ان کے پہاڑوں پر تسلط جمالیں، ان کے خزانوں کو نکال لیں۔

تمھاری رحمت سے اے سب سے زیادہ رحم فرمانے والے۔

اے محمدؐ و آلِ محمدؐ کے رب، محمدؐ و آلِ محمدؐ پر صلوٰۃ بھیج، اور محمدؐ و آلِ محمدؐ کی آبادی میں جلدی فرما۔

مصباح الزائر (عربي) سيد على ابن طاؤس، صفحه 229-228

بحار الأنوار (عربي)، جلد 99، صفحه 102-101

زیارتِ آلِ یٰسین

(زیارتِ مولا قائمِ آل محمد عجل اللہ فرجہ الشریف)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سَلامٌ عَلى آلِ يٰس، أَلسَّلامُ عَلَيۡكَ يا داعِيَ اللهِ وَرَبّانِيَّ آياتِهِ، أَلسَّلامُ عَلَيۡكَ يا بابَ اللهِ وَدَيّانَ دينِهِ، أَلسَّلامُ عَلَيۡكَ يا خَليفَةَ اللهِ وَناصِرَ حَقِّهِ، أَلسَّلامُ عَلَيۡكَ يا حُجَّةَ اللهِ وَدَليلَ إِرادَتِهِ، أَلسَّلامُ عَلَيۡكَ يا تالِيَ كِتابِ اللهِ وَتَرۡجُمانَهُ أَلسَّلامُ عَلَيۡكَ فى آناءِ لَيۡلِكَ وَاَطۡرافِ نَهارِكَ، أَلسَّلامُ عَلَيۡكَ يا بَقِيَّةَ اللهِ فى اَرۡضِهِ، أَلسَّلامُ عَلَيۡكَ يا ميثاقَ اللهِ الَّذى اَخَذَهُ وَوَكَّدَهُ، أَلسَّلامُ عَلَيۡكَ يا وَعۡدَ اللهِ الَّذى ضَمِنَهُ، أَلسَّلامُ عَلَيۡكَ اَيُّهَا الۡعَلَمُ الۡمَنۡصُوبُ وَالۡعِلۡمُ الۡمَصۡبُوبُ وَالۡغَوۡثُ وَالرَّحۡمَةُ الۡواسِعَةُ، وَعۡداً غَيۡرَ مَكۡذُوبٍ، أَلسَّلامُ عَلَيۡكَ حينَ تَقُومُ، أَلسَّلامُ عَلَيۡكَ حينَ تَقۡعُدُ، أَلسَّلامُ عَلَيۡكَ حينَ تَقۡرَأُ وَتُبَيِّنُ، أَلسَّلامُ عَلَيۡكَ حينَ تُصَلّي وَتَقۡنُتُ، أَلسَّلامُ عَلَيۡكَ حينَ تَرۡكَعُ وَتَسۡجُدُ، أَلسَّلامُ عَلَيۡكَ حينَ تُهَلِّلُ وَتُكَبِّرُ، أَلسَّلامُ عَلَيۡكَ حينَ

تَحمَدُ وَتَستَغفِرُ، أَلسَّلامُ عَلَیكَ حینَ تُصبِحُ وَتُمسی، أَلسَّلامُ عَلَیكَ فِی اللَّیلِ اِذا یَغشی وَالنَّهارِ اِذا تَجَلّی، أَلسَّلامُ عَلَیكَ اَیُّهَا الاِمامُ المَأمُونِ أَلسَّلامُ عَلَیكَ اَیُّهَا المُقَدَّمُ المَأمُولُ، أَلسَّلامُ عَلَیكَ بِجَوامِعِ السَّلامِ اُشهِدُكَ یا مَولایَ اَنّی اَشهَدُ اَن لا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحدَهُ لا شَریكَ لَهُ، وَاَنَّ مُحَمَّداً عَبدُهُ وَرَسُولُهُ لا حَبیبَ اِلا هُوَ وَاَهلُهُ، وَاُشهِدُكَ یا مَولایَ اَنَّ عَلِیّاً اَمیرَ المُؤمِنینَ حُجَّتُهُ وَالحَسَنَ حُجَّتُهُ وَالحُسَینَ حُجَّتُهُ وَعَلِیَّ بنَ الحُسَینِ حُجَّتُهُ وَمُحَمَّدَ بنَ عَلِیٍّ حُجَّتُهُ، وَجَعفَرَ بنَ مُحَمَّدٍ حُجَّتُهُ، وَموسَی بنَ جَعفَرٍ حُجَّتُهُ، وَعَلِیَّ بنَ موسی حُجَّتُهُ، وَمُحَمَّدَ بنَ عَلِیٍّ حُجَّتُهُ، وَعَلِیَّ بنَ مُحَمَّدٍ حُجَّتُهُ، وَالحَسَنَ بنَ عَلِیٍّ حُجَّتُهُ صَلَواةُ اللّٰهِ عَلَیهِم أَجمَعینَ، وَاَشهَدُ اَنَّكَ حُجَّةُ اللّٰهِ، اَنتُمُ الاَوَّلُ وَالاٰخِرُ وَاَنَّ رَجعَتَكُم حَقٌّ لا رَیبَ فیها یَومَ لا یَنفَعُ نَفساً ایمانُها لَم تَكُن آمَنَت مِن قَبلُ اَو كَسَبَت فی ایمانِها خَیراً، وَاَنَّ المَوتَ حَقٌّ، وَاَنَّ ناكِراً وَنَكیراً حَقٌّ، وَاَشهَدُ اَنَّ النَّشرَ حَقٌّ، وَالبَعثَ حَقٌّ، وَاَنَّ الصِّراطَ حَقٌّ، وَالمِرصادَ حَقٌّ، وَالمیزانَ حَقٌّ، وَالحَشرَ حَقٌّ، وَالحِسابَ حَقٌّ، وَالجَنَّةَ وَالنّارَ حَقٌّ، وَالوَعدَ وَالوَعیدَ بِهِما حَق، یا مَولایَ شَقِیَ مَن خالَفَكُم وَسَعِدَ مَن اَطاعَكُم. فَاَشهَد عَلی ما اَشهَدتُكَ عَلَیهِ، وَاَنا

وَلِيٌّ لَكَ بَرِيٌّ مِنْ عَدُوِّكَ، فَالْحَقُّ ما رَضيتُمُوهُ، وَالْباطِلُ ما اَسْخَطْتُمُوهُ، وَالْمَعْرُوفُ ما اَمَرْتُمْ بِهِ، وَالْمُنْكَرُ ما نَهَيْتُمْ عَنْهُ، فَنَفْسى مُؤْمِنَةٌ بِاللهِ وَحْدَهُ لا شَريكَ لَهُ وَبِرَسُولِهِ وَبِأَميرِ الْمُؤْمِنينَ وَبِكُمْ يا مَوْلاىَ اَوَّلِكُمْ وَآخِرِكُمْ، وَنُصْرَتى مُعَدَّةٌ لَكُمْ وَمَوَدَّتى خالِصَةٌ لَكُمْ آمينَ آمينَ

ترجمہ:

اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے

سلام ہو آلِ یٰسین (آلِ محمّد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر۔سلام ہو اللہ کے داعی اوراس کی آیات کے ربانی پر۔سلام ہو اللہ کے دروازہ اوراس کے دین کے دیان پر۔سلام ہو آپ پر اے اللہ کے نائب وخلیفۂ برحق اور اُس کے حق کے ناصر۔ سلام ہو آپ پر اے کتابُ اللہ کی تلاوت کرنے والے اور اس کے ترجمان۔ سلام ہو آپ پر آپ کی شب کے آناء میں اور آپ کے دن کے اطراف میں۔سلام ہو آپ پر اے اللہ کے بقیہ،اس کی زمین میں۔سلام ہو آپ پر اے اللہ کے میثاق جو اس نے (تمام انبیاء) سے لیا اور مضبوط کیا۔سلام ہو آپ پر اے اللہ کے وعدۂ برحق،جس کا وہ ضامن ہوا۔سلام ہو آپ پر اے نصب شدہ عَلَم،سپرد شدہ عِلم،مدد کرنے والی ذات،وسیع ترین رحمت اور وہ وعدہ

جو جھوٹا نہیں ہے۔ سلام آپ پر کہ جب آپ قیام فرمائیں گے۔ سلام آپ پر کہ جب آپ قعود میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ سلام ہو آپ پر کہ جب آپ قرآن پڑھیں اور بیان و تفسیر فرمائیں۔ سلام ہو آپ پر کہ جب آپ حمد فرمائیں اور امت کیلئے استغفار فرمائیں۔ سلام ہو آپ پر کہ جب آپ صبح اور شام کریں۔ سلام ہو آپ پر رات میں کہ جب وہ چھا جائے اور دن میں کہ جب وہ روشن ہو جائے۔ سلام ہو آپ پر کہ جس کے آنے کی شدید آرزو کی جاتی ہے۔ سلام ہو آپ پر ہر طرف سے سلام۔

میں آپ کو گواہ کرتا ہوں اے میرے مالک و مولا عجل اللہ فرجہ الشریف!

بیشک میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور میں شہادت دیتا ہوں کہ مولا محمد صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم اس کے عبد اور رسول ہیں، کوئی حبیب نہیں ہے سوائے اُن کے اور اُن کے اہلِ بیت علیہم الصلواۃ والسلام کے اور میں گواہ بناتا ہوں آپ کو اے میرے مولاء الکریم عجل اللہ فرجك و صلواۃ اللہ علیك، میں شہادت دیتا ہوں کہ بیشک مولائے کائنات علی علیہ الصّلواۃ والسلام اُمیر المؤمنین ہیں اور اُس کی حجّت ہیں اور مولا حسن علیہ الصّلواۃ والسلام اُس کی حجت ہیں مولا حسین علیہ الصّلواۃ والسلام اُس کی حجت ہیں اور مولا علی ابن الحسین علیہ الصّلواۃ والسلام اُس کی حجت ہیں اور مولا محمد ابن علی علیہ الصّلواۃ والسلام

اُس کی حجت ہیں اور مولا جعفر ابن محمد علیہ الصّلواۃ والسلام اس کی حجت ہیں اور مولا موسیٰ ابن جعفر علیہ الصّلواۃ والسلام اُس کی حجت ہیں اور علی ابن موسیٰ علیہ الصّلواۃ والسلام اُس کی حجت ہیں اور محمد ابن علی علیہ الصّلواۃ والسلام اُس کی حجت ہیں اور مولا علی ابن محمد علیہ الصّلواۃ والسلام اُس کی حجت ہیں اور مولا حسن ابن علی علیہ الصّلواۃ والسلام اُس کی حجت ہیں اور میں شہادت دیتا ہوں آپ علیك الصلواۃ والسلام اللہ کی حجت ہیں آپ ہی اول و آخر ہیں اور بیشک آپ کی رجعت حق ہے اور اس میں کوئی شک نہیں ہے، اُس دن کسی نفس کو اُس کا ایمان لانا نفع نہ دے گا، جو اس سے پہلے ایمان نہ لایا ہو یا اپنے ایمان میں رہتے ہوئے کچھ کمایا نہ ہو، اور بے شک موت حق ہے اور ناکِر ونکیر حق ہیں۔ میں شہادت دیتا ہوں بیشک نشر (قبروں سے اُٹھنا) حق ہے اور دوبارہ بھیجا جانا حق ہے اور بیشک صراط حق ہے، مرصاد (حق کا انتظار کرنا) حق ہے اور میزان (اعمال کا وزن ہونا) حق ہے اور حشر حق ہے اور حساب حق ہے اور جنت حق ہے اور نار حق ہے اور اس کے بارے میں وعدہ اور وعید (دھمکی) حق ہے۔ اے میرے مالک و مولا عجل اللہ فرجہ الشریف! شقی ہے وہ جو آپ سے مخالفت کرتا ہے اور سعید ہے وہ جو آپ کی اطاعت کرتا ہے۔

پس میں شہادت دیتا ہوں کہ جس کی آپ نے شہادت دی، میں اس کا

حبدار ہوں اور آپ کے دشمن سے بیزار ہوں پس حق وہ ہے جس پر آپ راضی ہوں اور باطل وہ ہے جس سے آپ ناراض ہوں اور معروف وہ ہے جس کا آپ امر فرمائیں اور مُنکر وہ ہے جس سے آپ منع فرمادیں پس میرا نفس مؤمن ہے اللہ وحدہ لاشریک لہ سے اور اس کے رسول سے اور اُمیر المؤمنین علیہ الصّلواۃ والسلام سے اور آپ سے اے میرے مولا، آپ کے اول سے اور آپ کے آخر سے میری نصرت حاضر ہے آپ کے واسطے اور میری مودّت خالص ہے آپ کے واسطے آمین آمین۔

الدّعآء عقیب هذا القول:.

اس قول کے بعد یہ دعا پڑھے

بِسۡمِ اللهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

أَللّٰهُمَّ إِنِّیۡ اَسۡأَلُكَ اَنۡ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ نَبِیِّ رَحۡمَتِكَ وَكَلِمَةِ نُورِكَ، وَاَنۡ تَمۡلاَ قَلۡبی نُورَ الۡيَقينِ وَصَدۡری نُورَ الۡاِيمانِ وَفِكۡری نُورَ النِّیّاتِ، وَعَزۡمی نُورَ الۡعِلۡمِ، وَقُوَّتی نُورَ الۡعَمَلِ، وَلِسانی نُورَ الصِّدۡقِ، وَدينی نُورَ الۡبَصائِرِ مِنۡ عِنۡدِكَ، وَبَصَری نُورَ الضِّياءِ، وَسَمۡعی نُورَ الۡحِكۡمَةِ، وَمَوَدَّتی نُورَ الۡمُوالاةِ لِمُحَمَّدٍ وَآلِهِ عَلَيۡهِمُ السَّلامُ حَتّٰی اَلۡقاكَ وَقَدۡ وَفَيۡتُ بِعَهۡدِكَ وَميثاقِكَ فَتُغَشِّيَنی رَحۡمَتَكَ يا وَلِیُّ يا حَميدُ،

أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى حُجَّتِكَ فِى اَرْضِكَ، وَخَلِيفَتِكَ فِى بِلادِكَ، وَالدّاعِى اِلٰى سَبِيلِكَ، وَالْقائِمِ بِقِسْطِكَ، وَالثّائِرِ بِاَمْرِكَ، وَلِىِّ الْمُؤْمِنِينَ وَبَوارِ الْكافِرِينَ، وَمُجَلِّى الظُّلْمَةِ، وَمُنِيرِ الْحَقِّ، وَالنّاطِقِ بِالْحِكْمَةِ وَالصِّدْقِ، وَكَلِمَتِكَ التّامَّةِ فِى اَرْضِكَ، الْمُرْتَقِبِ الْخائِفِ وَالْوَلِىِّ النّاصِحِ، سَفِينَةِ النَّجاةِ وَعَلَمِ الْهُدىٰ وَنُورِ اَبْصارِ الْوَرىٰ، وَخَيْرِ مَنْ تَقَمَّصَ وَارْتَدىٰ، وَمُجَلِّى الْعَمىٰ الَّذِى يَمْلَأُ الْأَرْضَ عَدْلاً وَقِسْطاً كَما مُلِئَتْ ظُلْماً وَجَوْراً، اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ۔

أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى وَلِيِّكَ وَابْنِ اَوْلِيائِكَ الَّذِينَ فَرَضْتَ طاعَتَهُمْ، وَاَوْجَبْتَ حَقَّهُمْ، وَاَذْهَبْتَ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهَّرْتَهُمْ تَطْهِيراً، أَللّٰهُمَّ انْصُرْهُ وَانْتَصِرْ بِهِ لِدِينِكَ وَانْصُرْ بِهِ أَوْلِيائَكَ وَاَوْلِيائِهِ وَشِيعَتَهُ وَاَنْصارَهُ وَاجْعَلْنا مِنْهُمْ، أَللّٰهُمَّ اَعِذْهُ مِنْ شَرِّ كُلِّ باغٍ وَطاغٍ وَمِنْ شَرِّ جَمِيعِ خَلْقِكَ، وَاحْفَظْهُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمالِهِ، وَاحْرُسْهُ وَامْنَعْهُ مِنْ اَنْ يُوصَلَ اِلَيْهِ بِسُوءٍ وَاحْفَظْ فِيهِ رَسُولَكَ، وَآلِ رَسُولِكَ وَاَظْهِرْ بِهِ الْعَدْلَ وَاَيِّدْهُ بِالنَّصْرِ، وَانْصُرْ ناصِرِيهِ، وَاخْذُلْ خاذِلِيهِ، وَاقْصِمْ قاصِمِيهِ، وَاقْصِمْ بِهِ جَبابِرَةَ الْكُفْرِ، وَاقْتُلْ بِهِ الْكُفّارَ وَالْمُنافِقِينَ وَجَمِيعَ الْمُلْحِدِينَ حَيْثُ كانُوا

مِنْ مَشارِقِ الْأَرْضِ وَمَغارِبِها بَرِّها وَبَحْرِها، وَامْلأْ بِهِ الاَرْضَ عَدْلاً وَاَظْهِرْ بِهِ دينَ نَبِيِّكَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ، وَاجْعَلْنِي اللّٰهُمَّ مِنْ اَنْصارِهِ وَاَعْوانِهِ وَاَتْباعِهِ وَشيعَتِهِ، وَاَرِني في آلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمِ الصَّلٰوةُ وَ السَّلامُ ما يَأْمُلُونَ وَفي عَدُوِّهِمْ ما يَحْذَرُونَ، اِلٰهَ الْحَقِّ آمينَ، يا ذَا الْجَلالِ وَالاِكْرامِ يا اَرْحَمَ الرّاحِمينَ

يا رَبَّ مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ، صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ، وَ عَجِّلْ فَرَجَ آلِ مُحَمَّدٍ

اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے

اے ہمارے اللہ میں تم سے سوال کرتا ہوں کہ صلواۃ بھیج محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو تیری رحمت کے نبی، تیرے نُور کے کلمہ ہیں اور یہ کہ میرے قلب کو نُورالیقین سے، میرے سینے کو نُورالایمان سے اور میری فکر کو نیتوں کے نُور سے، میرے عزم کو نُورِ علم سے، میری قوّت کو نورِ عمل سے، میری زبان کو نورِ صدق سے، میرے دین کو اپنے پاس سے نورِ بصائر (مشاہدات کے نُور) سے، میری بصارت کو نُور ضیاء (روشنی کے نُور) سے، میری بصارت کو حکمت کے نُور سے اور میری محبت کو ولائے محمد و آل محمد علیہم الصلواۃ والسلام اور اُن کے معبود کے نُور سے بھر دے یہاں

تک کہ میں تجھ سے ملاقات کروں اور جب کہ تمھارے عہد اور میثاق کو وفا کیا ہوا ہو پس تیری رحمت مجھے گھیر لے اے ولی اے حمید۔

اے ہمارے اللہ صلواۃ بھیج اپنی زمین میں اپنی حجت پر، اور اپنے ملکوں میں اپنے خلیفہ پر جو تیری سبیل کی طرف بلانے والے، قسط کے ساتھ قیام کرنے والے اور تیرے امر سے ثائر (خون کا بدلہ خون سے لینے والے) ہیں، مؤمنین کے ولی، کافروں کو برباد کرنے والے، ظلمت میں جلوۂ نور، حق کو منّور کرنے والے، حکمت اور صدق کے ساتھ نطق (کلام) فرمانے والے، تیری زمین میں تیرے کلمے کا اتمام فرمانے والے، پریشان حال توقع کرنے والے، نصیحت فرمانے والے ولی، کشتیٔ نجات، ہدایت کا علم، مخلوق کی آنکھوں کا نور ہیں، قمیص (لباس) پہننے والوں میں سے سب سے بہتر اور اندھوں کی آنکھیں روشن فرمانے والے ہیں۔ جو زمین کو قسط اور عدل سے اس طرح پُر کر دیں گے جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوئی ہوگی بیشک تو ہر شے پر قدیر (بے پناہ قدرت رکھنے والا) ہے۔

اے اللہ صلواۃ بھیج اپنے ولی اور اپنے اولیاء کے فرزند عجل اللہ فرجہ الشریف پر، جن کی اطاعت تُو نے فرض کر دی ہے، ان کا حق او جب کر دیا ہے اور رجس سے انھیں دور رکھا ہے اور وہ اس طرح پاک ہیں جس طرح پاک

ہونے کا حق ہے۔ اے اللہ اُن عجل اللہ فرجہ الشریف کی نصرت فرما اور اُن کے ذریعے اپنے دین کی، اپنے اولیاء کی، ان کے اَولیاء کی، ان کے شیعوں کی اور ان کے ناصرین کی نصرت فرما اور ہمیں ان میں شامل فرما۔ اے اللہ اُن عجل اللہ فرجہ الشریف کو ہر باغی اور طاغی (سرکش) کے شر سے اور اپنی تمام مخلوق کے شر سے بچا اور ان کی حفاظت فرما اُن کے سامنے سے، ان کے پیچھے سے، ان کے دائیں سے اور اُن کے بائیں سے اور ان کو حراست و حفاظت میں رکھ کہ ان کی طرف کوئی تکلیف نہ پہنچنے پائے۔ ان کی حفاظت کے ذریعے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل کی حفاظت فرما۔ ان کے ذریعے عدل کو ظاہر کر اور ان کو نصرت دے۔ ان کے انصار کی نصرت فرما اور ان کو چھوڑ کر جانے والے (خاذلین) کو تُو بھی چھوڑ دے۔ اُن کے ذریعے کفر کے جابروں کا زور توڑ دے اور اُن کے ذریعے کافروں، منافِقوں اور تمام ملحدوں کو قتل فرما چاہے وہ زمین کے مشرقوں میں ہوں یا مغربوں میں، یا زمین کی خشکیوں میں ہوں یا سمندروں میں۔ ان عجل اللہ فرجہ الشریف کے ذریعے زمین کو عدل سے بھر دے اور اپنے نبیؐ پاک صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کا حقیقی دین ظاہر فرما۔ اے اللہ مجھے شامل فرما ان کے انصار میں، ان کی معاونت کرنے والوں میں، ان کی اتباع کرنے والوں

میں اور ان کے شیعوں میں ۔ مجھے آلِ محمّد صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی حکومت دکھا جس کی وہ آرزو کرتے تھے اور ان کے دشمنوں کا وہ حال دِکھا جس سے وہ حذر کرتے (ڈرتے) تھے۔ آمین اے معبودِ برحق ۔

اے محمدؐ و آلِ محمدؐ کے رب ، محمدؐ و آلِ محمدؐ پر صلواۃ بھیج ، اور محمدؐ و آلِ محمدؐ کی آبادی میں جلدی فرما۔

الاحتجاج (عربي) الشيخ الطبرسي، ج2، صفحه- 318-316

فضائلِ
سورۂ بني اسرائیل وسورۂ کہف

فضائلِ سورۂ بني اسرائیل: ۔

امامِ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے رابطے اور ان کی خصوصی غلامی پانے کے لیے ہر شبِ جمعہ سورۂ بنی اسرائیل پڑھنے کا حکم ہے

عن الحسين بن على بن أبي حمزة الثمالى عن الحسين بن أبي العلا: عن الامام الجعفر الصادق عليه الصلواة السلام أنه قال: من قرء سورة بنى إسرائيل فى كل ليلة الجمعة لم يمت حتى يدرك القائم عليه الصلواة والسلام، فيكون من أصحابه

حسین ابن علی ابن ابی حمزہ ثمالی نے حسین ابن ابی علاء سے روایت کی ہے،

کہ مولا امام جعفر صادق علیہ الصلواۃ والسلام نے فرمایا؛

جو شخص ہر شبِ جمعہ سورۂ بنی اسرائیل پڑھے گا تو اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک امام قائم آلِ محمد عجل اللہ فرجہ الشریف کا دیدار نہ کر لے

وہ ان کے اصحاب میں سے ہوگا۔

تفسير العياشي، (عربي)، جلد2، صفحه 276

بحار الأنوار (عربي)، جلد، 86، صفحه 310

بحار الأنوار (عربي)، جلد، 89، صفحه 281

فضائلِ سورۂ کہف:۔

فتنۂ دجال اور فتنۂ آخر الزمان سے حفاظت کے لیے ہر روزِ جمعہ سورۂ کہف کی تلاوت کا حکم ہے ابتدائی دس آیات حفظ کرنے اور روزانہ پڑھنے سے دجال کا ادراک ہوتا ہے اور اس کے فتنے سے مکمل تحفظ کی ضمانت دی گئی ہے۔

عن النبی صلی اللہ علیه وآله وسلم قال: من قرأها فهو معصوم ثمانية أيام من كل فتنة، فإن خرج الدجال فی تلك الثمانية الأيام، عصمه الله من فتنة الدجال

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا؛

جو اس سورۃ کو پڑھے گا تو وہ آٹھ دنوں تک ہر فتنہ سے محفوظ رہے گا، اگر ان آٹھ دنوں میں دجال نے خروج کیا تو اللہ اسے فتنۂ دجال سے محفوظ رکھے گا۔

تفسير مجمع البيان (مطبوعه بيروت، لبنان)، جلد6، ص306

ایک اور جگہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا؛

سورة أصحاب الكهف، من قرأها يوم الجمعة، غفر الله له إلى الجمعة الأخرى، وزيادة ثلاثة أيام، وأعطى نورا يبلغ السماء، ووقي فتنة الدجال

سورۂ اصحابِ کہف، جو شخص اسے روزِ جمعہ پڑھے گا، اللہ اگلے جمعہ تک اس کی مغفرت فرمائے گا، (اس کے لیے) تین دن بڑھا دے گا، اسے آسمان تک رسائی رکھنے والا نور عطا فرمائے گا اور فتنۂ دجال سے محفوظ رکھے گا۔

تفسیر مجمع البیان (مطبوعہ بیروت، لبنان)، جلد 6، ص 306

سمرة بن جندب عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال: من قرأ عشر آيات من سورة الكهف حفظا، لم تضره فتنة الدجال

سمرہ بن جندب نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا؛

جو شخص سورۂ کہف کی ابتدائی دس آیات پڑھے گا حفاظت میں رہے گا، اسے فتنۂ دجال سے کوئی ضرر نہیں پہنچے گا۔

تفسیر مجمع البیان (مطبوعہ بیروت، لبنان)، جلد 6، ص 306

وروى الواقدي بإسناده عن أبي الدرداء، عن النبي صلى الله

علیه وآله وسلم قال: من حفظ عشر آیات من أول سورة الکهف، ثم أدرك الدجال، لم یضره. ومن حفظ خواتیم سورة الکهف، کانت له نورا یوم القیامة

واقدی نے اسناد کے ساتھ أبی درداء سے روایت کیا ہے اس نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا؛

جو شخص سورۂ کہف کی ابتدائی دس آیات حفظ کرے گا تو اسے دجال ملعون کا ادراک ہو جائے گا اور اسے اس ملعون سے کوئی خطرہ نہیں ہوگا جو پوری سورۂ کہف حفظ کرے گا اس کے واسطے قیامِ قائم عجل اللہ فرجه الشریف کے دن نور ہوگا۔

تفسیر مجمع البیان (مطبوعہ بیروت، لبنان)، جلد 6، ص 307

فتنۂ دجال سے حفاظت کے لیے سورۂ کہف ابتدائی دس آیات:

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ رحمٰن و رحیم کے نام سے

أَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡۤ أَنۡزَلَ عَلٰی عَبۡدِہِ الۡکِتٰبَ وَلَمۡ یَجۡعَلۡ لَّہٗ عِوَجًا ﴿۱﴾

حمدِ خاص ہے اللہ کے واسطے جس نے اپنے عبد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
پر کتاب نازل کی اور ان صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے لیے کوئی کجی
(نقص/ غلط روی) نہیں قرار دی۔

قَيِّمًا لِّيُنذِرَ بَأْسًا شَدِيدًا مِّن لَّدُنْهُ وَيُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ
يَعْمَلُونَ الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ أَجْرًا حَسَنًا ﴿۲﴾

وہ قائم ہو کر اللہ کے شدید حملے سے خبردار کرتا ہے اور ان
مؤمنین کو جو اعمال صالح (اصلاح کے اعمال واقدامات کرتے ہیں)
کو بشارت دیتا ہے کہ ان سب کے واسطے اچھا اجر ہے۔

مَّاكِثِينَ فِيهِ أَبَدًا ﴿۳﴾

جس میں (وہ استفادہ کرتے ہوئے) ابدالاباد تک رہیں گے۔

وَيُنذِرَ الَّذِينَ قَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا ﴿۴﴾

اور ڈرا اُن لوگوں کو جو کہتے ہیں کہ اللہ اولاد رکھتا ہے۔

مَّا لَهُم بِهِ مِنْ عِلْمٍ وَلَا لِآبَائِهِمْ ۚ كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ
أَفْوَاهِهِمْ ۚ إِن يَقُولُونَ إِلَّا كَذِبًا ﴿۵﴾

نہ تو اس میں ان کے واسطے کچھ علم ہے اور نہ اُن کے آباؤ اجداد

کے واسطے بڑا (گھناؤنا) جملہ ان کے منہ سے نکلتا ہے، بیشک جو یہ کہتے ہیں، جھوٹ ہے۔

فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلَىٰ آثَارِهِمْ إِن لَّمْ يُؤْمِنُوا بِهَٰذَا الْحَدِيثِ أَسَفًا ﴿٦﴾

توکیا تم اپنے نفس کو ہلاک کرلو گے ان کے آثار پر، افسوس کے مارے، کہ اگر یہ لوگ اس خاص حدیث (حدیثِ ولایت) پر ایمان نہ لائیں؟

إِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْأَرْضِ زِينَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ أَيُّهُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا ﴿٧﴾

بیشک جو کچھ زمین پر ہے ہم نے اس کی زینت قرار دیا ہے تا کہ ان کو آزمائیں کہ ان سب میں سے کون بہتر عمل کرنے والا ہے؟

(یعنی زمین پر جو کچھ ہے یہ لوگ اسے اپنے تصرف میں لینا چاہتے ہیں جبکہ ہم نے اسے زمین کی زینت قرار دیا ہے، تا کہ اس طریقہ سے ہم دیکھیں اور دکھا دیں کہ کون بہتر عمل کرنے والا ہے اور کون دنیا کے مال و اسباب کے پیچھے ہے)۔

وَإِنَّا لَجَاعِلُونَ مَا عَلَيْهَا صَعِيدًا جُرُزًا ﴿٨﴾

اور بلاشبہ ہم جو کچھ اس (زمین) پر ہے اسے (مٹا کر) ایک چٹیل میدان بنانے والے ہیں۔

أَمْ حَسِبْتَ أَنَّ أَصْحَابَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيمِ كَانُوا مِنْ آيَاتِنَا عَجَبًا ﴿۹﴾

کیا اصحابِ کہف و رقیم والا معاملہ تمھارے نزدیک ہماری عجیب آیات (نشانیوں) میں سے ہے؟

إِذْ أَوَى الْفِتْيَةُ إِلَى الْكَهْفِ فَقَالُوا رَبَّنَا آتِنَا مِن لَّدُنكَ رَحْمَةً وَهَيِّئْ لَنَا مِنْ أَمْرِنَا رَشَدًا ﴿۱۰﴾

جب چند جوان کہف[1] (پناہ گاہ) کی طرف پناہ مانگنے آئے تو کہا اے ہمارے رب ہمیں عطا فرما اپنے پاس سے رحمت اور ہمارے امر کے واسطے رشد (راستگی) فرما دے

(کہف اللہ امامِ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کا ایک اسمِ مبارک ہے)[1]

آخر میں عارفِ مولا امامِ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف ، سرکارِ جعفر الزمان نقوی کی کتابوں طریق المنتظرین اور اسرار العبدیات میں دیے گئے آئمہِ اطہار علیہم الصلوٰۃ والسلام کے تعلیم کردہ دو خصوصی اعمال اُن ہی کے الفاظ میں یہاں نقل کر رہا ہوں ۔

نمازِ توسل

برائے رابطہ بہ امامِ زمان عجل اللہ فرجہ الشریف

اے تشنگانِ دیدارِ حبیب !

میں یہاں جو عمل لکھ رہا ہوں یہ عمل یقینی طور پر مشتاقانِ زیارت کو منزلِ مراد تک پہنچا سکتا ہے بشرطیکہ مقصدِ زیارتِ امامِ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف طلبِ ہدایت اور دینی راہنمائی ہو اور نیت میں یہ پکا ارادہ ہو کہ جو مالک و وارثِ عصر عجل اللہ فرجہ الشریف حکم فرمائیں گے ہم اس پر عمل کریں گے چاہے پوری دنیا کی مخالفت ہی مول کیوں نہ لینا پڑے ۔ اس عزمِ صمیم کے بعد ناممکن ہے کہ انسان اپنے مالک کی زیارت سے محروم رہ جائے ۔ عالمِ بیداری یا عالمِ خواب

میں ضرور زیارت ہوگی اور ان دونوں میں کوئی فرق نہیں ہوتا کہ زیارتِ امامِ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف خواب میں بھی ہو تو بیداری کی طرح ہے کیونکہ یہی عجل اللہ فرجہ الشریف اس حدیث کے مصداق ہیں، جس میں فرمایا گیا تھا۔

مَن رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي

جس نے ہمیں نیند میں دیکھا ہے گویا اس نے ہمیں ظاہراً بیداری میں دیکھا ہے۔

سب سے پہلے ہوتی ہے نمازِ زیارت، پہلے اسی کو پیش کرتا ہوں۔

نماز برائے زیارت

اس نماز کی بہت اہمیت ہے۔ اسے کئی کتب میں لکھا گیا ہے مگر اس کا طریقہ نہیں لکھا گیا، اس لیے کئی حضرات نے اسے ادا کرنے کے باوجود منزلِ مراد کو نہیں پایا۔ اس لیے میں عرض کرتا ہوں کہ جب تک کسی چیز کا طریقہ درست نہیں ہوتا اس کا نتیجہ کیسے درست ہوسکتا ہے؟ میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ سینکڑوں لوگ ایسے ہیں جنھیں میں جانتا ہوں کہ انھوں نے اسی نماز کی مسلسل ادائیگی کی وجہ سے منزلِ مراد (محبوبِ حقیقی عجل اللہ فرجہ الشریف کی زیارت) کو پایا ہے۔ یہ نماز مجربات میں سے ہے، آپ اسے صحیح طریقہ سے ادا کریں اور نتیجہ حاصل کریں۔

اس نماز کا مقدمہ نمازِ توبہ ہے یعنی نمازِ توبہ اس نماز کیلئے وضو کا مقام رکھتی ہے، اس لیے پہلے نمازِ توبہ کا طریقہ عرض کرتا ہوں۔

طریقۂ نمازِ توبہ

پہلے غسل بہ نیتِ نمازِ توبہ کرنا ہے، پھر وضو کرنا ہے اور اس کے بعد دو رکعت نماز ادا کرنا ہے۔ ہر رکعت میں سورہ حمد کے بعد سورہ توحید "قل ھو اللہ أحد" چونتیس 34 مرتبہ، سورہ فلق "قل أعوذ برب الفلق" ایک مرتبہ، اور سورہ الناس "قل أعوذ برب الناس" ایک مرتبہ پڑھ کر، ستر 70 مرتبہ "أَستَغفِرُ اللہ" کی تلاوت کریں۔

باقی نمازِ صبح کی طرح ادا کرنا ہے اختتام پر چند مرتبہ لَا حَولَ وَلَا قُوَّۃَ إِلَّا بِاللہِ العَلِیِّ العَظِیم پڑھیں، اس کے بعد یہ دعا کرنا ہے۔

یَا عَزِیزُ یَا غَفَّارُ اغْفِرلِی ذُنُوبِی وَ ذُنُوبَ جَمِیعَ المؤمِنِینَ وَالْمؤمِنَاتِ، فَإِنَّہُ لَا یَغفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنتَ

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس طرح توبہ کرنے والے کی توبہ کی قبولیت کی ضمانت دی ہے۔

نمازِ توبہ کی افادیت

دوستو! نمازِ توبہ ایک طرح کا وُضو یا غسل ہوتا ہے کیونکہ انسان

ساری زندگی لذاتِ نفسی کا ارتکاب کرتا رہتا ہے، اس لیے اس کا آئینۂ قلب غُبارِ معصیت اور لذاتِ نفسی کی کدورت سے دھندلا چکا ہوتا ہے اور اس حالت میں جب محبوبِ حقیقی شہنشاہِ معظم امامِ زمانہ عجل اللہ فرجہ، الشریف کا جلوہ دل کے آئینے پر عکس ریز ہوتا ہے تو اس میں اُن عجل اللہ فرجہ، الشریف کی تصویر واضح نظر نہیں آتی، اس لیے جملہ عرفاء کا مسلمہ ہے کہ عالمِ خواب میں غیر واضح جلووں کی وجہ کدورتِ قلبی ہی ہوتی ہے، جیسے آپ چند مختلف رنگوں کے آئینے لیں اور ان میں بعض پر گرد بھی ڈال دیں اور اس میں اپنا عکس دیکھیں تو آپ کو آپ کا اصلی رنگ نظر نہیں آئے گا۔ بلکہ آئینوں جیسا نظر آئے گا اور غُبار والے آئینے میں تو عکس نظر ہی نہیں آئے گا اس لیے درست عکس دیکھنے کیلئے آئینے کا براق اور شفاف ہونا ضروری ہے۔

یہ نمازِ توبہ انسان کے آئینۂ قلب کی کدورتوں کو دھو دیتی ہے اور دل شفاف ہوجاتا ہے، جس میں جلوۂ حبیب حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جلوۂ محبوبِ دوراں امامِ زمانہ عجل اللہ فرجہ، الشریف واضح نظر آتا ہے۔

ایک اور وجہ بھی ہے وہ یہ ہے کہ رُخِ حبیب شہنشاہِ معظم عجل اللہ فرجہ، الشریف کی زیارت عبادتِ روحانی ہے اس لیے روحانی

نجاسات کو دُور کیے بغیر یہ عبادت واقع نہیں ہوتی جیسے اگر جسم نجاساتِ ظاہری سے آلودہ ہوتو عباداتِ جسمانی واقع نہیں ہوتے اور اُن کیلئے غسل اور وُضوضروری ہوتا ہے۔ اسی طرح عبادت کے لئے نمازِ توبہ غُسل و وضو کی حیثیت رکھتی ہے اس لیے سب سے پہلے نمازِ توبہ پڑھنا لازم ہے۔

نمازِ توبہ کے بعد نماز توسل برائے زیارت ورابطہ ادا کریں۔

جملہ اعمال خیر کے لئے اہتمام اور تکلف کرنا بہت ضروری اور بہت بڑی اہمیت کا حامل ہوتا ہے، اس میں جتنا تکلف کیا جائے اتنی زیادہ افادیت ہوتی ہے، مثلاً ایک آدمی نیند سے اٹھتا ہے اور دیوار پر ہاتھ مار کر تیمّم کرتا ہے اور دو رکعت نمازِ صبح پڑھ لیتا ہے، نہ پڑھنے سے اگرچہ یہ بہتر ہے کہ اس سے آدمی بے نمازوں کی فہرست سے باہر ہو جائے گا، مگر نماز کی حقیقی اور اعلیٰ درجوں کو نہ پاسکے گا اور اہدافِ صلوٰۃ کا حصول نہ ہوگا۔ اس کے مقابلے میں کوئی شخص صبح کو اٹھتا ہے، نماز کے لئے مخصوص لباس پہنتا ہے، وضو کرکے یا غسل کرکے لباس پر خوشبو لگاتا ہے، جائے نماز کو احترام سے بچھاتا ہے، یعنی تکلف کرتا ہے اور بڑے خشوع و خضوع، یکسوئی اور حضورِ قلب سے نماز ادا کرتا ہے، تو اس کی افادیت پہلے والی نماز سے ہزار گنا زیادہ ہوگی، اس لئے پہلے نمازِ توسل کے لئے

اہتمام کیا کرنا ہے؟۔۔۔۔۔وہ لکھتا ہوں۔

۱: اس نماز کا اہتمام بدھ کی رات سے کرنا چاہیے، یعنی منگل کا دن گزرنے کے بعد جو رات آتی ہے، کیونکہ اس نماز کو کم از کم تین راتیں پڑھنا ضروری ہے اور اس طرح تیسری رات شب جمعہ ہوگی جو ''سیدۃ اللیالی'' یعنی جملہ راتوں کی سردار ہے اور اس رات اور دن میں ہر انسان اپنے وارث زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کا مہمان ہوتا ہے اور شب جمعہ اور روز جمعہ ہمارے وارث زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے مخصوص ہے۔

۲: بعض لوگ منگل بدھ جمعرات اور جمعہ ان چار دنوں میں روزہ بھی رکھ لیتے ہیں، جس سے اس کی افادیت بڑھ جاتی ہے اور کامیابی کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔

۳: اعمال مخصوص بہ امام زمان عجل اللہ فرجہ الشریف کے لئے ایک لباس مخصوص کرنا چاہیے، سادہ کاٹن کا لباس ہو اور اگر کھدر کا لباس ہو تو بہتر ہے، رنگ سفید ہو تو بہتر ہے، اسے مال مخمس یعنی ایسے پیسوں سے لیا جائے جس کا خمس وزکوٰۃ ادا ہو، جس رقم کا حصول شرعی طرح سے درست ہو۔

عرفا کے وصیت ناموں کو پڑھتے ہیں تو لکھا ہوتا ہے ہمارے کفن کے اوپر ہماری فلاں عبا ڈال دینا، کیونکہ اس عبا کے ساتھ ہم نے چالیس سال نمازِ شب ادا کی ہے، یعنی ایک مخصوص لباس کو وہ چالیس سال تک عبادت کا ساتھی اور گواہ بنا کر رکھتے تھے، عبادت کیلئے اوپر اوڑھنے کی چادر کا رنگ سیاہ ہو تو بہتر ہے۔

جس رات نماز توسل شروع کرنا ہو اس سے پہلے اس لباس کو اپنے ہاتھوں سے طاہر کریں، یعنی صابن وغیرہ سے دھو کر پھر صابن کو اچھی طرح نکال دیں۔ پھر تین مرتبہ اس پر اس طرح پانی بہائیں کہ اس کے ہر ریشے پر پانی جاری ہو جائے، اس طرح طاہر کر کے اسے خشک کر لیں۔

اس کے بعد اسے خوشبو وغیرہ لگا دیں، آجکل خوشبو کے لئے پرفیومز استعمال ہوتے ہیں جن میں الکحل یعنی شراب شامل ہوتی ہے، یہ نجس ہیں، کوئی دیسی طرز کی خوشبو لگائیں۔

۴: مصلیٰ یا جائے نماز جسے سجادۂ عبادت بھی کہتے ہیں، ان میں سے جو عبادت کیلئے رکھیں، اسے بھی طاہر کر لیں، جیسے لباس کو طاہر کیا تھا۔

۵ : اس نماز میں تسبیح کی ضرورت بھی ہوتی ہے، یہ خاک شفا کی تسبیح ہوتو بہتر ہے یا کوئی دیگر تسبیح ہوتو کوئی حرج نہیں، اسے بھی طاہر کرلیں۔

منسوباتِ عبادت کی عزت کرنا بہت ضروری ہوتا ہے، تسبیح چاہے کوئی بھی ہو اسے کھڑے کھڑے مصلیٰ پر نہیں پھینکنا چاہیے، مصلیٰ اور جائے نماز کو ادب و احترام سے اٹھا کر رکھنا چاہیے، جو شخص عبادت سے وابستہ چیزوں کا احترام نہیں کرتا اس کیلئے عبادت کے اصل مقصد کا حصول ناممکن ہوجاتا ہے، یہ بات یاد رکھیں کہ '' باادب بامراد۔۔۔بے ادب بے مراد''۔

۶ : ان تین دنوں میں لذائذ سے بچنا چاہیے، پُرتکلف غذا، لذیذ کھانے، لذیذ مشروبات، فرائض ازدواجی (مباشرت) سے بھی پرہیز کرنا چاہیے، جن آنکھوں سے انسان زیارتِ حبیبِ حقیقی شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کرنا چاہتا ہے ان آنکھوں کی حفاظت کرے، ٹی وی، وی سی آر وغیرہ سے نگاہوں کو نجس نہ کرے، ہر بری نگاہ سے بچنا ضروری ہے۔

غذا کے معاملہ میں امیر المومنین علیہ الصلوات و السلام نے جو کی روٹی

اور نمک کھا کر ہمیں سکھا دیا ہے کہ نانِ جویں سے عبادت کی افادیت بڑھ جاتی ہے اور مرغن غذاؤں سے کم ہو جاتی ہے، سلسلہِ نماز توسل میں ہمیں سنت امیر المومنین علیہ الصلوات و السلام پر عمل کرنا چاہیے۔

۷: جب بدھ کی رات ہو جائے تو پھر آدھی رات کے بعد تقریباً ساڑھے بارہ بجے کے بعد اٹھ کر پہلے وضو کرے، پھر غسل ترتیبی یا ارتماسی جو بھی کر کے غسل کرے اور دورانِ غسل و وضو صلوات کاملہ کا ورد جاری رکھے، بعد از غسل وہ پاکیزہ لباس پہن لے، اگر تولیہ وغیرہ استعمال کرنا ہو تو اسے بھی دن کو طاہر کر کے لباس کے ساتھ رکھ دے، غسل کے دوران یہ دعا بھی کرے۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَ اجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ

اس کے بعد صلواتِ کاملہ پڑھنا ہے۔

۸: نمازِ توسل کے لئے ضروری ہے کہ خلوت اور تنہائی میں ادا کرے اور کسی ایسی جگہ پر ادا نہ کرے کہ جہاں کوئی دیگر آواز یکسوئی کو توڑ ڈالے۔

دوسری شرط یہ ہے کہ زیر آسمان پڑھے، یعنی کسی کمرے میں ادا نہ کرے، صحن میں یا گھر کے کسی کمرے کی چھت پر ادا کرے۔

۹: جب مقام عبادت پر پہنچے تو مصلیٰ وغیرہ کو احترام سے بچھا کر جب اس پر کھڑا ہو تو فوراً سجدۂ تعظیم بجا لائے کیونکہ اپنے برابر کے لوگوں کو صرف سلام کہہ دینا کافی ہوتا ہے، مگر مالک حقیقی کو سلام نہیں سجدہ بجائے سلام پیش کرنا ہوتا ہے اور اس دوران صلوات کاملہ کا ورد زبان پر جاری رہے۔

۱۰: جب سر سجدہ میں رکھے تو ستر (۷۰) مرتبہ اس طرح استغفار کرے یعنی اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ رَبِّیۡ وَ اَتُوبُ اِلَیۡہِ پڑھے اور پھر نمازِ توسل کیلئے کھڑا ہو جائے۔

۱۱: یہ نماز دو رکعت ہوتی ہے، اس کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ اس نماز کو توسل بہ امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی نیت سے ادا کرے کہ میں طلب ہدایت کیلئے اپنے وارثِ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے توسل کرتا ہوں، رابطہ اور زیارت چاہتا ہوں۔ یہ فقرے زبان پر ادا نہیں کرنا ہوتے دل میں صرف نیت رکھنا ہوتی ہے، تکمیل نیت کے بعد اللہ اکبر کہہ کر تکبیرۃ الاحرام کے ساتھ نماز شروع کرے، جیسا نمازِ صبح کو ادا کیا جاتا ہے۔

سب سے پہلے سورہ الحمد (فاتحہ) شروع کرنا ہے، جب اس

فقرے پر پہنچیں تو اس فقرے کو ایک سو مرتبہ دہرائیں، اس لئے اس نماز میں تسبیح کو دائیں ہاتھ میں رکھنا ضروری ہوتا ہے۔

اياك نعبد و اياك نستعين (۱۰۰ مرتبہ) جب یہ سو مرتبہ مکمل ہو جائے تو پھر آگے سورہ کی تلاوت مکمل کریں، اس کے بعد سورۃ القدر یعنی انا انزلنا کو سات مرتبہ پڑھ لیں، اس کے بعد اللہ اکبر کہہ کر رکوع میں آجائیں، رکوع میں سبحان ربی العلی العظیم و بحمدہ سات (۷) مرتبہ پڑھیں۔ پھر قیام میں واپس آجائیں اور یہاں سمع اللہ لمن حمدہ پڑھ کر سجدے میں چلے جائیں اور سجدے کی تسبیح سات (۷) مرتبہ ادا کریں یعنی سبحان ربی العلی الاعلیٰ و بحمدہ ۷ مرتبہ پڑھیں۔

اسی طرح دوسری رکعت پڑھنا ہے، سورہ حمد میں اياك نعبد و اياك نستعين سو مرتبہ پڑھ کر اسے مکمل کرنا ہے، اس کے بعد سورہ قدر پڑھیں یا سورہ اخلاص یعنی قل ھو اللہ احد ان میں سے جو پڑھیں سات مرتبہ پڑھیں، اس کے بعد دعائے قنوت ادا کریں، یعنی سورہ قدر کے بعد دعا کریں اور اس میں دعائے تعجیل فرج یعنی ''اللھم کن لولیك۔۔۔'' کی تلاوت کریں اور آخر میں صلوات کاملہ (یا رب محمدؐ و آلِ محمدؐ) آخر تک چالیس مرتبہ ادا کریں، اس کے بعد پہلی رکعت کی طرح

اس رکعت کو مکمل کریں۔

تشہد اور سلام کے فوراً بعد سجدہ میں چلے جائیں، اب یوں سمجھیں کہ آپ بارگاہ امام علیہ الصلوات و السلام میں پہنچ چکے ہیں، سجدہ میں جانے کے بعد فوراً ایک سانس میں جتنی مرتبہ استغفار کر سکیں کر لیں، اس کے بعد اس طرح اپنی گفتگو کا آغاز کریں۔

اے میرے شہنشاہِ معظم! میری رگِ گردن کے مالک! اے میری جان و مال و عزت و ناموس و دین و دنیا کے مالک! میں آپ کا عبدِ مملوک ہوں، لیکن میری زندگی معصیت اور گناہوں میں گزری ہے، میں جملہ گناہوں کا اقرار کرتا ہوں کہ میں مجرم ہوں۔

جب اس مقام پر پہنچیں تو اپنے جتنے گناہ یاد آسکیں، ایک ایک کو بیان کریں اور گریہ وزاری سے معافی طلب کریں، اس کے بعد عرض کریں کہ اے میری ہر چیز کے مالک! جو گناہ مجھے یاد نہیں ہیں وہ آپ کو معلوم ہیں میں ان کا بھی اقرار کرتا ہوں کہ میں نے وہ گناہ بھی کئے ہیں، مگر آپ کے درِ اقدس کے سوا کہیں سے بھی معافی نہیں مل سکتی، آپ معاف فرمائیں گے تو خالق بھی درگزر فرمائے گا۔ میرے پاس جو کچھ ہے یہ میرا نہیں ہے، اس کے مالک آپ ہیں، مجھے معلوم نہیں کہ میرے پاس جو کچھ ہے اس میں سے کیا مجھ پر حلال ہے اور کیا حرام

ہے، آپ مجھے آگاہ فرمائیں تاکہ میں آپ کے حلال کردہ کو حلال مانوں اور آپ کے حرام کردہ کو ہمیشہ ہمیشہ کیلئے چھوڑ دوں اور آپ کی عطا کردہ توفیق سے آپ کی اطاعت اور نصرت کیلئے کمر بستہ رہوں گا، مجھے آگاہ فرمائیں کہ میں آپ کا دین اور آپ کے جد اطہر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حقیقی دین کس سے حاصل کروں؟ جس کے بارے میں آپ اشارہ فرمائیں گے میں اس کی اطاعت و فرمان کو آپ کی اطاعت تصور کروں گا، ہاں اگر آپ نے میری ہدایت نہ فرمائی اور مجھے زیارت کروا کے میری رہنمائی نہ فرمائی تو پھر بروز قیامت میں کسی چیز کا جوابدہ نہ رہوں گا، اگر خالق کائنات پوچھے گا کہ تو کیوں گمراہ ہوا تو میں عرض کردوں گا کہ میرے ہادیٔ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف نے میری ہدایت فرمائی ہی نہ تھی۔

پھر عرض کریں اے میرے مولا! اے میرے کریم آقا! مجھ پر کرم کریں، مجھ بدکردار کو ابدی ہلاکت سے بچائیں، ابلیس ہماری گردنوں پر سوار ہو چکا ہے، نفس امارہ نے ہمیں اپنا غلام بنالیا ہے، دوست کے لباس میں ہر طرف دشمن دین موجود ہیں، میری گمراہی یقینی ہے، جب تک آپ نجات نہ بخشیں، میں اس تاریک رات میں ہلاکت سے نہیں بچ سکتا، جب تک آپ نہ بچائیں۔

یہ ضروری نہیں کہ الفاظ یہی ہوں، ضروری یہ ہے کہ جذبات یہی

ہوں اور ان میں سچائی ہو اور اس مقام پر سچائی کا سب سے بڑا ثبوت اشکِ ندامت ہیں کیونکہ گریہ وزاری سے حصول مراد آسان ہو جاتا ہے، محبوبِ حقیقی جتنا کرم آنسوؤں پر فرماتا ہے ہے کسی چیز پر نہیں فرماتا، بعض لوگ تو اس عمل کو چالیس دن تک کرتے ہیں، بعض تین دن، سات دن یا دس دن میں بھی مراد پا لیتے ہیں، بات جذبات کی صداقت کی ہے، اطاعت امر کا جذبہ جتنا شدید ہوگا، زیارت کا شرف اتنا ہی جلدی حاصل ہو جاتا ہے۔

زیادہ سے زیادہ یہ نماز چالیس دن تک ایک ہی جگہ ایک ہی وقت پر ادا کی جاتی ہے اور کم از کم تین دن کی حد ہے، چالیس دن تک کرنے سے ضرور مراد حاصل ہوتی ہے۔

جب اپنا عمل مکمل کر لیں تو 313 مرتبہ صلوات کاملہ پڑھ کر سجدۂ شکر کر کے واپس آ جائیں، پاکیزہ بستر پر سو جائیں اور زبان پر صلوات کاملہ کا ورد جاری رکھیں، جن ایام میں یہ عمل کرنا ہے ان میں کوئی غیر اخلاقی کام نہ کریں اور نمازِ توسل کا احترام کریں، تاکہ مالک حقیقی کو یقین ہو جائے کہ ہم واقعی اس کے ضرورت مند ہیں، پیاسے ہیں۔

اسرار العبدیات (اردو)، السید جعفر الزمان نقوی، صفحہ 480-490

طریق المنتظرین (اردو)، السید جعفر الزمان نقوی، صفحہ 267-276

عریضہِ حاجات:

میں نے بار بار عریضہ حاجات کا ذکر کیا ہے، جس کے بارے میں شیعوں کا معمول یہ ہے کہ یہ صرف نیمہ شعبان کی صبح کو لکھتے ہیں، حالانکہ اس کیلئے ضروری نہیں ہے کہ صرف نیمہ شعبان کی صبح کو لکھا جائے، بلکہ جب بھی کوئی مشکل پیش آئے عریضہ لکھا جا سکتا ہے، ہاں سال میں ایک مرتبہ یہ عریضہ ضرور لکھنا چاہیے کیونکہ یہ بھی ایک طرح کی ملاقات کے برابر ہوتا ہے۔ کیونکہ کہتے ہیں کہ خط نصف ملاقات کے مترادف ہوتا ہے، اس لئے ہمیں بھی اپنے مالک حقیقی سے سال میں اور نہیں تو ایک ملاقات تو کرنا چاہیے اس لئے میں ایک جامع العریض عریضہ لکھ رہا ہوں، سب سے پہلے پاک پاکیزہ مٹی گوندھ کر ساتھ رکھیں، سفید کاغذ اور ایک ایسا پاکیزہ قلم کہ جو اس سے پہلے کہیں استعمال نہ کیا گیا ہو اور ایسی خوشبو یا عطر کہ جس میں الکحل شامل نہ ہو، یہ سب چیزیں پہلے مصلیٰ عبادت کے قریب رکھیں اس کے لکھنے کا طریقہ یہ ہے کہ غسل کر کے طلوع فجر سے قبل پاکیزہ

جگہ پر جائے نماز بچھا کر دو رکعت نماز ہدیہ برائے امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف پڑھیں۔

اس کے بعد سفید کاغذ پر پاکیزہ قلم سے یہ عریضہ لکھیں، پھر اس کو خوشبو سے معطر کرلیں اور گوندھی ہوئی پاکیزہ مٹی میں بند کر دیں، بعد ازاں اسے ہاتھوں پر لے کر دعائے تعجیل فرج ادا کریں اور 92 مرتبہ صلوات کاملہ کا ورد کریں، اس کے بعد اسے لے کر کسی دریا میں یا کسی گہرے کنویں میں ڈالیں اور کنویں میں سپرد کرتے ہوئے دعائے سپردگی پڑھیں جو نیچے لکھی ہوئی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت و یطھرکم تطھیرا

من العبد الذلیل المسکین المذنب الذی انقطعت الاسباب و طال علیہ العذاب الی المولیٰ الجلیل الکریم الرحمن الرحیم الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم العلی العظیم یا مولایَ صلواۃ اللہ علیك و السلام علیك و علی آبائك الطاھرین الطیبین الخیرین المنتجبین و عجل اللہ فرجھم و صلواۃ اللہ علیھم و

امهاتك الطاهرات الباقيات الطيبات الصالحات عجل الله فرجهن و السلا م علیٰ آل یٰسین و جدك رسول الله صلی الله علیه و آله سلم و علی صلواۃ الله علیه والحسن صلواۃ الله علیه والحسین صلواۃ الله علیه وعلی بن الحسین علیهما الصلواۃ السلام و محمد بن علی علیهما الصلواۃ السلام وجعفر بن محمد علیهما الصلواۃ السلام و موسیٰ بن جعفر علیهما الصلواۃ السلام وعلی بن موسیٰ علیهما الصلواۃ السلام و محمد بن علی التقی علیهما الصلواۃ السلام و علی بن محمد النقی علیهما الصلواۃ السلام والحسن بن علی العسکری علیهما الصلواۃ السلام انی ساجدلك یا مولایَ صاحب الامر صلوات الله علیك و کاشف الامور العظام فانه لا حول و لا قوۃ الا بك اشهد انك الله الٰهی و آله الاولین و الاخرین لا اله غیرك توجه الیك بحق هذاالاسماء الحسنیٰ التی اذ دعیت بها اجبت و اذا اسئلت بها اتیت یا مولایَ صلوات الله علیك مستغیثا شکوت ما انزل لی مستجیراً بالله عزوجل من امر قدر همنی و اشغل قلبی طال فکری و سلبی بعض لبی یا مولایَصلوات الله والسلام علیك جدیر بحقیق ظنی و تصدیق املی فی

امر.............. حاجت ....فی ما

طاقة لی بحمله و صبری علیه و ان کنت مستحقاً له و لا فعاله قبیح

افعالی و تفریطی والواجبات التی لله عزوجل فاغثنی یا مولایَ

صلوات الله علیك و قدم مسئله لله عزوجل فی امری انت حسبی

نعم الوکیل فی المبدء مال ان تکون الوسیلتی و و کیلی الیٰ الله

عزّوجل فی حل عقدی بکهیعص و بحمعسق و بیاسین و القرآن

الحکیم و بنورالنور و معدن النور والحجابات المستور وَالبیت

المعمور والصلوات والسلام علی صفوة من بریة محمد صلی الله

علیه وآله وسلم

یارب محمد وآل محمد صل علی محمد و آل محمد و عجل فرج

آل محمد

العبدك العاصی و الکلبك الذلیل

جس جگہ لفظ حاجت لکھا ہے یہاں اپنی حاجت لکھیں۔

دعائے سپردگی عریضہ

اللهم صلی علی محمد وآل محمد و عجل فرجهم بقائمهم عجل

الله فرجه، الشریف

یا حسین ابن روح سلام علیک اشهد ان وفاتک فی سبیل
الله و انک حی عند الله مرزوق وقد خاطبتک فی حیواتک التی کان
عندالله عزوجل هذه رقعتی و حاجتی الیٰ مولانا صاحب الامرو عجل
الله فرجه فسلمها الیه فانت الثقة الامین،

الحمدلله رب العالمین۔

وصل علی محمد وآله اجمعین و عجل فرجهم بقائمهم

عجل الله فرجه الشریف

طریق المنتظرین (اردو)، سید جعفر الزمان نقوی، صفحه 283-285

الحمدلله العلی العظیم و شکراً لصاحب الزمان

عجل الله فرجه الشریف و صلواة الله علیه

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

أَللّٰهُمَّ خُصَّ أَنْتَ أَوَّلَ ظَالِمٍ بِاللَّعْنِ مِنِّي،
وَابْدَأْ بِهِ أَوَّلاً، ثُمَّ الثَّانِيَ وَالثَّالِثَ وَالرَّابِعَ، أَللّٰهُمَّ
الْعَنْ يَزِيْدَ خَامِساً، وَالْعَنْ عُبَيْدَ اللهِ ابْنَ زِيَادٍ وَابْنَ
مَرْجَانَةَ وَعُمَرَ ابْنَ سَعْدٍ وَشِمْراً وَآلَ أَبِي سُفْيَانَ
وَآلَ زِيَادٍ وَآلَ مَرْوَانَ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

اے اللہ! خاص کیا ہے تُو نے پہلے ظالم کو مجھ سے لعنت میں اور اسی پہلے سے (لعنت کی) ابتداء کر، پھر دوسرے، تیسرے اور چوتھے پر لعنت فرما۔ اے اللہ! لعنت کر یزید پر جو پانچواں (مجرم) ہے اور لعنت کر عبید اللہ ابن زیاد و فرزندِ مرجانہ پر اور عمر ابن سعد پر اور شمر پر اور آلِ ابی سفیان پر اور آلِ زیاد پر اور آلِ مروان پر قیامت (قیامِ قائم عجل اللہ فرجہ الشریف) کے دن تک۔

دُعائے ظہورِ امامِ زمانہ علیہ السلام

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ كُنْ لِوَلِيِّكَ الْحُجَّةِ ابْنِ الْحَسَنِ
صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَعَلٰى آبَائِهِ فِي هٰذِهِ السَّاعَةِ
وَفِي كُلِّ سَاعَةٍ مِنْ سَاعَاتِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ
وَلِيًّا وَّحَافِظًا وَّقَائِدًا وَّنَاصِرًا وَّدَلِيْلًا وَّعَيْنًا
حَتّٰى تُسْكِنَهُ اَرْضَكَ طَوْعًا وَّتُمَتِّعَهُ فِيْهَا طَوِيْلًا

يَا رَبَّ الْحُسَيْنِ، بِحَقِّ الْحُسَيْنِ، اِشْفِ
صَدْرَ الْحُسَيْنِ، بِظُهُوْرِ الْحُجَّةِ الْقَائِمِ
عَجَّلَ اللّٰهُ فَرَجَهُ وَالصَّلٰوةُ اللّٰهُ عَلَيْهِ

اے مولا حسین علیہ الصلواۃ والسلام کے رب، مولا حسین علیہ الصلواۃ والسلام کے حق کے صدقے، مولا حسین علیہ الصلواۃ والسلام کے زخمی سینے کو سکون دے، ظہورِ قائم عجل اللہ فرجہ وصلواۃ اللہ علیہ سے